

کتابخانه

پنجاب

پیشانی

۱۸۰۰

اداره معارف

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

تذکرہ مشائخ قادریہ نوشاہیہ

سیرت مولانا

جلد سوم

الموسوم بہ

تذکرہ النوشاہیہ

حصہ پنجم ملقب بہ

عوارف الانوار

تالیف

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

پ ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء () ف ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۲ء

سامین پال شریف

کرات پاکستان

ادارہ معارف نوشاہیہ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ حصہ پنجم ملقب بہ معارف الانوار
مصنف : سید شریف احمد شرافت نوشاہی۔ سجادہ نشین دربار نوشاہی ساہنپال شریف
سال تصنیف : ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء

ناشر : ادارہ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف

مطبع : مطبعۃ المکتبۃ العلمیۃ لاہور

تعداد : ۵۰۰ بار اول

130499

تقطیع : ۲۲x۱۸

خطاط : بخط مصنف

تاریخ طبع و نشر : شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ مئی ۱۹۸۲ء

صفحات : ۱۸۴

قیمت : ۳۰/- روپے

حلنے کے پتے

- ۱۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : ساہن پال شریف ضلع گجرات
- ۲۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : مکان ۷۷ مری سٹریٹ ۷۷ شالامار ٹاؤن لاہور
- ۳۔ ادارہ معارف نوشاہیہ : نوشاہی منزل محمدی پارک راجکڑھ لاہور
- ۴۔ رضا پیلی کیشنز : بازار داتا صاحب لاہور
- ۵۔ قاری محمد سلیم نوشاہی منزل بازار نوشہ پیراں مٹھی مرید کے ضلع شیخوپورہ
- ۶۔ حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی منزل ۸۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین درگاہ حضرت نوشہرہ گنج بخش سامن مال شریف



پیش کردہ: حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی یونانی فارمیسی ۸۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

۱
روضہ اقدس حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش ساہن پال شریف



پیش کردہ: حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی یونانی فارمیسی ۱۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

•

فہرستِ مجمل

مضامین کتاب عوارف الانوار - حصہ پنجم از کتاب تذکرۃ المشاہدہ
جلد سوم از کتاب شریف التواہج - تصنیف سید ابوالکھضر ترفیہ احمد ترائف
قادی نو شاہی بر خورداری سائیدیا لوی عفا اللہ عنہ

۲	مقدمہ	
	الف	
۳	۱	احمد شاہ - سید احمد شاہ رضوی بر قنداری بدو بلخی و الہرج
۴	۲	اعتبار شاہ - خواجہ اختیار شاہ چندیا نوالہرج
۶	۳	الہی بخش - حضرت مولانا سید حکیم حافظ الہی بخش ظہر حق بر خورداری
۸	۴	الہی شاہ - بابا الہی شاہ لاہوری
۹	۵	امام شاہ - میاں امام شاہ رحمانی بھٹنوالہرج
	ب	
۱۱	۶	باقر - میاں باقر قوال بھڑی
۱۲	۷	بڈھے شاہ - سید بڈھے شاہ فاضل شاہی لاہوری
۱۳	۸	بہادر شاہ - بابا بہادر شاہ صاحب گوجر
	پ	
۱۹	۹	پیر بخش - شیخ پیر بخش بر قنداری
۲۰	۱۰	پیر بخش - میاں پیر بخش دھولوی
۲۳	۱۱	پیر شاہ - میاں پیر شاہ نھر پالوی

ت

۱۲ تاج محمود - شیخ تاج محمود روشن شاہی پال پٹنی ۲۲

ث

۱۳ ثابت شاہ - شیخ ثابت شاہ روشن شاہی کروڑی ۲۶

ج

۱۴ جانی شاہ - شیخ جانی شاہ میراں کنہامی ۳۱

۱۵ جمال شاہ - شیخ جمال شاہ شتاب گڑھی ۳۳

۱۶ جوایا - میاں جوایا جوڑیوالہ ۳۴

خ

۱۷ خدا بخش - سید خدا بخش بر خورداری ساہنپالوی ۳۵

د

۱۸ دارے شاہ - بابا دارے شاہ جھنگی والہ ۳۷

۱۹ دلیل شاہ - بابا دلیل شاہ بادشاہ ٹبہ والہ ۴۰

۲۰ دیدار بخش - میاں دیدار بخش شہر قنوری ۴۲

ر

۲۱ رام سنگھ - رام سنگھ کوکہ لدھیانوی شہر پشادری ۴۶

۲۲ رحمان شاہ - شیخ رحمان شاہ مجذوب لاہوری ۴۸

۲۳ رحمت شاہ - بابا رحمت شاہ روشن شاہی خیر پوری ۴۹

۲۴ رمضان شاہ - بابا رمضان شاہ چاہلانوالہ ۵۰

س

۲۵ سرفراز شاہ - شیخ سرفراز شاہ برتندازی بیٹیاوی ۵۳

۵۴	سلطان و عظمت۔ میان سلطان و عظمت تواریخ ابھر پروی	۲۶
۵۶	سلطان شاہ۔ شیخ سلطان شاہ شبرگرھی	۲۷
۵۸	سلطان شاہ۔ میان سلطان شاہ گاجو گوید	۲۸
۶۰	سلطان محمود۔ میان سلطان محمود ابھر پروی	۲۹
۶۲	سلطان ملک۔ میان سلطان ملک پھیاری نوشہروی	۳۰

ش

۶۴	شرف الدین۔ حافظ شرف الدین شاہجہان آبادی	۳۱
۶۶	شیخ احمد۔ مولانا شیخ احمد فاروقی رسول نگری	۳۲

ع

۶۸	عبد الغفور۔ میان عبد الغفور جھنگیوالہ	۳۳
۷۰	عظمت۔ شیخ عظمت بھورے دالہ	۳۴

غ

۷۲	غازی خاں۔ چودھری غازی خاں تارڑ ساہنپالی	۳۵
۷۵	غلام حیدر۔ میان غلام حیدر لکھنوالی	۳۶
۷۶	غلام محمد۔ خواجہ غلام محمد بہادر حسینی	۳۷
۷۷	غلام محمد الدین۔ فقیر سید غلام محمد الدین بخاری برقنداری لدھیانوی	۳۸
۹۶	غلام مصطفیٰ۔ میان غلام مصطفیٰ شر قیوری	۳۹

ف

۹۹	فضل الدین۔ فقیر فضل الدین برقنداری گوند لالوالیہ	۴۰
۱۰۸	فقیر احمد۔ مولانا شاہ فقیر احمد برقنداری کلانوی	۴۱
۱۱۲	فیض حسین۔ چودھری فیض حسین از گوند	۴۲

ک

۱۱۹	سائیں کالا برتندازی برہکی والہ ۷	۴۳	کالا۔
۱۲۵	میاں کرم الہی شہر قبوری ۷	۴۴	کرم الہی۔
۱۲۲	مولوی حکیم کرم الہی گاج گویدہ ۷	۴۵	کرم الہی۔
۱۲۴	راجہ کرم سنگھ پٹیالوی۔	۴۶	کرم سنگھ۔

ح

۱۲۸	مولانا محمد اعظم انصاری برتندازی جالندھری ۱۰	۴۷	محمد اعظم۔
۱۳۲	میاں محمد بخش بھنگلی والہ ۷	۴۸	محمد بخش۔
۱۳۳	میاں محمد بخش شہر قبوری ۷	۴۹	محمد بخش۔
۱۳۵	میرزا محمد بیگ لاہوری ۷	۵۰	محمد بیگ۔
۱۳۴	میاں محمد عثمان دھولوی	۵۱	محمد عثمان۔
۱۳۸	بابا مراد شاہ دپودانہ	۵۲	مراد شاہ۔
۱۳۹	شیخ مستان شاہ پشادی	۵۳	مستان شاہ۔
۱۴۲	میاں معصوم شاہ شہر قبوری ۷	۵۴	معصوم شاہ۔

ن

۱۴۶	مولوی عاظم نور محمد حبیب کم لاہوری ۷	۵۵	نور محمد۔
۱۴۹	میاں نیک صالح محنت گاج گویدہ ۷	۵۶	نیک صالح۔
۱۵۰			کتابیات
۱۵۶			دستخط کاتب مولف

فہرست مفصل

مصفا میں کتاب عوارف اللہ اور جمعہ ششم از کتاب تذکرۃ اللہ شاہ سید

حد سوم از کتاب تریف التواریخ

تصنیف سید ابوالاعظم تریف احمد شرافت قادری نوشاہی بہ خودی

سامینیاوی احمد علیج اللہ عالمہ و مالک

۲ مقدمہ

الف

۳ ۱- سید احمد شاہ رضوی برہنداری بدو ملکی والہ

” اولاد

” تاریخ وفات

” مدفن

۵ مادہ تاریخ

۴ ۲- خواجہ اختیار شاہ چتر نیاہ

او صاف حسینیدہ

اولاد

باران مراقبت

۵ مدفن

۶ شجرہ نقوۃ خواجہ

۳	حضرت مولانا سید حکیم حافظ الہی بخش مظہر حق برخورداری
۶	ایک مرید کا مکتوب
"	تصنیفات
۷	روضۃ الزکیہ فی حقائق العلمیہ
"	مفتاح العلیح
"	اولاد
"	تاریخ وفات
"	مادہ تاریخ
۴	بابا الہی شاہ لاہوری رح
"	واقفہ جمعیت
"	مکانات کی تعمیر
"	یارانِ طریقت
"	تاریخ وفات
۵	میاں امام شاہ حسامی بھٹوی رح
"	اولاد
"	تاریخ وفات
"	مادہ تاریخ
"	شجرہ فقراء میاں امام شاہ
۱۰	ب
۶	میاں باقر قوال بھٹوی رح
"	شجرہ اولاد میاں باقر قوال رح

۱۲	سید بڑھے شاہ فاضل شاہی لاہوری؟	۷
"	اولاد	
"	تاریخ وفات	
"	مدفن	
"	مادہ تاریخ	
۱۳	بابا بہار شاہ صاحب کوہر؟	۸
"	کرامات	
"	ایک وقت میں متعدد مقامات پر ظہور	
"	کنوآں سے پانی برآمد ہونا	
"	ایک مرید کو امداد کرنا	
۱۴	کپڑا کھانے سے بچانا	
"	نقصان کرنے والے کا سزا پانا	
"	مخالف کا سزا پانا	
"	ایک بیفرمان کو نہ سونے کی دُعا	
۱۵	کنوآں میں پانی نہ ملنا	
"	بسیل کا مرجانا	
"	مزار سے دوبارہ ظہور	
"	یارانِ طریقت	
"	مدہ پر اشعار	
۱۶	تاریخ وفات	
"	مادہ تاریخ	

۱۷ شجرہ نسب متولیان خانقاہ بابا بیدار شاہ گوجر

پ

۱۹ شیخ پیر بخش برتندازی ۹

اولاد

یارانِ طریقت

مدفن

۲۰ میاں پیر بخش دھولوی ۱۰

ابتداء

۲۱ شعر گوئی

۲۲ اولاد

تاریخ وفات

۲۳ مادہ تاریخ

۲۴ میاں پیر شاہ تھریالوی ۱۱

تاریخ ولادت

تعلیم

اولاد

تاریخ وفات

مادہ تاریخ

ت

۲۵ شیخ تاج محمود روشن شاہی پاک پتھی ۱۲

اولاد

۲۲	پارانِ طریقت
"	مدفن
۲۵	شجرہ فقراء شیخ تاج محمود
	نوٹ

۲۲	۱۳	شیخ ثابت شاہ روشن شاہی کروڑی
"		قادر فیض
۲۷		نوٹ
"		شیخ ثابت شاہ کی اولاد کا مختصر تذکرہ
۲۸		شجرہ فقراء شیخ ثابت شاہ
۲۹		" " "
۳۰		" " "

ح

۳۱	۱۴	سید مانی شاہ میراں کنہاسی
		سکونت
		شیخ کی خدمت
		کا ارت

سلسلہ فقراء سید مانی شاہ میراں کنہاسی

۳۲	۱۵	شیخ جمال شاہ تھانہ
----	----	--------------------

مستجدین تعمیر کرانا

ادوارق ذکر و اشغال

یا طریقت

۳۳	مدفن	
۳۴	مسیاں جواریا جوڑو والہ رحم	۱۶
"	اولاد	
خ		
۳۵	حضرت سید خواجہ بخش بر خورداری ساہنپالیوی رحم	۱۷
"	مکتوب	
۳۶	اولاد	
"	تاریخ وفات	
"	مادہ تاریخ	
د		
۳۷	بابا دارے شاہ جھنڈی والہ رحم	۱۸
"	اولاد	
۳۸	تاریخ وفات	
"	مدفن	
"	مادہ تاریخ	
"	مختصر شجرہ اولاد بابا دارے شاہ	
۳۹	انتسابہ	
۴۰	بابا دلیل شاہ بادشاہ بیٹہ والہ رحم	۱۹
"	شجرہ بیعت	
"	توحید کا غلبہ	
"	کرامات	

۳۰	مکان کو آگ لگ گئی	
۳۱	آم بڑے اور چھوٹے	
"	اولاد	
"	یارانِ طریقت	
۳۲	مدفن	
"	شجرہ فقراء بابا دہیل شاہ	
۳۳	" " "	
۳۴	میاں دیدار بخش نمر قبوری	۲۰
"	شعر خوانی	
"	اولاد	
"	یارانِ طریقت	
"	واقعات	
۳۵	تاریخ وفات	
"	مادہ تاریخ	
ۛ		
۳۶	رام سنگھ کو کہ لہھیانوی تم پتادری	۲۱
	کو کہ پتہ بھلہوں کی ایک جماعت تھی	
۳۷	دھرم سال کو کہ	
"	شکرانہ جانا	

۳۸	شیخ رحمان شاہ بوند ب ماہوری	۲۲
"	شہرت کا باعث	

۴۸	یارِ طریقت	
۴۹	بابا رحمت شاہ روشن شاہی خیرپوری	۲۳
"	شجرہ فقراء بابا رحمت شاہ	
۵۰	بابا رمضان شاہ چاہلانوالہ	۲۴
"	مجاہدیت درگاہ حیون شاہ	
۵۱	اولاد	
"	یارانِ طریقت	
"	مدفن	
"	مختصر شجرہ اولاد بابا رمضان شاہ	
۵۲	شجرہ فقراء بابا رمضان شاہ	
	<u>س</u>	
۵۳	شیخ سرخروز شاہ برقندازی پشیالوی	۲۵
"	اپنے پیر کا ردِ فدہ تعمیر کرنا	
"	بیماروں کا شفا پانا	
"	یارانِ طریقت	
"	مدفن	
۵۴	سیاں سلطان و عظمت توآلان اچھرہری	۲۶
"	شجرہ اولاد سیاں سلطان و عظمت	
۵۶	شیخ سلطان شاہ شیرگڑھی	۲۷
"	اسم ذرات کا نقش	
"	یارانِ طریقت	

۵۷	مدفن
"	شجرہ فقراء شیخ سلطان شاہ
۵۸	۲۸ میان سلطان شاہ گاجر گوہ
"	تاثر زبان
"	لھی زبان و زبان
"	اولاد
"	یاران طریقت
۵۹	تاریخ وفات
"	مادہ تاریخ
۶۰	۲۹ شیخ سلطان محمود اجمیری
"	شجرہ اولاد میان سلطان محمود اور شجرہ فقراء
۶۲	۳۰ میان سلطان ملک پیماری نوشہری
"	اولاد
"	تاریخ وفات
"	مادہ تاریخ
۶۳	شجرہ فقراء میان سلطان ملک نوشہری
	ش
۶۴	۳۱ حافظ شرف الدین صاحب جہان آبادی
"	مکتوب شریف
۶۶	۳۲ مولانا شیخ احمد فاروقی رسول مگری
"	نسب نامہ

۶۲	اولاد
•	تاریخ وفات
۶۴	قطعہ تاریخ
"	مادہ تاریخ
<hr/>	
۶۸	۳۳ میاں عبدالغفور جھنگی والہ
"	عبادت و ریاضت
•	اولاد
"	یارانِ طریقت
۶۹	سبع و توہیف
"	مدفن
۷۰	۳۴ شیخ عظمت بھورے والہ
"	ملازمت
"	دھارد والہ میں سکونت
۷۱	کرامات
"	کشفِ کوئی
"	نمبرداری منہا
۷۲	رشی کے کھلونے چلنے لگے
"	اولاد
"	یارانِ طریقت
"	تبرکات

۷۲	مدفن
	غ
۷۳	۳۵ چودھری غازی خان تارڑ ساہنپالی ۲۲
"	عبادت و ریاضت
"	دربارِ نوساہ عالیجاہ ۲۲ میں منظور ہونا
۷۴	اولاد
"	تاریخ وفات
"	مدفن
"	مادہ تاریخ
۷۵	۳۶ میاں غلام حیدر لکھنوالی ۲۲
"	سفر حج
"	اولاد
"	مدفن
۷۶	۳۷ خواجہ غلام محمد بہادر حسینی
۷۷	۳۸ فقیر سید غلام محی الدین بخاری برقنداری لاہوری ۲۲
"	نسب نامہ
"	خاندرانی تحقیق
۸۰	تاریخ ولادت

۸۰	تعلیم
"	بیعت و خلافت
"	شجرہ بیعت
۸۳	لاہور میں قبولیت و بلندی اقبال
"	نو شاہی سلسلہ کی ترویج
"	خاندانِ نقیر ماہیان
۸۴	کرامات
"	ہزارہ رنجیت سنگھ کے حق میں حاکم ہونے کی پیشگوئی
"	تصنیفات
"	ثنوی و حدیث نامہ
۸۵	نو شدہ تخلص و اے اشعار
۸۷	شجرہ اے طریقت نو شاہیہ
"	اول
۸۸	دوم
۸۹	سوم
۹۰	چارم
"	تشریف الفقرا
۹۱	کشکول نو شاہی
"	مکتوب تشریف
۹۳	معرفین کمالات
۹۴	اولاد

۹۲	شاگردانِ رشید
۹۵	یارانِ طریقت
"	تاریخِ وفات
"	مدفن
"	نقلِ کتبہ سطر بسطر
۹۶	۳۹ بیانِ غلامِ مصطفیٰ ترقی پوری
"	تاریخِ ولادت
"	معمولات
"	کرامات
"	دریا کو دور سٹانا
۹۷	غائبانہ امداد کرنا
"	آپ کے کمال کا اعتراف
"	اولاد
"	یارانِ طریقت
"	تاریخِ وفات
۹۸	مادہٴ تاریخ

ف

۹۹	۴۰ فقیر فضل الدین برقندازی کو نہ بد نوالیہ
۱۰۰	بیعت و خلافت
"	وزارتِ کشمیر
۱۰۱	تعمیرِ درگاہِ شیخِ طاہر بندگی
"	حاکمِ ملنا

- ۱۰۲ ایک دستاویز کی نقل
- ۱۰۵ حلیہ و لباس
- ” اولاد
- ” درتائے فقیر صاحب
- ” یارانِ طریقت
- ۱۰۶ زمانہ حیات
- ” شجرہ درتائے فقیر فضل الدین برقندازی
- ۱۰۷ فارسی کلام طور
- ” اردو کلام طور
-
- ۱۰۸ مولانا شاہ فقیر الدین برقندازی کھلا نوری
- ” بکیریاں کی سکونت
- ۱۰۹ طبی معالجہ
- ۱۱۰ ایک بیمار کا قدرتی علاج
- ” شاہ فقیر اللہ نور عین کی نظر میں
- ۱۱۱ تصنیف
- ۱۱۳ سر ممکنوں کے چند خطی نسخے
- ” پہلے نسخے کا دستخط
- ۱۱۴ اولاد
- ” یارانِ طریقت
- ۱۱۵ شجرہ فقرات شاہ فقیر الدین برقندازی

۱۱۶	۲۲	چودھری حافظ فیض بخش تارڑ اردو تہذیب و
"		تعلیم و حصولِ طریقت
"		عبارت
"		شعر گوئی
۱۱۷		باغ و طوائف کے متعلق
۱۱۸		اولاد

ک

۱۱۹	۲۳	میاں کالا برتندازی برہمکی دالہ رحم
۱۲۰		ولادت
"		واقعہ بیعت
"		قصیدہ غوثیہ کا و طیفہ
۱۲۱		درگاہِ نوشاہِ عالیجاہ رحم کی زیارت
"		سخاوت و مہمان نوازی
"		علیہ
"		کرامات
"		بچہ پیدا ہونے کی دعا
۱۲۲		باز کا دام میں آنا
۱۲۳		ایک گستاخ کو سزا
"		اولاد
۱۲۴		پارازِ طریقت
		مہ فن

۱۲۵	۲۲	میاں کرم الہی شہر قنوجی ۱۲
۵		تعلیم
"		اولاد
"		یارِ طریقت
۵		تاریخ وفات
"		مادہ تاریخ
۱۲۶	۲۵	مولوی حکیم کرم الہی گاجر گولیدہ ۱۲
"		استخراج کرم الہی ہر اسم سے
"		رباعی
"		اولاد
"		مدفن
۱۲۷	۲۶	راجہ کرم سنگھ پٹیالیہ ۱۲
"		نسب نامہ
"		ریاست پٹیالیہ
"		اولاد
"		تاریخ وفات
"		مختصر شجرہ اولاد راجہ کرم سنگھ
م		
۱۳۸	۲۷	مولانا محمد عظیم انصاری برقعدرزی جالندھری ۱۲
"		نسب نامہ
"		تعلیم بیعت دریافت

۱۲۹	علوم مختلفہ میں مہارت	
"	اولاد	
"	شاگردانِ رشید	
۱۳۰	یارانِ طریقت	
"	تاریخ و وفات	
۱۳۱	قطعہ تاریخ	
"	مادہ تاریخ	
"	مختصر تذکرہ اولاد مولانا محمد عظیم	
۱۳۲	سید محمد بخش جھنگی والہ	۴۸
"	اولاد	
۱۳۳	سید محمد بخش تر قوری	۴۹
"	اخلاق و عادات	
"	اولاد	
"	یارانِ طریقت	
"	بحسبہ اشعار	
۱۳۴	واقعات و وفات	
"	تاریخ و وفات	
"	مادہ تاریخ	
۱۳۵	وزیر احمد سیک لاہوری	۵۰
	تعمیر و مسکنات	
	۵ منہ انتظام	

۱۳۵	زمانہ حیات
"	مدفن
۱۳۶	شجرہ فقراء مرزا محمد بیگ
۱۳۷	۵۱ میان محمد عثمان دھولوی
"	خدمات مرشد
"	اولاد
"	تاریخ وفات
"	مادہ تاریخ
۱۳۸	۵۲ بابا مراد شاہ ہردیووالی
"	اولاد
"	بار طریقت
"	تاریخ وفات
"	مدفن
۱۳۹	۵۳ شیخ مستان شاہ پشاوری
"	وجد و سماع
"	باران طریقت
۱۴۰	تاریخ وفات
"	مدفن
"	مادہ تاریخ
۱۴۱	شجرہ فقراء شیخ مستان شاہ
۱۴۲	۵۴ میان معصوم شاہ نرقوری
"	وجہ تسمیہ

130499

۱۲۲	تاریخ پیدائش
"	اخلاق
۱۲۳	رفنا نامہ کی تحریر
۱۲۴	کرامات
"	اولاد ہونے کی دعا
"	ایک گستاخ کو سزا دلانا
"	سجادہ نشین نوشہروی کا خائف ہونا
۱۲۵	اولاد
"	تبرکات
"	تاریخ وفات
"	مدفن

ن

۱۲۶	مولوی حافظ نور محمد صاحب کھر لاناوالہ
"	عطائے خلدت
"	غائبانہ اولاد کرنا
۱۲۷	اولاد
"	بارانِ طریقت
"	مدفن
"	تعمیر تکرہ اولاد مولوی حافظ نور محمد
۱۲۸	شیخہ فقرا کے مولوی حافظ نور محمد

۱۴۹	۵۶	سیار نیک صالح فحنت گاجر گولید
"		دستخط
"		زمانہ حیات
"		تہمت
۱۵۰		کتابیات
۱۵۶		دستخط کاتب و مولف

شَرِيْفُ التَّوَارِيْحِ

جلالوم الموم به

تذكرة النوشاهيه

پانچواں حصہ

المکتبہ

عوارف الانوار

اس میں

ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو حضرت نوشہ کبج بختی قاسم کے
کے پانچویں پشت مرید ہیں۔ ترتیب حروف تہجی ذکر کئے گئے ہیں

از تصنیف

خادم اہل اللہ فقیر ابوالطف سید ترفیاحہد ترفاقت نوشاہی

کان اللہ لہ

مقیم ماہنامہ انوار ترفیاحہد ترفاقت نوشاہی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين - والصلوة والسلام على رسوله محمد
والآله واصحابه اجمعين .

اما بعد

اس سے پہلے کتاب شریف التواریخ کی تیسری جلد الموسوم بہ تذکرۃ المشاہدہ
کے چار حصے مکمل لکھے جا چکے ہیں۔ اب یہ اس کا پانچواں حصہ ہے جس کا نام عوارف الانوار
رکھا گیا ہے۔ اس میں ان حضرات کے حالات درج ہیں جو حضرت شیخ الاسلام شاہ غازی محمد
نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ الغریز کے مریدوں میں سے پانچویں پشت میں۔ یعنی جن کا
سلسلہ بیعت حضور پر نور تک پانچ پشت میں ملتا ہے۔ بشرطیکہ حروف تہجی ان کا ذکر
کیا گیا ہے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی
کان اللہ لہ

مقام ساہن پال شریف -
تحصیل بھالیہ ضلع گجرات
۱۶ جمادی الاخرہ ۱۳۹۱ھ
۸ اگست ۱۹۷۱ء

الف

(۱)

احمد شاہ

سید احمد شاہ رضوی برتنزاری بدو ملھی والہ

آپ کے والد کا نام سید فاضل شاہ تھا۔ ابن سید زاہد بن سید محمد صالح
بن سید ابو المعالی۔ اولاد امجد حضرت سید عمر رم سے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب
حضرت امام علی رضاؑ تک منتهی ہوتا ہے۔
آپ اپنے چچا سید عبدالدین رضوی مشہدی بہاولپوری، کے مرید و خلیفہ تھے۔
بڑے صاحبِ یمن و برکت تھے۔

اولاد | آپ کے فرزند ارجمند سید فقیر اللہ شاہ صاحب کامل اولیاء اللہ سے تھے۔
آپ کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔

تاریخ وفات | سید احمد شاہ صاحب، ۶۰ کی وفات ۱۲۹۱ھ ایلہرزاردو سواکانوے ہجری۔
مطابق ۱۸۷۲ء ایلہرزاردو سوچوہتر عیسوی میں نعمت ملکہ و کٹوریہ ہوتی۔ ۷۰ سالہ عمر میں
جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر بدو ملھی ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ مادہ تاریخ

۹۱ ۱۲ ۵۰ " احمد شاہ، اربع بہشت مکان "

۱۰ حاشیہ تحفہ اخوان الصفا ص ۱۰۰ شرافت۔

اختیار شاہ

خواجہ اختیار شاہ چٹنیاں والہ ۷

فرزند دوم میاں بیبا دل میاں محمد زمان بن صوفی شیخ صالح محمد صاحب ۷
 قوم پنجویہ۔ ساکن موضع چٹنیاں متصل قصبہ امین آباد ضلع گوجرانوالہ۔
 آپ کا نام اختیار شاہ مشہور نام مختیار شاہ تھا۔ اپنے بڑے بھائی میاں
 اعظم شاہ صاحب ۷ سے بیعت کر کے خلافت پائی۔
 اوصاف حمیدہ [آپ ہر وقت کلمہ طیبہ کا ذکر کیا کرتے۔ صاحب سماع و وجد و ذوق
 و شوق تھے۔ دنیاوی مال و جاہ بھی کافی تھا۔ اپنے بڑے بھائی میاں اعظم شاہ صاحب
 کے فرار پر ہشت پہلو گنبد تیار کر دایا۔

اولاد [آپ کا ایک بیٹا میاں عمر شاہ نام تھا۔

اس کی اولاد کی تفصیل کتاب ہذا تذکرۃ النواشاہیہ کے دوسرے حصہ موسوم بہ
 لطائف الاخبار میں آپ کے پردادا میاں صالح محمد چٹنیاں والہ ۷ کے ذکر میں لکھی جا چکی ہے
 اعادہ کی ضرورت نہیں۔

پارانِ طریقت [آپ کے خورج درویشیہ تھے۔

۱	میاں عمر شاہ فرزند	چٹنیاں ضلع گوجرانوالہ
۲	میاں دستھی شاہ ولد عمر شاہ نبیرہ	"
۳	بابا چٹن شاہ مجاور درگاہ شیخ صالح محمد	"
۴	بابا پیر شاہ	کوٹلی نواب

۵ بابا نعمت شاہ بافتندہ مارے دائیں گوجرانوالہ

۶ بابا مادھے شاہ پیسپال

۷ بابا نلھے شاہ شہسیر

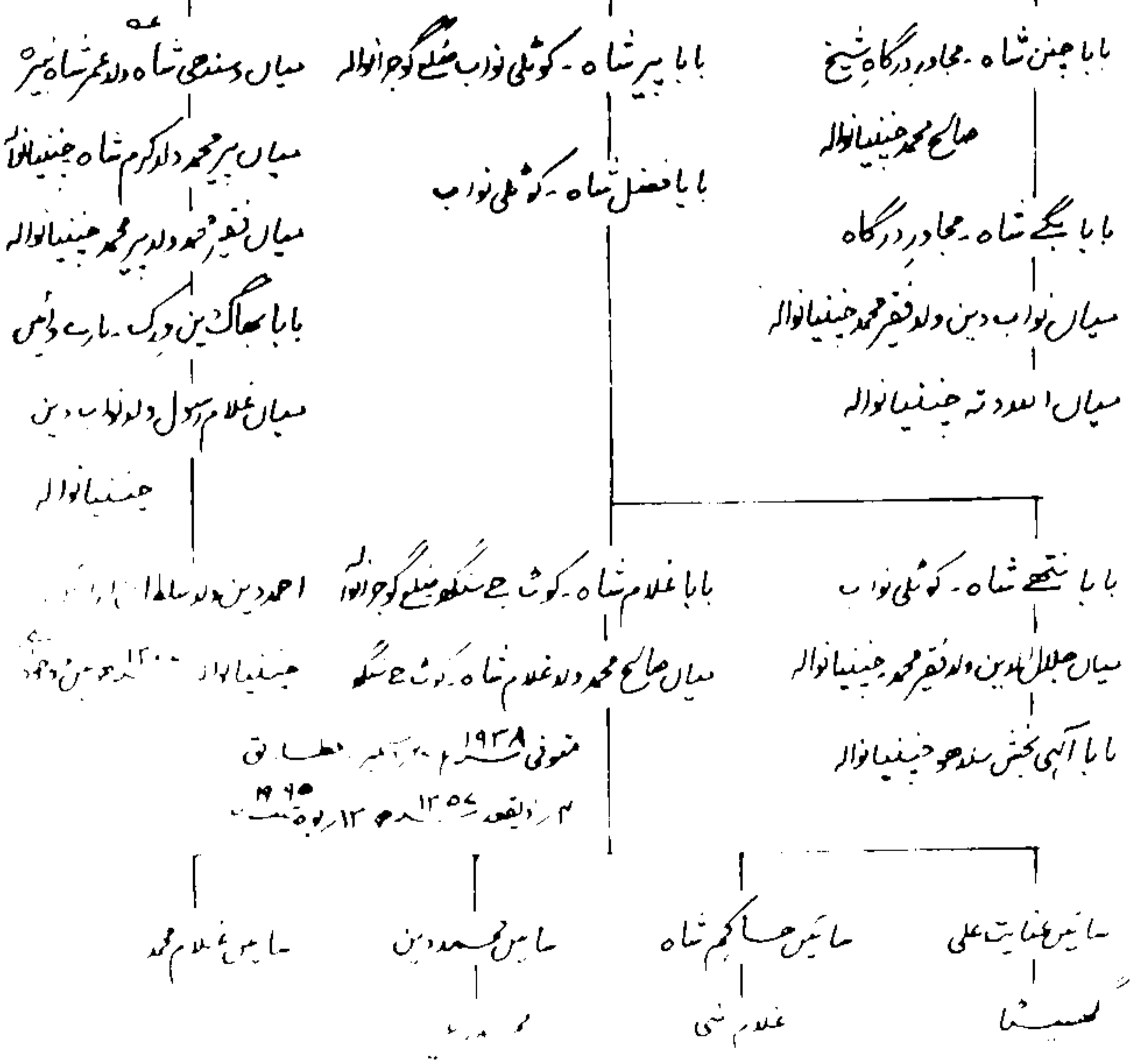
۸ شیخ جوانے شاہ بن شیخ فتح الدین سلہانی رسول نگر

یہ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح کی اولاد سے تھے۔ ان کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوتانیہ کے چوتھے طبقے میں گزر چکا ہے۔

مدفن | خواجہ اختیار شاہ کا روغہ ہشت پہلو۔ موضع چنٹیاں ضلع گوجرانوالہ میں اپنے بھائی صاحب میاں اعظم شاہ کے قدموں میں ہے۔

شجرہ نقرائے خواجہ اختیار شاہ چنٹیا نوالہ

اسکی برادر خواجہ اختیار شاہ نے شرقی صاحب بخش نوری کو بیٹا بنا کر



الہی بخشش

حضرت مولانا سید حکیم حافظ الہی بخشش ملکہ حق قدس سرہ العزیز

آپ حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ صاحب غزشتہ صفات مفتی رسول مکر۔ ابن سید
حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی بزخورداری ساہنپالوی رح کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ عظیم
و سجادہ نشین تھے۔ علم فقہ و حدیث و تصوف و طب میں کامل تھے۔

آپ کے مفصل حالات کتاب تشریف النواریح کی دوسری جلد موسوم بہ لطائف النوشاہیہ
کے پیلے اور دوسرے طبقہ میں لکھے جا چکے ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں، یہاں وہ باتیں
لکھی جاتی ہیں جو پیلے نہیں درج ہو سکیں۔

ایک مرید کا مکتوب [کسی مرید نے آپ کو یہ مکتوب لکھا۔ جو درج کیا جاتا ہے۔

” حضرت صاحب فیض رسان کرم گستر ہر دو جہان حضرت الہی بخشش حیو د ام اقبالہ
غلامان غلام عبودیت النیام بعد از بندگی و نیاز معروف و مفید احوال طرفین
از فضل الہی و اقبال عالی ہمد و جوہ مفروق غیر غریب نواز من صورت این ست کہ این
غلام را براہ توجہ چودھری صاحب حیو کار بار دیہات تلونڈی بخشیدہ۔ لیکن این غلام
راضی نیست کہ شب در روز خدمت حضرت نوشہ گنج بخش حیو د آن صاحب منتظر میماند
اللہ تعالیٰ چنان سبب سازد کہ این غلام باز بخد مت آن ذات گرامی شرفیاب باشد۔
انشاء اللہ تعالیٰ بعرضہ اندک سمنڈھان بعد خروج عمارت حلقہ شرفیاب حضور خواہند
ہر دو جہاں شریف جمع فرمایند۔ حضرت صاحب عرضہ شدہ ماہ نقضی گشتہ است کہ میان
کرم الدین و لطف الدین در تلونڈی مصحوب این غلام سکونت دارند۔ انشاء اللہ در سبیلہ

بھری حضرت پاک رحمان جو خواہند رسید عالم جمیع فرمائند۔ و محنت ہمہ معاہبان
 سلام برسد۔ مجلدی کا پہلی عبارت مختصر نوشتہ شدہ۔ و اس صاحب حضور حضرت
 گنج بخش جو عرض میفرمودہ باشند کہ اس غلام را باز حضور خود لطف لید۔ و محنت
 جو بدری غازی جان و نجاست خان وغیرہ زبندگان در خوردار محمد ادعائے خیر
 یاد۔ [فیض محمد شاہی قلمی جلد اول ص ۸۲۱]

تصنیفات

آب کی متعدد تصانیف میں۔

- ۱۔ روضۃ الزکیۃ فی حقائق العلیہ۔ یہ آب کے بارے میں لکھا ہوا قلمی مرام تھا۔ جو
 میں نے ۱۳۷۸ھ ایکہ زمین سوا شہرہ سجری میں دیکھا کیا۔
- ۲۔ مفتاح العلاج۔ المعروف حجرات شاہ ابی بخش۔ یہ قلمی مرام تھا۔ جس میں
 بھی ۱۳۷۸ھ ایکہ زمین سوا شہرہ سجری میں دیکھا کیا۔

اولاد | آب کے تین بیٹے تھے۔

- ۱۔ سید حاد قافل احمد یا بدات پوتا شاہ ثانی
- ۲۔ سید غلام احمد المعروف بی بی شاہ
- ۳۔ سید فیض احمد المعروف بی بی مکھن شاہ لاہور کا۔

تاریخ وفات | سید حاد ابی بخش کی وفات بمقتہ ساتویں مہینہ ۱۱۵۳ھ

۱۱۵۳ھ میں سجری مطابق یازہ میں ہوئی۔ ۱۸۹۳ھ ایکہ زمین سوا شہرہ سجری میں
 شرفقت ابو الطغر سراج الدین شہا شہا شہا کو وقت و کور میں پیدا ہوا۔ جس کا
 حکمت سنو کو لاہور کی حکومت یہ اعتد سراج ار تھا

مادہ تاریخ

۱۱۵۳ھ میں سجری میں

الہی شاہ

بابا الہی شاہ لاہوریؒ

آپ تو مرادرائیں۔ موچی دروازہ لاہور کے باشندہ تھے۔ پیشہ زراعت کیا کرتے۔
واقعہ جمعیت | ایک روز آپ ہل چلا کر ٹھک گئے۔ دوپہر شاہ کٹھ صاحب کے مزار کے پاس درخت
 وں (پیلو) کے نیچے سو گئے۔ خواب میں شاہ کٹھ صاحبؒ کا دیدار ہوا۔ انہوں نے اپنے سینہ سے
 لگا کر دھانی فیض عطا کیا، اور فرمایا: نشاہی خاندان میں مرید ہو جاؤ۔ آپ بیدار ہونے۔ اور لوگوں کو
شہر میں پھرنے لگے۔ جب چوک تھی میں پہنچے تو بابا کا مے شاہ فقیر نوشاہی گھوڑی پر سوار سامنے سے
آئے۔ انہوں نے خود ہی بلایا الہی شاہ ادھر آؤ۔ آپ ان کے مرید ہو گئے۔ انہوں نے فیض عشق
عطا کیا اور دربار شاہ کٹھ پر رہنے کا حکم فرمایا۔ جیسا کہ آپ ساری عمر اسی درگاہ کی عبادت کرتے رہے۔
مکانات کی تعمیر | آپ اپنے چہرہ پر نقاب رکھتے تھے۔ ہمارا جو نجی سنگم ہے آپ کے رہنے کے واسطے
 ایک بیٹھک تیار کرادی۔ آپ نے وہاں چند مجھ سے۔ اور ^{۱۲۲۱ھ} ۶۱۸۰۲ میں ایک دفتر لہ جو بارہ تعمیر کیا۔ کتاب
 تاریخ لاہور کتبیا لعل میں بھی اس کا تذکرہ ہے۔

۲
 " ایک جو بارہ اس لحاظ کے اندر الہی شاہ مجاہد نے دفتر لہ لہا یا تھا جو اب تک موجود ہے۔ "

یارانِ طریقت | آپ کے خواص اہباب یہ تھے۔

۱۔ بابا بیچے شاہ باغذہ لاہوریؒ ۲۔ بابا جواہر شاہ سیلی لاہوریؒ

۳۔ بابا محمد بخش ارانیس۔ مور بردار دروازہ لاہوریؒ ۴۔ میاں محمد بخش ارانیس۔ بھائی دروازہ لاہوریؒ

تاریخ وفات | بابا الہی شاہ کی وفات اکیسویں صلیبہ صعب کو ہوئی۔ فرار بردن موچی دروازہ لاہور۔

مقبرہ شاہ کٹھ کے اندر شرقی جانب ہے۔ میں کئی بار زیارت سے شرف ہو چکا ہوں۔

۱۔ فیض محمد شاہی علمی جلال منشا کے تاریخ لاہور ص ۱۱۱ شرافت

امام شاہ

میاں امام شاہ رحمانی بھٹری والہ

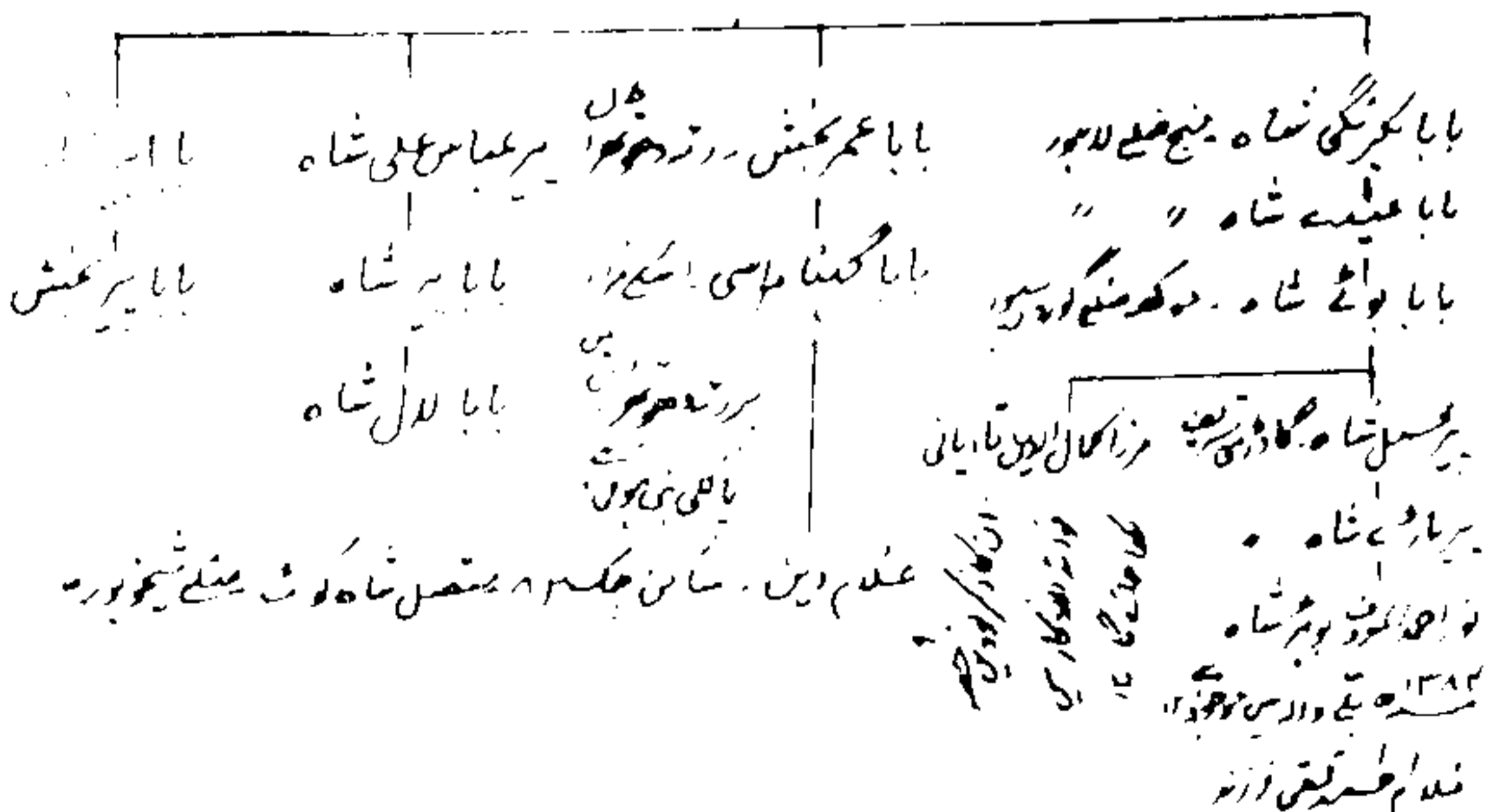
خلف الرشید میاں نور شاہ صاحب۔ اپنے دادا میاں محمد زمان بھٹری والہ کے مرید تھے۔
آپ کا ذکر فریفتہ التواریخ کی دوسری جلد، موسوم بہ طبقات النورانیہ کے پانچویں طبقہ میں تفصیل
لکھا جا چکا ہے۔ تکرار کی ضرورت نہیں، آپ کی سکونت بھٹری شاہ رحمانیہ نئے گوہر نوار میں تھی۔
اولاد [آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ میاں پیر بخش المعروف پیر شاہ صاحب

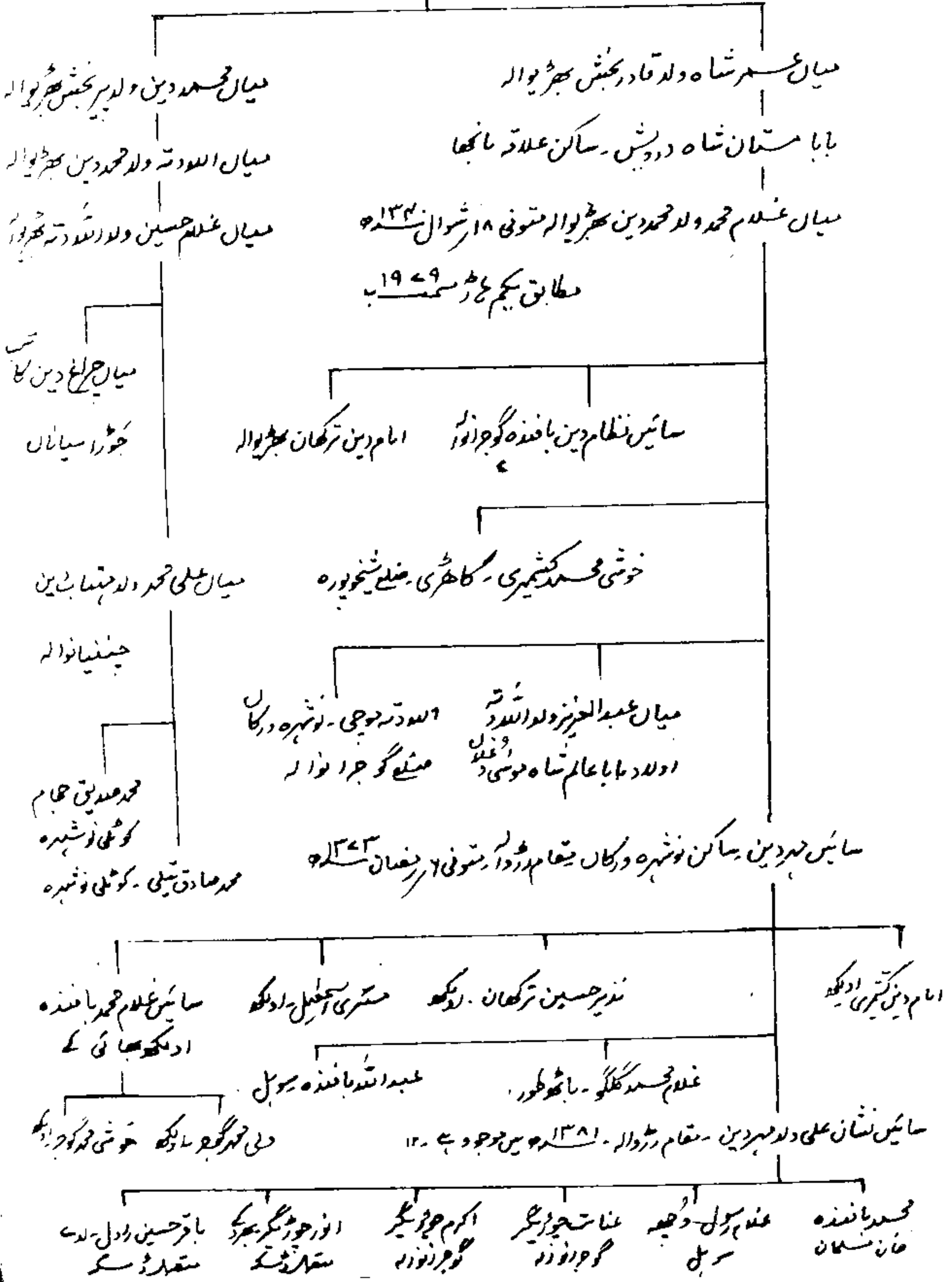
۲۔ میاں جمعیت شاہ مجذوب

تاریخ وفات [میاں امام شاہ کی وفات منگلوار۔ ۲۲ مئی ۱۷۶۵ء کو ہوئی۔
دوسو بیسٹھ سو چالیس سال کی عمر میں ہوئی۔ ۱۸۴۹ء میں ایک زراعت سوانچاس میسوی میں جوہر
دبیب سنگھ دلد رنجیت سنگھ حاکم لاہور ہوئی۔ سٹہ ساواں جیلوسی تھا۔
اس وقت لارڈ ولہوزی کی گورنری کا دوسرا سال تھا۔ تاریخ ۱۱ مئی ۱۷۶۵ء

شجرہ فقراء میاں امام شاہ بھٹری والہ



شجرہ فقراء حیا امام شاہ بھڑوالہ



ب

(۶۶)

باقر

میاں باقر قوال بھیرودی رہ

یہ سخی روشندین صاحب بھیرودی رہ کامرید را سخ الا اعتقاد اور ان کا
قوال خاص تھا جب مجلس میں قوالی کرتا تو سامعین کو سبقت تاثیر ہوتی تھی۔
سو ضلع بھیرا۔ ضلع بہاول نگر میں سکونت تھی۔

شجرہ اولاد میاں باقر قوال

میاں باقر کے دو بیٹے تھے۔ نور محمد اور سسٹم۔
نور محمد کے تین بیٹے تھے۔ غلام اولاد۔ بکھو اور رکھو صاحب اولاد۔
بکھو کا ایک بیٹا احمد بخش نام تھا جو نے اولاد فوت ہوا۔
رکھو ولد نور محمد کا ایک بیٹا باقر نام تھا۔
باقر کا ایک بیٹا ہیدر بخش تھا جو اولاد دنیا سے نہ گیا۔
سسٹم ولد میاں باقر کے دو بیٹے تھے۔ خدا بخش اور ذرا بخش۔

اولاد ہو گئے۔

(۷۶)

بدھ شاہ

سید بدھ شاہ فاضل شاہی لاہوری

آپ ساداتِ بخاری سے تھے۔ شیخِ کرم شاہ لاہوریؒ سے فرقہ خلافتِ حاصل کیا۔ وہ مریدِ داتا فاضل شاہ قلندر لاہوریؒ کے۔

آپ کا سلسلہ فقر و ارشاد لاہور میں کافی تھا۔ صاحبِ خوارق و کرامات تھے۔

اولاد | آپ کا ایک بیٹا سید رمضان شاہ لاہوریؒ تھا۔ جو آپ کا ہی مرید و خلیفہ تھا۔

تاریخ وفات | سید بدھ شاہ کی وفات آٹھویں ماہ ذی الحجہ ۱۲۶۳ھ ایک ہزار دس سو

تریسٹھ ہجری مطابق ستارہویں نومبر ۱۸۴۷ء ایک ہزار آٹھ سو سینتالیس عیسوی میں

بعدِ دیپ سنگھ و لدر حکیت سنگھ حاکم لاہور ہوئی۔ شدہ بانچواں جلوسی تھا۔

اس وقت لارڈ لٹلڈن کی گورنری کا چوتھا سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار بیرونِ بھاٹی دروازہ لاہور میں حضرت داتا گنج بخشؒ سے

شمالی طرف ہے۔ ۱۳۰۲ھ ایک ہزار تین سو چار ہجری مطابق ۱۸۸۶ء ایک ہزار آٹھ سو چھیالیس

عیسوی میں آپ کے پوتے سید سردار شاہ و لدر سید رمضان شاہ نے زونہ بنوایا جو تاحال

موجود ہے۔

مادہ تاریخ

۱۲۶۳ھ

« منظرِ حسن »

(۸)

بہادر شاہ

بابا بہادر شاہ صاحب گوجر

آپ نوم گوجر گوت کسان سے موصوفیہ مکیانہ ضلع کجرات کے باشندہ تھے۔ والد کا نام
 میان بگاتا تھا۔ وہ بھی درویش خیال تھے۔ سید حسین شاہ مناور میجر ایک مرتبہ مکیانہ
 میں آئے۔ آپ نے دین سعیت اختیار کی۔ انہوں نے آپ کو اپنے مرشد بابا ہاشمی شاہ
 صاحب جھنگلی والہ روہ کی خدمت میں بھیجا۔ اور خود اپنے وطن واپس چلے گئے۔ آپ کو
 جو کچھ عطا ہوا داد امرتسر صاحب سے حاصل ہوا۔ آپ نے ان کی خدمت میں ایک گھوڑا
 اور پوشاک نذر کی۔ انہوں نے کوٹ غنایت خاں میں رہنے کا آپ کو ارشاد فرمایا۔

کرامات

آپ صاحب خوارق و کرامات تھے۔

ایک وقت میں متعدد مقامات پر ظہور آپ ایک مرتبہ ایک دادی اور لوٹ غنایت خاں
 میں ایک ہی وقت میں دو دو مقامات پر دکھائی گئے۔

کنوآں سے پانی برآمد ہونا ایک شخص قادیان بخش نامی نے کہہ آں کہ وہ پانی برآمد ہوا
 ہاتھ نیچے تک گھس کر لے گئے۔ شکر نہیں آتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ پانی
 پانی اوپر آگیا۔

ایک مرتبہ کو امداد کرنا ایک ماسی جھینسا کے کوٹ غنایت خاں میں پانی برآمد ہوا۔

لے فیض محمد شاہی قلمی جلد ۱ صفحہ ۲۱۱ جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ جلد ۳ صفحہ ۲۱۱

موضع سینکے چیمہ کی ڈھاب میں وہ جبراً داخل ہو گیا، ہر چند نکالتا مگر وہ بھینسا نہ نکلتا۔
 اُس نے آپ کو یاد کیا کہ اگر میرا پیر بہادر شاہ سچا ہے تو بھینسا نکال دیکھا چنانچہ اسی وقت
 وہ بھینسا خود بخود نکل آیا، جب کوششیں خالی میں پہنچا تو آپ نے خود بخود فرمایا کہ تو
 بڑھے فقیر کو ڈھاب میں ٹہنی لگواتا ہے۔

کپڑا کھانے سے بچانا لہذا ولہذا دار و لہذا کریم بخش قوم اور جملہ ساکن اور جملہ خورد بیان کرتا ہے
 کہ میرا دادا کریم بخش بچپن میں اپنے کپڑے کھاتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے ایسی لذت آتی
 تھی جیسے ملائی کھانے سے۔ اور چھوڑتا نہیں تھا۔ میری دادی مسلمات صاحبزادی نے دستار
 اور لالچہ شیخ بہادر شاہ صاحب رحم کو نذرانہ دیا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ کپڑے کھانا
 چھوڑ گیا۔

نقصان کرنے والے کا نر ایا نا ایک بار راجہ رحمت سنگھ کا کوئی سپاہی آپ کے کھیت سے
 سبز چارہ بلا اجازت کاٹ کر لے گیا اور راجہ کے گھوڑوں کے آگے ڈال دیا۔ جن گھوڑوں
 نے کھایا وہ مر گئے۔ راجہ کو تپہ چلا تو بعد اپنی بھوپھی سیدواں کے آپ کی خدمت میں آیا
 اور سنانی لی۔ اور اٹھارہ گھواؤں زمین آپ کے بھینجا میاں قادر بخش کو دے گیا ہے۔

مخالف کا نر ایا ب ہونا ایک بار راجہ رحمت سنگھ کا کوئی کاردار آپ کی زمین سے مایہ
 وصول کرنے آیا تو آپ نے کہا کہ اس میں غلہ فقروں کے واسطے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا کوئی
 حالیہ نہیں دیں گے۔ اُس نے کچھ گستاخانہ کلام کیا۔ امر الہی سے ہوا کا ایک ایسا گولا
 آیا جس سے وہ گھوڑے سے اُلٹ کر گر پڑا۔ آخر تائب ہوا اور سات گھواؤں زمین بھی
 آپ کے بھینجا میاں قادر بخش کو دے گیا۔

ایک بیفرمان کو نہ سونے کی دعا ایک مرتبہ بارش میں آپ کے گھرانے کا چھت ٹپکنے لگا۔ آپ

۴۷ بعض مرتبہ شاہی قلمی جلد ۲ - صفحہ ۵۵ ایضاً جلد ۲ - صفحہ ۵۵ ایضاً صفت شرافت

فرمایا کہ کوئی شخص او پر چڑھ کر قطرہ ٹپکنا بند کر دے۔ ایک خادم نے کوٹھے پر چڑھ کر
سورخ بند کر دیا، مسمیٰ دید و زمیندار جاگتا تھا۔ مگر اس نے عمدہ اپیلوہی کی۔
آپ نے فرمایا دید و تم کبھی رات کو نہ سو سکو گے۔ چنانچہ تمام عمر وہ رات کو
پھر تارتتا تھا۔ ۷

کنوآں میں پانی نہ ملنا | ایک مرتبہ آپ کا ایک درویش آپ کی گائیں چرانے گیا۔
ذیلداروں نے اس کو روک دیا کہ یہاں ہم نے کنوآں لگوانا ہے۔ تم گائیں لے جاؤ۔
آپ نے جب سنا تو فرمایا کہ وہاں سے ان کو پانی نہیں ملے گا۔ چنانچہ جب
انہوں نے کنوآں کھود دیا تو نیچے سے پانی نہ آیا۔ ۸

بیل کا مر جاننا | ایک روز آپ اور آپ کا بڑا بھائی اشد دتہ بیل حیدر سے تھے۔ ایک
کبار ہمارے ڈیرہ پر حیدر درویش آئے ہیں، چھو کو جانے کی اجازت دو۔ بھائی نے
کبار کو ٹھوڑا سا کام باقی ہے۔ زمین داہ کر جانا۔ آپ نے کہا کہ اگر ایک بیل مر جائے
تو پھر تو تم اکیلے ہی بیل چلاؤ گے۔ چنانچہ اسی وقت ایک بیل مر گیا اور آپ دو بیلوں
کے پاس چلے گئے۔ ۹

مزار سے دوبارہ ظہور | آپ وفات سے چھ سال بعد میاں خواجہ خورشید و لا قادیان
کو خواب میں ملے اور کہا کہ یہاں پہ کوکلی دکھو، کالی بدو آتی ہے۔ چنانچہ وہاں
سے آپ کا تابوت نکال کر کچھ فاصلہ پر دفن کیا گیا۔ ایات و معجزات دیکھ کر
تازہ تھا۔ ۱۰

آپ کی کوئی اور روایت بھی ہے۔

واریت شیخ ...

۱۱

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

- ۱ شیخ شرف الدین بن ناصر الدین سلیمانی ساہن پال شریف ضلع گجرات
- ۲ میاں قادر بخش ولد اللہ دتہ گوجر - برادر زادہ کوٹ غنایت خاں گوجرانوالہ
- ۳ میاں خدا بخش ولد قادر بخش گوجر " "
- ۴ میاں دیوان علی ولد قادر بخش گوجر " "
- ۵ چوہدری نوح دین گھنٹے والہ " "
- ۶ چوہدری حسن محمد گھنٹے ماجرا کلون سیالکوٹ
- ۷ سائیں نتھو شاہ ملکھانوالہ " "
- ۸ سائیں نظام دین نو مسلم (سابقہ نام جوٹ سنگھ) - سہلو کے " "
- ۹ مہر فقیر بخش بچیاں جموں
- ۱۰ سائیں جواہر شاہ
- ۱۱ سائیں مستان شاہ
- ۱۲ سائیں الف شاہ - اسکا ایک مرید مہر شاہ نامی تھا۔
- ۱۳ سائیں دستدھی
- ۱۴ میاں کالا مرادی شاعر

مدھیہ شعار | آپ کی تعریف میں میاں کالا مرادی نے ایک سیرتی بنائی جس کے دو شعار نقل کئے جاتے ہیں۔

ش زور نام میں ایٹھے ہو، مینوں اٹھے پیر میں نام دھیاد نام لال
 تیرے نام تول میں قربان جاواں تھو بنھو کے سئیس نواد نام لال
 ایس غم نے مار بیا، کیتا مینوں کھول کے حال سناد نام لال
 بہادر شاہ سائیں پیرا بنے لائیں تیرے منت دیدار توں چاہو نام لال

سرخ بیاد شاہ نام تیرا دشمن جگ سارے مشہور سائیں
تیرا قد سو ہینا سرو باغ اندر تیرے چہرے نے برسدا نور سائیں
عنایت خاں داکوٹ مشہور ہو یا جو میں موسیٰ دے زائیں کوہ طور سائیں
بیاد شاہ سائیں پڑا بنے لائیں تیری عرض حضور منظور سائیں

تاریخ وفات | بابا بیاد شاہ صاحب رحم کی وفات جمعرات - چودھویں صفر ۱۲۸۳
ایک ہزار دس سو تراسی ہجری - مطابق اٹھائیسویں جون ۱۸۶۶ء انگریز آٹھ سو
چھیاسٹھ عیسوی میں نوبہ سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہونی مندر سوال علوم میں تھا۔
آپ کا مزار کوٹ عنایت خاں ضلع گوہر انوالہ میں گاڈن سے مغربی جانب
سالانہ عرس گیارہ بار کو ہوا کرتا ہے۔ اے

مادہ تاریخ

» مکان بے نظیر « ۱۲۸۳ھ

شجرہ نسب متولیان خاندانہ بابا بیاد شاہ گوہر

- میاں سکا گوہر ساکن ملیانہ ضلع گجرات کے دو بیٹے تھے۔ میاں اللہ دتہ اور بابا بیاد شاہ فقیر شاہی یہ لادلو فوت ہوئے۔
- میاں اللہ دتہ کے ایک فرزند میاں قادر بخش تھے۔
- میاں قادر بخش کے دو بیٹے تھے۔ میاں خدا بخش - اور میاں دیوان بخش۔
- میاں خدا بخش متوفی ۲۹ صفر ۱۲۳۸ھ ۹ مئی ۱۹۷۶ء ۲۳ نومبر ۱۹۱۹ء کے چار بیٹے تھے۔ میاں غلام حسین - میاں غلام محمد - میاں فضل حسین لادلو - مولوی ولایت حسین

اے فیض محمد شاہی قلمی جلد ۱۱ ص ۱۱۰۳ - شرافت

میاں غلام حسین کے دو بیٹے محمد عالم اور محمد شفیع اس وقت ۱۳۵۲ھ میں

موجود ہیں۔

محمد عالم کا ایک لڑکا محمد شریف موجود ہے۔

میاں غلام محمد ستونی ۳۰ محرم ۱۳۲۵ھ ۱۵ راج ۱۹۰۴ء ۲۶ جمادی ۱۹۲۲ء

کے دو بیٹے نواب اور فضل موجود ہیں۔

نواب کا ایک لڑکا اکبر موجود ہے۔

فضل ولد میاں غلام محمد کا ایک لڑکا شریف موجود ہے۔

مولوی مولانا بخش ولد میاں خواجہ بخش، صفر ۱۳۲۵ھ ۲۲ راج ۱۹۰۴ء ۱۰ جمادی

۱۹۲۲ء کو لاہور فوت ہوئے۔

میاں دیوان علی ولد میاں قادر بخش کے تین بیٹے تھے سردار۔ میراں بخش۔ اور

شمس الدین لاہور۔

سردار کے چار بیٹے۔ نذیر احمد فضل احمد فیض احمد اور نور احمد موجود ہیں۔

میراں بخش ولد میاں دیوان علی کے دو بیٹے محمد اور حیات موجود ہیں۔

محمد کے دو لڑکے محمد یوسف اور محمد شرف موجود ہیں۔

انتباہ

یہ شجرہ شریف میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ صاحب نوشاھی مدرسہ

نے گیارہویں ستمبر ۱۹۳۳ء ایک روز نوشاھی عیسوی کو کوش غایت خان میں حاکم لکھا۔

اور اپنے بیاض فیض محمد شاہی جلد دوم میں لکھا، اس کے صفحہ ۱۱۰۲ سے میں نے یہاں نقل کیا۔

جن کو موجود لکھا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ تاریخ اور سند مذکور کو موجود تھے۔

پ

(۹)

پیر بخش

شیخ پیر بخش برتندرازی

آپ نوم جالب سے تھے۔ سید غلام رسول بن سید حافظ فائم الدین برتندرازی
 پاک پٹنی کے متنبی اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ پاک پٹن میں سکونت کی تھی
 آپ کے والدین کے نام اولاد نہ ہوئی تھی۔ سید صاحب کی دعا سے آپ پیدا
 ہوئے۔ ایک عدال کے تھے کہ والدین نے سید صاحب کے سپرد کر دیا۔ آپ
 انہیں کے زیر سایہ پرورش پائی۔ ان کے مرید آپ کو کاندھوں پر اٹھا کر بندھتے
 جو ان ہوتے تو مرشد صاحب نے آپ کو علالت عطا فرمائی۔ عمارت بکھری
 میں آپ کا فیض اور فقر عام ہے۔ آپ کے برکات سے بہت لوگ شفا
 پرائے۔

اولاد | آپ کا ایک بیٹا میاں محمد المعروف بر خورد از نام تھا۔ جو صاحب
 یاران طریقت | آپ کے خواہن درویش رہتے۔

۱ - میاں محمد بخش المعروف بر خورد دار درویش۔ پاک پٹن

۲ - میاں محمد حسین

۳ - میاں غلام رسول

دفن | شیخ پیر بخش کا مزار بال محلہ برتندرازی میں ہے۔ جہاں کئی لوگ شفا
 پائے۔

(۱۰)

پیر بخش

میاں پیر بخش دھولوی

آپ حافظ بریلوی الذین دھولوی بن حافظ محمد حسین قصوری کے بیٹے تھے۔
 بیعتِ طریقت اپنے ماموں صاحب میاں الہی بخش ترقی پوری سے تھی۔ علم و عمل
 تحریر و تقریر اور مقاماتِ درویشی میں کامل تھے۔ حسین و جمیل بھی تھے۔ دنیاوی جاہ
 و جلال بھی خاصہ تھا۔ غریبوں محتاجوں کی امداد کرتے۔ فقروں، درویشوں سے
 محبت رکھتے۔

ابتداءً اپنے پیر صاحب کی کمال شہر بانی آپ کے حال پر تھی۔ مگر آپ کی مجلس
 بابا مہارے شاہِ حقیقی صابری رہے ہو گئی۔ جو اپنے وقت میں کامل بزرگ تھے۔
 انہوں نے وظائفِ چستیدہ تلقین کئے۔ آپ ان میں مشغول ہو گئے۔ ایک دن
 نوالوں نے حضرت نوشہ صاحبہ کی کافی شروع کی تو آپ نے کہہ دیا یہ چھوڑ دو
 اور خواجگانِ ہیبت کی کوئی بات سناؤ۔ یہ بات میاں الہی بخش صاحب تک
 پہنچ گئی کہ آپ کا مرید منحرف ہو گیا ہے۔ انہوں نے آپ کا فیض سلب کر لیا۔
 آپ گھبرائے اور دن رات گریہ و زاری میں مصروف ہوئے۔ مگر کوئی فائدہ نہ رہا
 نہ ہوا۔ آخر ایک دفعہ میاں سلطان مسرت نوشہروی، ترقی پوری آئے۔ تو ان کی سفارش
 سے میاں الہی بخش نے آپ کا قصور معاف کیا، آپ اپنے پیر صاحب کے قدموں
 میں گر پڑے اور غلطی معاف کرائی اور دوبارہ نوشاہی فیضان حاصل کیا۔

۱۰ فیض مصطفائی المعروف کلر در نوشاہی ص ۱۲۴ - ترافت۔

شعر گوئی | آپ کو شاعری کا ملکہ حاصل تھا، پنجابی زبان میں اشعار کہا کرتے۔ آپ کے دو ہڑے۔ کا فیال وغیرہ مولوی محمد عیاض ترقی پوری نے کتاب گلزارِ نوحاھی میں لکھے ہیں۔ چند اشعار ان میں سے یہ ہیں۔

۱۔ ایک یحرفی آپ نے حضرت سچیا صاحب نوشہری اور سلطان مسرت صاحب کی توصیف میں لکھی ہے۔ دو پیلے شعر یہ ہیں۔

الف اکھئے حمد صحیح کر کے کر کے صاف زبانوں پاک میاں

بعد حمد درود رسول تائیں جسدی شان نزل لولاک میاں

ابو بکر عمر عثمان علی ہوداں چوچاں سے قدماں دی خاک میاں

پیر بخش سچیا ردی اوٹ نیکے چھڈے خولیں قبیلے ساک میاں

ب با سچو سچیا ر دے ہوزا میں کوئی آسرا اوٹ پناہ میںوں

تکیہ گاہ غریباں دامت سائیں کیا نرت گدا تھیں شاہ میںوں

رکھال بیت سچیا ردا شوق دل تے کسے غیر دی مول نہ چاہ میںوں

پیر بخش جے مسرت دیال ہودے کرمی کرے جا اکس نکاہ میںوں

دو ہڑے

حال دے کو نوبار سانک پتیاں دی چا دل بسمل کیستی

اگر ڈھاری میری خبر نہ لئی آکر زخمی سار نہ لیتی

تیر ہوں دے تے تیر نہ دیندے سوئی جانیں میں میر نہ لیتی

پیر بخش مرن محال تنہاں نون جنباں یہ عمر نہ لیتی

بیت

نعم نعم جاناں انو بھی دیا لہی آن و تیر نہ لیتی

باہوں کچھ کھلو میں میںوں تیرے دد ہوں تیرے

اولاد | آپ کے ایک فرزند میاں شہیر محمد نام تھے۔

تاریخ وفات | میاں پر بخش ۴ کی وفات ۱۲۷۱ھ ایگزارد دوسواہتر ہجری مطابق
۱۸۵۵ء ایگزارد اٹھ سو پچیس عیسوی میں ہوئی۔

اس وقت ہندوستان کا گورنر لارڈ ڈیلہوزی تھا، اس کی کورنری کاٹھوان
سال تھا۔

آپ کی قبر موضع دھول بمصل قصیدہ شہر قبور، ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

مادہ تاریخ

۱۲۷۱ھ

« حضور انور »

۷

(۱۱)

پیر شاہ

میاں پیر شاہ شہر پالوی

آپ شیخ الاسلام شاہ شہر پالوی، بن حاجی محمد شریف حاکم دہلی کے درازند اکبر

اور مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کا اصلی نام محمد شاہ عرف پیر شاہ تھا۔

تاریخ ولادت | آپ کی پیدائش یکم شعبان ۱۰۰۰ھ (۱۵۹۲ء) میں دہلی میں ہوئی۔

۱۵۹۶ء کو کراچی میں مولانا محمد علی صاحب دہلوی سے ملاقات ہوئی اور اس وقت سے

تعلیم حاصل کی۔ ۱۶۰۲ء میں آپ نے اپنے والد اور اداویہ کے شیخ و استاد مولانا محمد علی

تعلیم | آپ نے ابتدا میں علم ادب، فقہ اور حدیث سیکھے، پھر اس کے بعد قرآن مجید

کے کلام کو ترتیب دینے لگے۔ مدت لوگ آپ سے علم حاصل فرمایا، اور ان کے شاگرد

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ میاں میرات علی، آپ کا بیٹا، ۱۰۲۰ھ میں پیدا ہوا۔ ۱۰۲۰ھ میں آپ کے

تاریخ وفات | میاں پیر شاہ کی وفات ۱۰۶۲ھ میں ہوئی۔ ۱۰۶۲ھ میں آپ کے

آرامی تھی، مطابق باجوہ میں ۱۰۶۲ھ میں آپ کے انتقال ہوا۔ ۱۰۶۲ھ میں آپ کے

سلفیت ملا، نور دہلی میں ۱۰۶۲ھ میں آپ کے انتقال ہوا۔ ۱۰۶۲ھ میں آپ کے

ادب تاریخ

» در خطبہ اقبال «

شیخ تاج محمود روشن شاہی پاک پتلی ۱۱

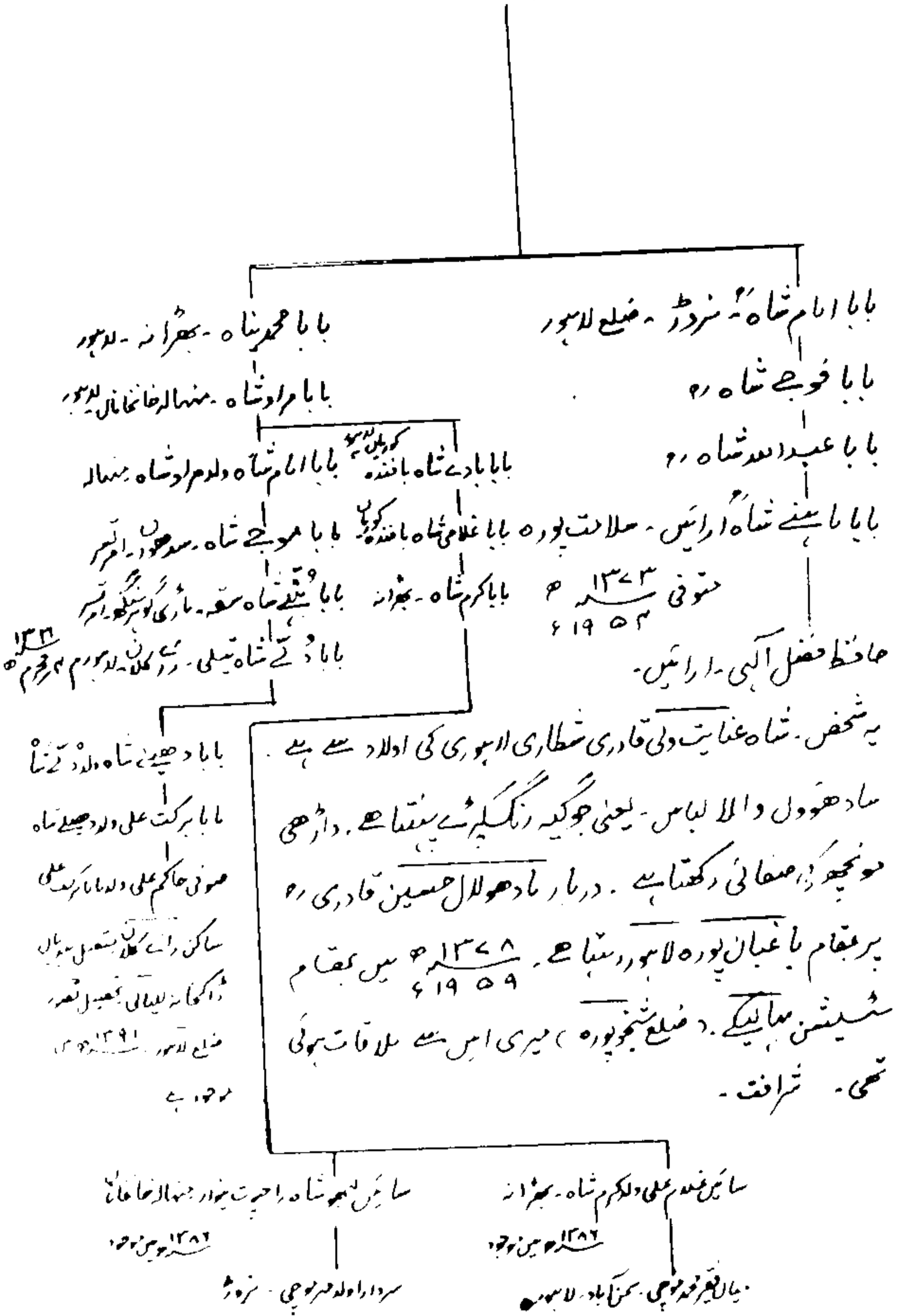
آپ قوم چوڑیکر سے تھے۔ پاک پتلی تریف میں سکونت رکھتے تھے۔ حضرت مسیحی روشن دین ابھری روی ۱۱ کے مرید و خلیفہ تھے۔ کافی لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے۔
اولاد | آپ کی اولاد سے اس وقت $\frac{۱۳۸۰}{۶۱۹۶۰}$ میں امام دین نام پاک پتلی میں موجود ہے ہمہ گیری کرتا ہے۔

یاران طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱	بابا امام شاہ ۱۱	نروڑ ضلع لاہور
۲	بابا محمد پناہ ۱۱	بھڑانہ
۳	بابا گلاب شاہ ۱۱	جاہنم
۴	بابا فتح شاہ ۱۱	
۵	میاں محمد بخش ۱۱	

مدفن | شیخ تاج محمود ۱۱ کا مزار پاک پتلی تریف ضلع ساہیوال میں ہے۔
رحمۃ اللہ علیہ

شجرہ فقراء شیخ تاج محمود



ث

(۱۳)

نابت شاہ

شیخ نابت شاہ روشن شاہی کروری رح۔

آپ کا نام محمد نابت، بقولے نابت دین المشہور نابت شاہ تھا۔ والدہ کا نام بی بی فاطمہ رہا تھا۔ موضع کروری کا ضلع ملتان کے باشندہ تھے۔ بیعت و خلافت حضرت منجی روشن دین اہریروی رح سے رکھتے تھے۔ آپ کا سلسلہ حقیر بیت جانی ہے۔

قادر فیض | سلسلہ نوشاہید قادریہ کے علاوہ آپ کو قادری خاندان سے ایک اور نسبت بھی حاصل تھی۔ چنانچہ ایک پرانی قلمی تحریر پر اس طرح شجرہ لکھا ہے۔

مولوی علی محمد۔ ایشاں از محمد نابت۔ ایشاں از حاجی محمد فاضل۔ ایشاں از حضرت علی محمد اکبر۔ ایشاں از حضرت سعد اللہ۔ ایشاں از حضرت محمد شاہ۔ ایشاں از حضرت سلطان شاہ۔ ایشاں از حضرت شیخ الشیوخ شیخ عبدالرشید ولی اللہ۔ ایشاں از حضرت سید السادات مولوی سید میر شریف۔ ایشاں از حضرت سید قطب الحق شمس الدین۔ ایشاں از حضرت محمد غوث گیلانی۔ ایشاں از حضرت کرم علی۔ ایشاں از حضرت سید مسعود۔ ایشاں از حضرت احمد دینی۔ ایشاں از حضرت سید صوفی۔ ایشاں از حضرت سید ابوالنور۔ ایشاں از حضرت سید عبدالوہاب۔ ایشاں از حضرت پیر دستگیر محیی الدین شیخ عبدالقادر حیدرانی قدس سرہ العزیز۔

اس شجرہ میں سید محمد غوث گیلانی اور سید کرم علی کے درمیان سید شمس الدین اور سید شاہ میر کے نام ترک ہیں۔ نیز سید صوفی بلا واسطہ اپنے والد سید عبدالوہاب کے مرید تھے۔ سید ابوالنور کا نام زانو ہے اور شرافت

نوٹ اس شجرہ طریقت کو آپ کی اولاد کے بعض اشخاص شجرہ نسب سمجھتے ہیں۔ اور
کم علمی کی وجہ سے اپنے آپ کو سپہ کیلانی کہلاتے ہیں۔ حالانکہ اس شجرہ میں بزرگوں کے اقوامی
القاب مختلف ہیں۔ کسی کو مولوی۔ کسی کو حاجی۔ کسی کو شیخ۔ کسی کو سید۔ کسی کو تیر لکھا۔
مولوی غلام حسن ولد حسام الدین راجہ پوری کی کتاب مسیرۃ الاولیاء سے
ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ ثابت شاہ نوم کھوکھر سے تھے۔

شیخ ثابت شاہ کی اولاد کا مختصر تذکرہ

شیخ ثابت شاہ کے ایک ہی فرزند مولوی علی محمد تھے۔ جو بھماہ۔ ضلع لڑھیانہ میں پیدا ہوئے
مولوی علی محمد کے دو بیٹے تھے۔ مولوی خواجہ بخش۔ مولوی غلام قادر۔
مولوی خواجہ بخش کہیں چلے گئے۔ ان کی اولاد کا کوئی پتہ نہیں۔
مولوی غلام قادر بن علی محمد کے تین بیٹے تھے۔ مولوی غلام نبی۔ مولوی عبدالحکیم
مولوی غلام حسین۔ جو والدہ کو دو اولاد فوت ہوئے۔

مولوی غلام نبی کے دو بیٹے تھے۔ مولوی علی محمد لادہ۔ مولوی دلی محمد۔

مولوی دلی محمد متوفی ۲۶ محرم ۱۳۵۸ھ، عقیقت ۱۹۹۵ء۔ صاحب علم تھے۔ بھماہ

بھماہ شریف۔ ضلع لڑھیانہ میں اپنے آباء جواد کے سجادہ نشین تھے۔ موضع میانانی ضلع لڑھیانہ

میں دفن ہیں۔ ان کے خوں و بیوں کا بیان ہے کہ مولوی صاحب آقا ہی سے مراد ان کا

بک سراج کہلایا۔ اس کے ان میں سے تھوڑے جواران کے گھوڑے آکر ۱۲۲۳ھ میں پیدا ہوئے۔

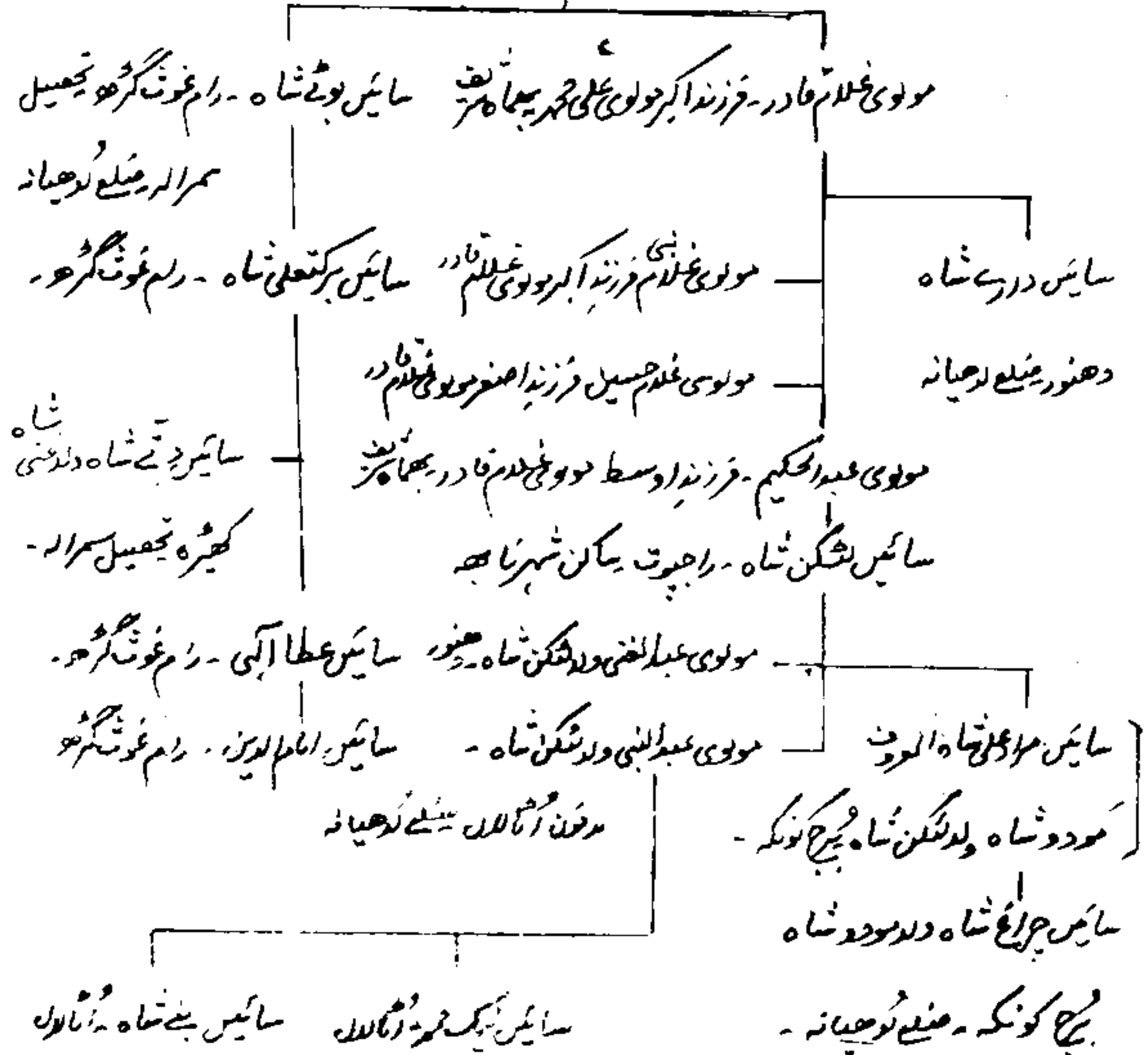
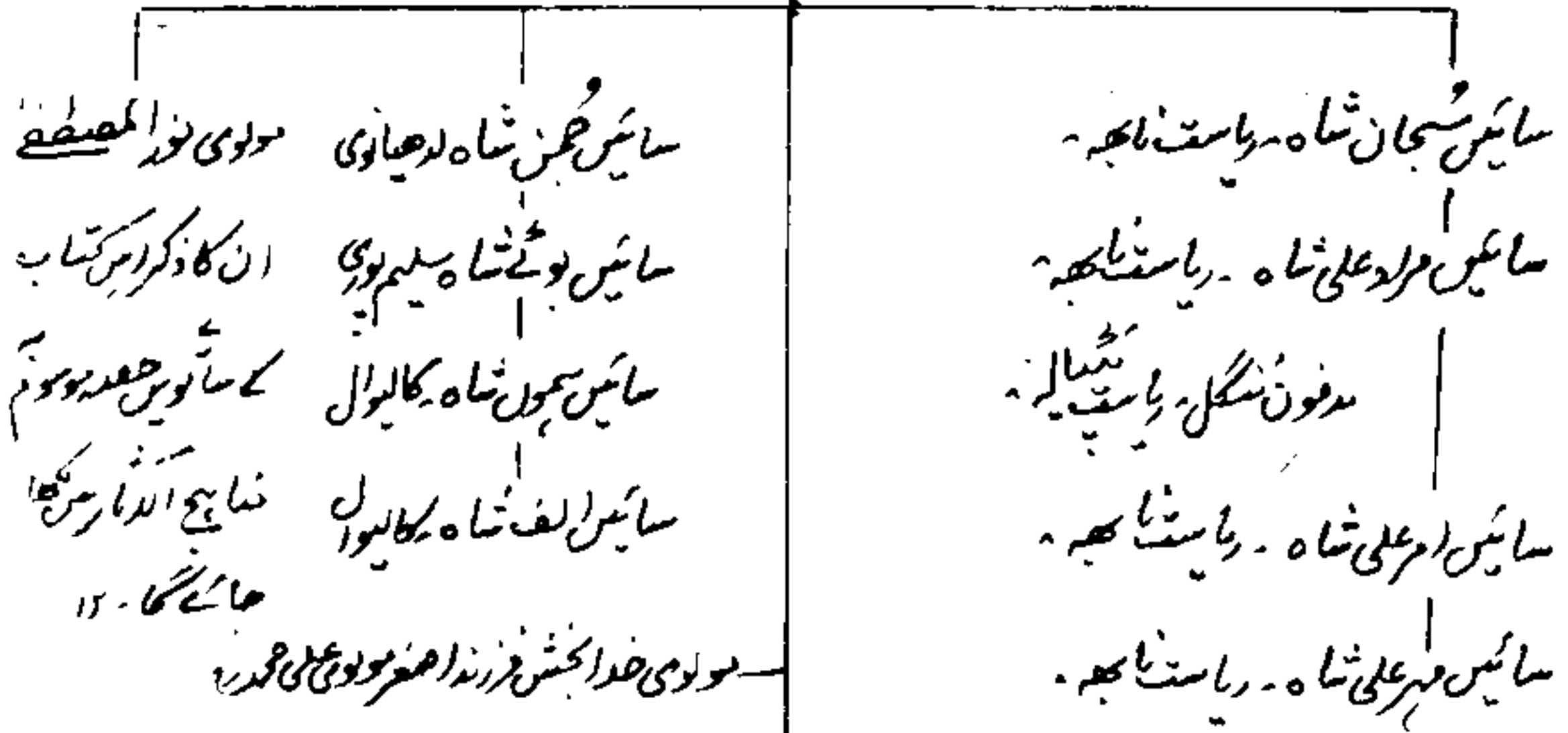
اس کے نام مولوی حسین کہلایا۔ جواران کے گھوڑے آکر ۱۲۲۳ھ میں پیدا ہوئے۔

اس کے نام مولوی حسین کہلایا۔ جواران کے گھوڑے آکر ۱۲۲۳ھ میں پیدا ہوئے۔

اس کے نام مولوی حسین کہلایا۔ جواران کے گھوڑے آکر ۱۲۲۳ھ میں پیدا ہوئے۔

شجرہ فقرا کے شیخ نابت شاہ کردری

مولوی علی محمد ولد نابت شاہ - بھماہ شریف - ضلع لوهیانہ



شجرہ فقرا سے شیخ ثابت شاہ کر ڈری؟

مولوی علی محمد ولد ثابت شاہ ۱۱۰۰ھ

مولوی غلام قادر ولد علی محمد ۱۱۰۰ھ

مولوی عبدالحکیم ولد مولوی غلام قادر ۱۱۰۰ھ

مولوی علی محمد ولد غلام نبی بن غلام قادر بیجاہ	سائیں لیکن شاہ - نا بھہ
مولوی ولی محمد ولد غلام نبی - بھساہ شریف	سائیں غنی شاہ زرگر
بابا مست علی	کھیرہ ضلع دھیانہ
میان لکھمین - چاہ ہزار انوالہ - جگ ۴۵۸ - گ ب	سائیں عطا محمد ساکن
ڈرک فاندہ ناموں کا بھن - ضلع لائل پور - ماہ جلیٹھ میں عرس	جھنگیاں رولف گڑھ
کیا کرتا ہے - میں سہمی دو مرتبہ دیاں گیا ہوں - ادب در	ضلع دھیانہ
رقعتار سے بدین آیا - ۱۳۸۳ھ میں موجود ہے	سائیں غلام شاہ بھلیں
۶۱۹ ۹۳	تحفیل نوالہ شہر ضلع جلالہ
بابا عابدی شاہ - ساکن لھند خواص - ضلع دھیانہ	
۱۳۸۳ھ میں لہند خواص شہر جھنگ میں موجود ہے	سائیں آجیوں گڑھ - شہر شاہانہ
بابا فقیر علی شاہ - جگ ۹۸ - شیشن ڈباوالہ	تحفیل سرمد - ایست
ضلع لائل پور - ۱۳۸۳ھ میں لہند خواص شہر جھنگ میں موجود ہے	پیش پور
میان قلعہ لہند - جگ ۲۹۲ - گنی زہانی	سائیں آجیوں گڑھ - شہر شاہانہ
ضلع لائل پور	تحفیل سرمد - ایست

علی محمد صاحب نوالہ - ۱۳۸۳ھ میں موجود ہے

۱۳۸۳ھ میں موجود ہے

شجرہ فقرائے شیخ ثابت شاہ کروڑی

مولوی علی محمد

مولوی غلام قادر

مولوی عبدالحمید

مولوی علی محمد

مولوی ولی محمد

خلیفہ عطا محمد کھنڈہ خورشید ضلع لہیانا حاجی سید حکیم شاہ - در سید محمد شاہ مولوی عبدالغنی - سراج کوٹ

بخاری - ساکن مانہ - مولانا در عطا محمد
ریاست پٹیالہ - (شہر جھنگ)

۱۲۸۳ھ میں ہجرت
۶۱۹۶۳
شہر جھنگ میں موجود ہے

۱۳۸۳ھ میں ہجرت لہیانا سال شہر کوٹ روڈ
۶۱۹۶۳
ضلع لائل پور میں قیام دہوی گھاٹ رہنے میں ہے

سائیں راج علی در عطا محمد
شہر کوٹ

نگینہ ماسی - در پری
ضلع لہیانا حال ساکن
غوثا ب شریف

محمد حسین در عطا محمد ساکن جھنگ

محمد سعید و لد خیر دین اراکین جالندھر
حال ساکن جھنگ ۳۲۷ - ضلع لائل پور

محمد شاہ خاں و لد حفیظ خاں بھان - ٹولڈ
ضلع حصار حال ساکن کروڑی کا ضلع بھان

سائیں سخی محمد باغدہ - ساکن کلیر

تحصیل سمرالہ ضلع لہیانا ۱۳۸۳ھ
۶۱۹۶۳

میں خسر محمد غلام محمد رانا شہر لائل پور میں موجود ہے

محمد طفیل و لد عنایت اللہ علی محمد و لد عنایت اللہ در حیات

امر تسری حال بوسنی روڈ
حصاری حال ساکن لائل پور

فقیر محمد جمیل در بوسنی
دلہور حسین - ناہیوی حال لائپور

سید غلام سید شاہ و لد سید علی شاہ بخاری

ساکن بوسنی ضلع جالندھر ۱۳۸۳ھ
۶۱۹۶۳

شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ میں موجود ہے

سید علی شاہ و لد غلام سید شاہ

ج

(۱۴)

جانی شاہ

سید جانی شاہ میراں کنہامی

آپ کا آبائی وطن شہر کنہام - ملک ہندوستان تھا۔ آپ نے بعمر ستر سال
 میان سلطان محمد بن میان محمد اکرم سجھاری نوشہروی سے بیعت کی۔ اس وقت
 وہ تلونڈی چودھریاں - ریاست کپورتھلہ میں گئے ہوئے تھے۔ بیعت کے بعد
 ایک اپنا فرزند مرشد صاحب کی نذر کر دیا۔

سکونت | میان سلطان محمد صاحب، جب سفر سے واپسی پر وہ مدینہ منورہ حجاز
 عبادت امرتسر میں پہنچے تو آپ کو فرمایا تمہارا مقام ارتسا دیہی ہے۔ جہاں آیت
 میں ڈیرہ لگا دیا، ناچے والی کھوپڑی پر جا کر عبادت کیا کرتے۔ اور شیخ غلام حسین
 پھارپہ والے کے فرار سے بھی روحانی استغاثہ کیا کرتے۔ اور ہر سال نوشہرہ عبادت
 کے عزم پر بھی حاضر ہوا کرتے۔

شیخ کی محبت | آپ کا بیٹا چھ سال تک میان سلطان محمد صاحب کے
 و منوگرا نے کی خدمت میں رہا۔ اور وہیں انتقال کیا۔ اور شیخ نے
 اطالیہ پیدوائی۔ آپ نے سنا تو ڈرایا کہ اگر شیخ آئے تو میں
 مجھے اس کی وفات کا کوئی غم نہیں۔

کتابت

کتابت | آپ کا بیٹا چھ سال تک میان سلطان محمد صاحب کے

اندر چلیں۔ مگر آپ وہیں بیٹھے رہے۔ جب بارش ختم گئی تو دیکھا گیا کہ آپ
 حاضرین مجلس سمیت بالکل خشک تھے۔ کوئی قطرہ آپ پر نہ پڑا۔

سلسلہ فقرات سید عالمی شاہ پیرانؒ

بابا بھاگے شاہ ۱۰۰

بابا امیر شاہ ۱۰۰

بابا عظیم شاہ ۱۰۰

سائیں حسین شاہ حافظ آبادیؒ

اس کا ذکر کتاب بذاتذکرۃ النوشاہید کے نوڈ میں حصہ

موسوم بہ " فوائد الاذکار " میں لکھا جائے گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ

جمال شاہ

شیخ جمال شاہ کتاب گزشتہ

آپ شیخ غلام شاہ تھریا پوری، بن شیخ حاجی محمد تریف گل دیوی رو کے مرید و حلیف تھے۔ موضع شتاب گڑھ میں سکونت رکھتے۔ پوریا بانی کا کام کرتے۔ اُس کی نزدیکی سے اپنا خورد و نوش اور پیشوا کی خدمت کرتے۔

آپ کو میاں سلطان ملک بن سلطان محمد بھاری نوشہرہ ۱۱۱۵ھ سے بھی بیخبر تھا ہوا تھا اور صاحب کمال ہوئے۔

مسجد میں تعمیر کرانا | آپ کو ہونڈرا نے آتے وہ نیک کاموں میں صرف دریاں چنانچہ موضع شتاب گڑھ میں ایک مسجد بچتے۔ اور کنواں بنوایا۔ اسی طرح موضع حاجی میں بھی مسجد بچتے اور کنواں تعمیر کرائے۔ لہ

اخلاق، ذکر و اشغال | آپ شہرتِ جهانی سے لوگ لگنے لگے۔ بے گناہ اور

عشقِ الہی کے غلبہ میں ایسے محو اور منہ مست تھے کہ کسی کام سے ان کی توجہ نہیں

میں بیٹھتے تو آپ کے جسم مبارک سے نور کے شعے نکلتے تھے۔

ہو جاتی ہے۔ آپ لباسِ سادہ رکھتے۔ شہر و دیہات میں سب سے زیادہ

یا رطوبت | آپ کے مریدوں میں شیخ محمد عمیل، سالہن مہلا، موضع بھاری،

مدفن | شیخ جمال شاہ کی قبر موضع شتاب گڑھ شہر سے چالیس روپوں سے

لہ لہ نوینال قادری، شرافت۔

جوایا

میاں جوایا جوڑی والہ

اس کے والد کا نام جانی تھا۔ ولد نور بن سفیع بن قادر بن حسنہ بن لطف بن متوالا۔ قوم مراسی۔ گوت پوسلہ تھی۔

یہ سخی امام شاہ وزیر آبادی رح کا مخلص مرید تھا۔ بھاشوں کا پیشہ کیا کرتا۔ اس کو مرشد کی دعا تھی۔

اولاد | اس کی اولاد۔ موضع جوڑی رادان ضلع گجرات میں آباد ہے۔ نقالی اور سرود خوانی کا پیشہ کرتے ہیں۔ آجکل ۸۲ ۱۳ ۴۱۹ میں ان میں سے علیا نقالی اور غلام علی راگ میں۔ اور لال نسابی و شجرہ خوانی میں سب سے بہتر شمار ہوتے ہیں۔

مسلمی لال کے والد کا نام فقیر بخش ولد کا لو ولد فضل ولد میاں جوایا تھا۔ یہ میرے ساتھ عقیدت رکھتا ہے۔ اور بعض شجرہ جڑے نسب مجھ سے لے کر یاد کئے ہیں۔ اور بعض قوموں مثلاً ران، بھٹہ اور کھول کے شجرے میں نے بھی اس سے لے لئے ہیں۔ یہ شخص صاحب علم بھی ہے۔ حرف نحو عربی بھی بتا دیتا ہے۔

سنہ متوالا کی قسرو موضع چترند ضلع گجرات میں سید جویا مشہور ہے۔ اس کے شجرے میں ہے (درود: بل ہری)

خ

(۱۴)

خدا بخش

حضرت سید خدا بخش بر خورداری ساہنپالوی؟

آپ حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات مفتی رسول مگر خلفائے
 مولانا سید حافظ حمد حیات ربانی بر خورداری کے چھوٹے بیٹے تھے۔ مولانا
 خدا بخش شیخ پھیلے ساہن من شریف شیخ الدین سلیمانی رسول مگر کے تھے۔
 آپ صاحب علم و دلیر تھے۔ آپ کے تفصیل عمارت اسمیں سے بڑے عزیز تھے۔
 کئی دہری جلد موسوم بہ عنقات النوا عہد کے دوسرے جلد تھے۔ مولانا سید محمد
 میں شکر کی عورت نہیں۔ عرف آپ کا ایک تئو یہ ہر آقاہ ادا فی سے ہوتے
 جو آپ کے اپنے والد ماجد کی طرف لکھا تھا۔ وہ یہاں سے لیا جاتا ہے۔

مکتوب

”فقد نو نویں گوردین حیات آویں گوردین حیات“

سید احمد علی صاحب

الذی اعلمتہ فی ہذا عالمی و ہذا عالمی و ہذا عالمی و ہذا عالمی

بنا محفوظ و ہذا عالمی و ہذا عالمی و ہذا عالمی و ہذا عالمی

سید احمد علی صاحب ہذا عالمی و ہذا عالمی و ہذا عالمی و ہذا عالمی

ہذا عالمی و ہذا عالمی و ہذا عالمی و ہذا عالمی

سید احمد علی صاحب ہذا عالمی و ہذا عالمی و ہذا عالمی و ہذا عالمی

فراکی و محصلِ نجر داری بایں گرفت «

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ سید نورا احمد صاحب «

۲۔ سید قدم الدین صاحب «

تاریخ وفات | سید خدا بخش صاحب « کی وفات ۱۲۷۷ھ ایگزارد دو سو ستتر ہجری

نظابق ۱۸۶۰ھ ایگزارد آٹھ سو ساٹھ عیسوی میں ملکہ کنورپ کے عہد حکومت میں
ہوئی۔ سکہ چار جلو سی تھا۔

آپ کا فرار ساہن پال تریف ضلع کجرات میں گورستان نوشاہید میں ہے۔

مادہ تاریخ

۷

« خدا پرست بارب » ۱۲۷۷ھ

دارے شاہ

بابا دارے شاہ جھنگی والہ

اپنے والد بابا منصور شاہ رم کے مرید تھے۔ صاحب عبادت و ریاضت تھے۔ آپ کے والد صاحب نے مقصود پور کے پاس جو کٹیا بنائی تھی۔ وہ مکان بعد میں آپ کے نام پر ”جھنگی دارے شاہ“ مشہور ہوا۔

کتاب سلیم التواریخ ص ۲۶۵ میں ہے۔

”سائیں دارے شاہ۔ کمال بزرگ ہوتے ہیں۔ عبادت سے ہر وقت سروکار تھا۔ خلق اللہ کا رجوع عام تھا۔ لوگوں نے بیت سی اراضی معانی کے طور پر دی۔ اور مکان کا نام بھی جھنگی دارے شاہ مشہور ہو گیا۔ جو جگہ اہلی رقبہ مقصود پور میں ہے جس کا رقبہ پچاس گھمادوں ہو گا۔ علاوہ اس کے بیت سے گاؤں میں تقریباً ایک سو پچاس گھمادوں اراضی معاف ہے۔

اور بیت سی زر خرید ہے۔“

اولاد آپ کے پانچ بیٹے تھے۔

- ۱ میاں میراں بخش حکیم
- ۲ میاں امیر شاہ حکیم
- ۳ میاں شاہ دین
- ۴ میاں محمد شاہ

۵ میان شیر علی حکیم

تاریخ وفات | بابا دارے شاہ کا انتقال بقول صاحب سلیم التواریخ یکم اسوج

سنہ ۱۹۲۱ء ایکڑار نو سو بیس بکری میں ہوا۔

تقوم ہجری و عیسوی کے مطابق منگوار دوسری ربیع الآخر ۱۲۸۰ھ ایکڑار

دوسوا سی ہجری۔ موافق سولہویں ستمبر ۱۸۶۳ء ایکڑار آٹھ سو ترسیٹھ عیسوی تھا۔

ملکہ و کٹوریہ کی حکومت کا ساٹواں سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر جو ضلع جھنگی دارے شاہ۔ ریاست کپورتھلہ میں مشہور مقام ہے

لوگ ان بزرگوں کا بڑا احترام کرتے ہیں، صاحب سلیم التواریخ نے لکھا ہے۔

» اس مکان میں پختہ مسجد ہے۔ اس کے قریب میان منصور شاہ اور میان

دارے شاہ کے مزار ہیں۔ مکان میں آم، جامن وغیرہ ہر قسم کے درخت ہیں۔

اور اس میں مکانات مکنتی بھی ہیں جن میں ان بزرگوں کی اولاد آباد ہے۔

اور مسجد کے قریب ایک پختہ مسافر خانہ بھی ہے۔ «

مادہ تاریخ

» شیریں سخن «

۱۲۸۰

مختصر شجرہ اولاد بابا دارے شاہ جھنگی دل

- بابا دارے شاہ کے پانچ بیٹے تھے میان میراں بخش، میان امیر شاہ، میان

شاہ دین، میان ننھو شاہ، میان شیر علی۔

- میان میراں بخش طیب تھے۔ ان کے تین بیٹے تھے میان حمید علی، میان شاہ محمد

میان محمد علی۔

- میان امیر شاہ ولد بابا دارے شاہ۔ طبیب اور زاہد عابد تھے۔ ان کے دو بیٹے
 ہیں۔ میان رحیم علی۔ میان برکت اللہ۔
- میان شاہ دین ولد بابا دارے شاہ کے تین بیٹے ہیں، میان رحمت علی
 میان سید محمد، میان پسران محمد۔
- میان نتھو شاہ ولد بابا دارے شاہ کا ایک ہی بیٹا میان قدرت اللہ ہے۔
- میان شیر علی ولد بابا دارے شاہ نے مولوی غلام رسول سے حکمت کی
 تعلیم پائی طب میں خاصی دسترس تھی۔ سال تالیف سلیم التواریخ ۱۹۱۲ء میں
 موجود تھے۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ میان سلطان احمد۔ اور میان صبر علی۔
- میان سلطان احمد کے متعلق سلیم التواریخ میں ہے کہ انہوں نے ایک رسالہ
 مجربات طب میں لکھا ہے، جو چھپ چکا ہے، اور تذکرۃ المشایخ میں ہے کہ
 میان سلطان احمد رو شنفیر اور قابل تعریف ہیں۔ اور ۱۳۵۳ء میں موجود ہیں۔

انتباہ

یہ شجرہ نسب صوفی اکبر علی کی کتاب سلیم التواریخ سے لکھا گیا ہے۔ جو ۱۹۱۲ء
 کی تالیف ہے۔

دلیل شاہ

بابا دلیل شاہ بادشاہ شہید والہ

آپ زمیندار قوم کاہلو سے تھے۔ آباؤی وطن موضع کڑھیالہ ضلع سیالکوٹ تھا۔ لیکن آپ نے سکونت موضع شہید میں رکھی۔

شجرہ بیعت | آپ مرید و خلیفہ میاں عبدالرحیم کے۔ وہ مرید میاں خرم قلی کے۔ وہ مرید میر شاہ سلطان بگامتیر لکھنوالی کے۔ وہ مرید حضرت پیمار صاحب کے۔

توحید کا غلبہ | ابتدائے احوال میں آپ کاشتکاری کرتے تھے۔ ایک رات اندھیرے میں کتواں چیلنے لگے۔ تو ایک بھیٹسا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اپنے بھائی دلیل شاہ کو گاؤں کی طرف بھیجا کہ شاید بھاگ کر وہاں چیل گیا ہو۔ مگر اس کے بعد مکان کے اندر یعنی کورہ دستھ میں سے وہ بھیٹسا مل گیا۔ آپ نے بلند آواز سے امر کو بلایا، ”بھائی دلیل شاہ واپس چلے آؤ۔ ہم جس کو باہر سے ڈھونڈتے تھے۔ وہ اندر سے مل گیا ہے“ یہ آواز سن کر دونوں بھائیوں کو وہ نہ ہو گیا، اس وقت یہ مطلب زمین میں آیا کہ جس ذات حق کو ہم باہر سے تلاش کرتے تھے۔ وہ اندر سے مل گیا ہے۔ وہی انفسکھ افسلا تبصرون۔ آہ

کرامات

مکان کو آگ لگ گئی | ایک دن آپ نے اپنے مرید بابا چوٹھے شاہ کو پیغام بھیجا کہ

لے باغ ادبیائے ہند میں ادل ملک سے فیض محمد شاہی قلی جلد اول صفحہ ۲۲۴ شرافت۔

جلدی آؤ۔ وہ کسی کام میں معروف تھے۔ کہہ دیا کہ ابھی مجھے فرصت نہیں۔
 آپ نے کہہ دیا کہ اٹھ کے مکان کو تو آگ لگ گئی ہے۔ وہ باہر کیوں نہیں نکلتا۔
 چنانچہ واقعی اسی وقت اُن کے مکان کو آگ لگ گئی۔ کتاب باغ اولیائے ہند میں ہے۔

۵

حضرت غصے نال توجہ ایہ فرمان سنایا
 کوٹھے اُسدے آگ لگی اوہ باہر کیوں نہیں آیا
 امر بابا خادم مندا کوٹھا سڑے اُتھاؤں
 نال پھر خادم نال توجہ ڈٹھا مرشد داؤں
 آم بڑے اور چھوٹے | ایک مرتبہ آپ نے جمعہ بابا جو غلطے شاہ کے باغ میں کچھ
 آسوں کے پودے لگائے۔ اور فرمایا اس باغ میں دو قسم کے آم ہوا کریں گے۔
 کچھ بڑے اور کچھ چھوٹے۔ بڑے ہمارے۔ اور چھوٹے تمہارے ہوں گے۔

باغ اولیائے ہند میں ہے ۵

اک ہون گے پانچتے تے دو جے پانچرا
 وڈے مرشد چھوٹے خادم سبسی ایہ نکھرا
 ہن راج کنگ بلگناں اندر جا کر دیکھو بھائی
 دو طرح دے اسب لگدے نے جھکڑا رہے نکائی
 اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں لدھے شاہ نام تھے۔

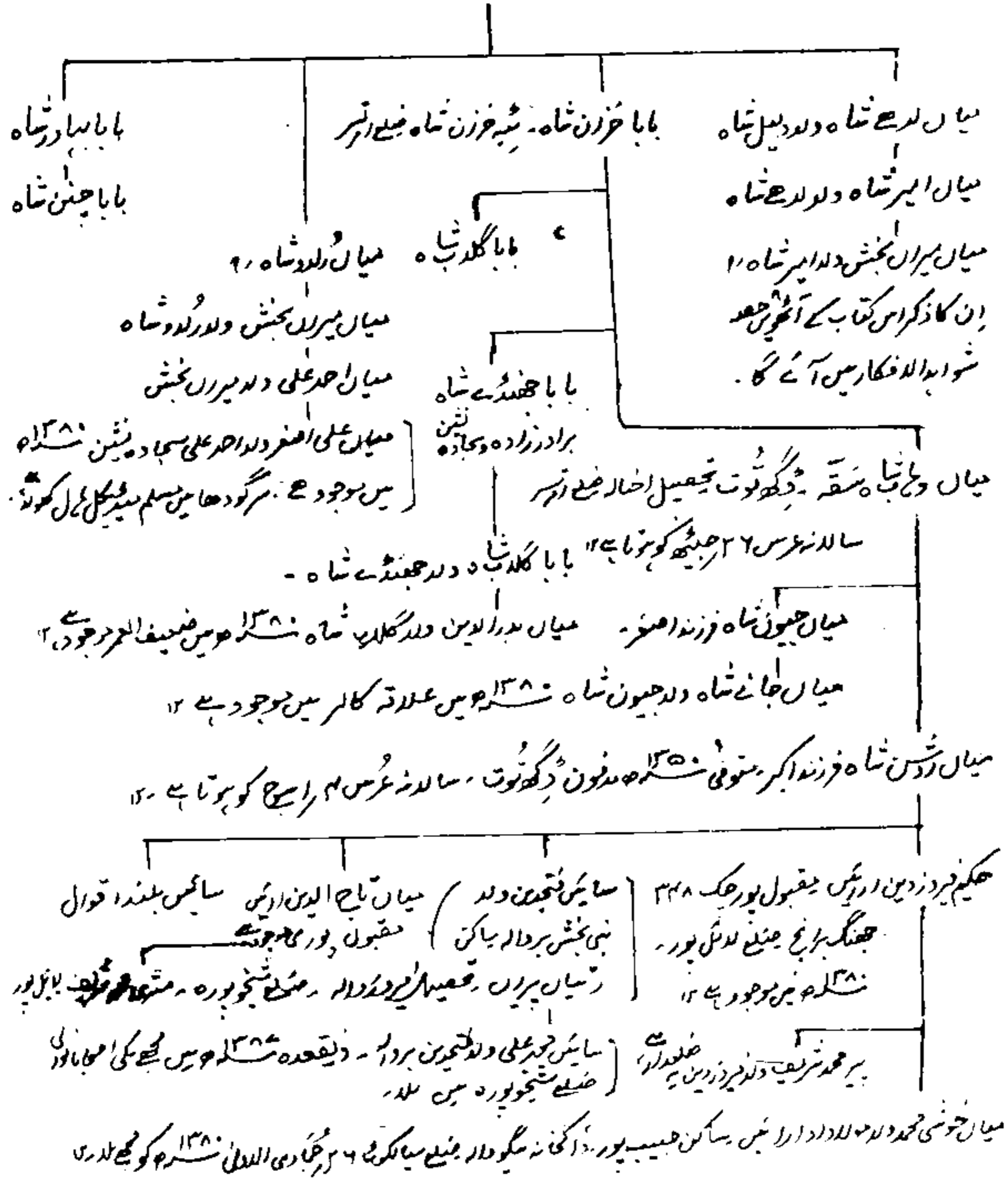
یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

- | | | |
|---|--|--------------------|
| ۱ | میاں لدھے شاہ فرزند | شہ خلیع سب لکوٹ |
| ۲ | بابا جو غلطے شاہ | کنگ بلگن |
| ۳ | بابا جمعہ شاہ | احمرہ لاہور |
| ۴ | بابا حسرتان شاہ ارانی | شہ خزان شاہ امرتسر |
| ۵ | بابا رلدو شاہ | |
| ۶ | بابا سبدا شاہ | |
| ۷ | سید بہار شاہ المعروف بہار پھیلا رشتدی نوکر | کوچہ اولاد |

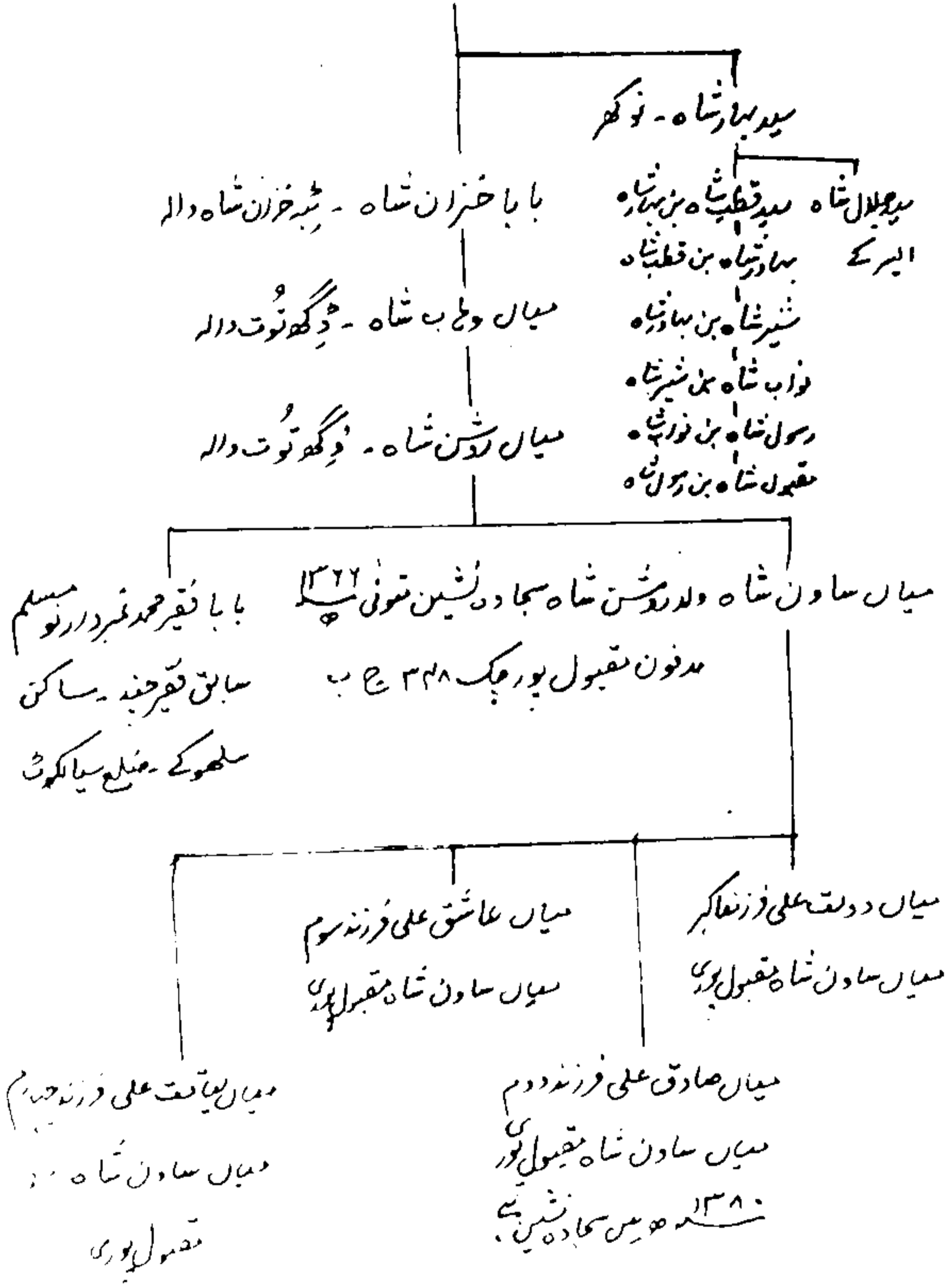
مدفن | بابا دلیل شاہ صاحب کی قبر موضع بید ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ یہ گاؤں
ڈسکہ اور کٹرہ پال کے درمیان واقع ہے۔ ہر سال چوتھی ربیع الاول کو عرس ہوتا ہے
اگرچہ صاحب باغ اولیائے ہند نے آپ کی وفات بارہویں ہجری میں لکھی ہے۔ چنانچہ
لکھتا ہے۔

بارہویں ہجری اندر ہے اس نے دیرہ ایچون۔
ردفہ موضع بید اندر دیکھو نسبتاً آیا
مگر یہ صحیح نہیں۔ آپ کی وفات تیرہویں ہجری کے پیلے ربع میں ہونے کا امکان

شجرہ فقرائے بابا دلیل شاہ بید والہ



شجرہ فقراۓ بابا دلیل شاہ شبہ دالہ



دیدار بخش

میاں دیدار بخش شرقپوری

آپ میاں مصوم شاہ ولد میاں ہرنی شاہ شرقپوری کے بڑے بیٹے تھے بیعتِ طریقت اپنے عم بزرگ میاں الہی بخش صاحبِ دم سے تھی۔ مقامِ درویشی آپ کو حاصل تھا۔ ہر دم اسمِ حق کا ورد تھا۔ عجز و انکساری آپ میں بیعت تھی۔

شعر خوانی | آپ کبھی کبھی یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

ما یم پرگناہ تو دریاے رحمتی جائے کہ عفو تسقہ باشد گناہ ما

اولاد | آپ کا ایک ہی بیٹا سیال مرد علی نام موجود ہے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے۔

۱	میاں برکت علی ولد میاں محمد بخش برادر زادہ	شرقپور	شیخ پور
۲	میاں اکبر علی ولد میاں محمد بخش	"	"
۳	سائیں مہر شاہ بھٹی مجاور دربار شاہ مراد صاحب	"	"
۴	سائیں امیر	بھٹی	"
۵	میاں امام الدین ٹوبہ	"	"
۶	سائیں شہاب الدین نیلی محلہ ندمالال کشمیری بازار لاہوری کھٹی	"	"
۷	سائیں عمر الدین پہلوان		

واقعات

آپ جب مرض موت میں بیمار تھے ایک دن اپنی بھتیجی اور خادمہ سائیں بی بی سے پوچھا۔ بیٹی آج کیا دن ہے؟ اور کیا وقت ہے؟ اُس نے بتایا آج جمعہ کا روز اور

دوپہر کا وقت ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ تو بخشش کا دن ہے پھر کہا۔ بزرگوں سے
سنا ہے کہ جس میت پر بارش ہو اس کو خدا تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ پھر کہا
بیٹی آج میری وفات کا دن ہے۔ تجھیز و تکفین جلدی کرنا۔ تاکہ جمعہ گزر نہ جائے۔
اس کے بعد چند بار کلمہ شریف کا تکرار کیا، اور جان بحق تسلیم کی۔ جب آپ کا
جنازہ پڑھا گیا۔ تو اچانک بادل کا ایک قطرہ ظاہر ہوا۔ اور آپ پر بارش کے
قطرات کرے۔

تاریخ وفات | میاں دیوار بخشش کی وفات بروز جمعہ تیسویں ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ
ایکڑار تین سو ستائیس ہجری مطابق چودھویں مئی ۱۹۰۹ء ایکڑار نو سو نو عیسوی میں
بعہد سلطنت البرٹ ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۹۔ نو جلوسی تھا۔
آپ کی قبر نصیب شرقپور ضلع شیخوپورہ میں چاہ شہیدہ والی پر ہے۔

مادہ تاریخ

» والی شیریں سخن « ۱۳۲۷ھ

لے گلزار نوشا علی فیض مصطفائی ص ۱۲۱ شرافت۔

رام سنگھ

رام سنگھ گوکہ لڑھیا نومی غم پشادری

حضرت مولانا حکیم پر غلام قادر شاہ اثر انصاری قادری نوشاہی برتندازی جالندھری
نے کتاب اولاد القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ میں لکھا ہے کہ سسہی رام سنگھ گوکہ
حضرت سیدہ میر نواب صاحبہ برتندازی پوٹھوٹاری رح کامرید و فیض یافتہ تھارام نے
ہندو فقروں میں ایک نیا سلسلہ بنام گوکہ بنتھو جاری کیا۔

گوکہ بنتھو مصالحوں کی ایک جماعت تھی کتاب "رنجیت سنگھ" میں لکھا ہے۔

"مصالحوں کی ایک جماعت پیدا ہو گئی جس کی بنیاد اولپنڈی کے ایک

اُداسی فقیر نے قائم کی۔ اس کا جانشین ضلع لڑھیانہ کا ایک تاجر رام سنگھ

نامی بڑا صاحب اثر شخص ہو گیا۔ اور سب فدائی اُس کے ساتھ ہو گئے۔ جو گوکہ کے

نام سے موسوم کئے گئے۔ یہ لوگ خاص لباس باہمی شناخت کے لئے، خاص الفاظ

معبین کرنے۔ اور سیاسی جماعت قائم کرنے کی وجہ سے دوسروں سے تمیز کئے جاتے تھے۔

رائے بہادر منشی گوپال داس نے تاریخ پشاور میں لکھا ہے۔

"کچھ تھوڑے لوگ نام دھاری پیروان بابا رام سنگھ بھی درپردہ میں جو گوکہ

گوکہ کہا جاتا ہے" ۲

۱۔ رنجیت سنگھ منگ بھنگ بریل کر لیتے تھے۔ ۲۔ تاریخ پشاور ص ۱۴۴۔ شرافت۔

دھرم سال کو کہ یہ لاہور میں کو کہ بنتھ دالوں کا دھرم سال ہے۔ اس کے متعلق رائے
ببادر کنبیا لعل۔ تاریخ لاہور میں لکھتا ہے۔

”موتی بازار کی غربی ٹین میں یہ مکان واقع ہے۔ مکان اگرچہ مختصر ہے
مگر اجتماع کو کہ مذہب کے سکھوں کا وطن رہتا ہے۔ اور گرتھ صاحب پروقت
پڑھا جاتا ہے۔ بجائی مکھن سنگھ کو کہ اس دھرم سال کا مہتمم ہے۔ مکان قدیم
نہیں ہے۔ پندرہ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ یہ دھرم سال بنایا گیا اور کو کہ مذہب
کے لوگ یہاں آکر عبادت کرنے لگے۔ اس روز سے چار پانچ برس تک نہایت
رونق رہی۔ جب گوکوں نے مالیر کوئلہ میں فساد کیا اور سزا یاب ہوئے اور
رام سنگھ کو کہ گورد گوکوں کا عقیدہ ہو کر رنگون بھیجا گیا تو اس دھرم سال کی
رونق بھی جاتی رہی۔ مکان کا دروازہ شرق کی طرف ہے اور دروازہ کے اندر
مختصر صحن ہے۔ اس میں چاہ چرخ دار ہے۔ اس صحن کے شمال کی طرف ایک بڑا
دالان۔ پختہ عمارت چونہ گچ بنا ہوا ہے جس میں گرتھ صاحب رکھا ہوا ہے اور
معتقد لوگ اس کو پڑھتے ہیں۔ صحن سے غرب کی طرف ایک ٹوٹھی پختہ بنی ہوئی
ہے۔ جس کا دروازہ دالان کلان کے اندر ہے۔ شام کے وقت شہر کے کوکے یہاں
آکر جمع ہوتے اور عارفانہ گیت گاتے ہیں۔“ ۳

رنگون چلا جانا رام سنگھ کو کہ کو ۱۷۷۲ء ایگزارد دو سو پندرہویں مطابق ۱۸۵۲ء
ایگزارد آٹھ سو چھپن عیسوی کو انگریزوں نے گرفتار کیا۔ اور رنگون لے گئے۔
رام سنگھ کی اہلیہ کا نام جیسند کو تھا۔ جو موضع بھیننی کو کیاں تحصیل
لدھیانہ میں رہتی تھی۔ اس کی کوئی اولاد نہ رہی تھی۔ صرف ایک لڑکی تھی۔

۳ تاریخ لاہور ص ۱۰۸۔ شرافت۔

شیخ رحمان شاہ مجذوب لاہوریؒ

آپ مرزا صدیق بیگ لاہوریؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ سیر کی نظر توجہ سے مجذوب ہو گئے۔ لاہور کے گلی کوچوں میں مستانہ الطوار پھرا کرتے۔

شہرت کا باعث | حکیم احمد علی خاں لاہوریؒ نے اسرار التقیوت جلد دوم ص ۸۱ میں لکھا ہے۔ ”رحمن شاہ قوم کے نور باف تھے۔ اکثر ادبیاء اشد کو مکر و دلت زمانہ پیش آتے رہے ہیں۔ اور ان کو ایسی عورتیں ملیں جو موجب تکلیف و اذیت و باعث پریشانی خاطر تھیں۔ سائیں رحمان شاہ بھی اسی عذاب میں گرفتار تھے۔ ان کی بیوی انہیں ہمیشہ تہمت لگا یا کرتی تھی کہ تم فلاں عورت کے ساتھ ناجائز تعلق رکھتے ہو۔ انہوں نے ایک روز تنگ آ کر آلہ زوجیت کاٹ کر پھینک دیا۔ اور عورت کے عذاب سے یوں نجات پائی۔

۵۔ ان بددہرائے فردینکو ہم دریں عالم ست دوزخ او
یہی فعل ان کی شہرت کا باعث ہوا۔ اور ان کی طرف رجوعات بکثرت ہونے لگی اور وہ
اکثر اوقات شاہ عالمی دروازہ کے باہر راج کرتے تھے اور چونکہ نیاز ان کے پاس آتی لوگ
اٹھا کر لے جاتے۔ یہ حال دیکھ کر ایک عورت جس کا نام عالمی تھا ان کو اپنے مکان میں لے گئی
اور ان کی بددلت آسودہ گدراں کرنے لگی۔ یہ بقیہ عمر اسی مکان میں جو دعائیں کُٹوں
کے محلہ میں واقع ہے بقیم رہے اور آخر اسی میں مدفون ہوئے۔
یا طریقت | آپ کے ایک درویش سید فضل شاہ مجذوب لاہوریؒ مشہور گذرے ہیں۔

۱۔ عجیب حقیقات چستی نے آپ کی قبر کمرہ خالی کو باں لاہور میں لکھی ہے۔ غالباً وہی محلہ دعائیں کُٹوں ہوگا۔ شہرت

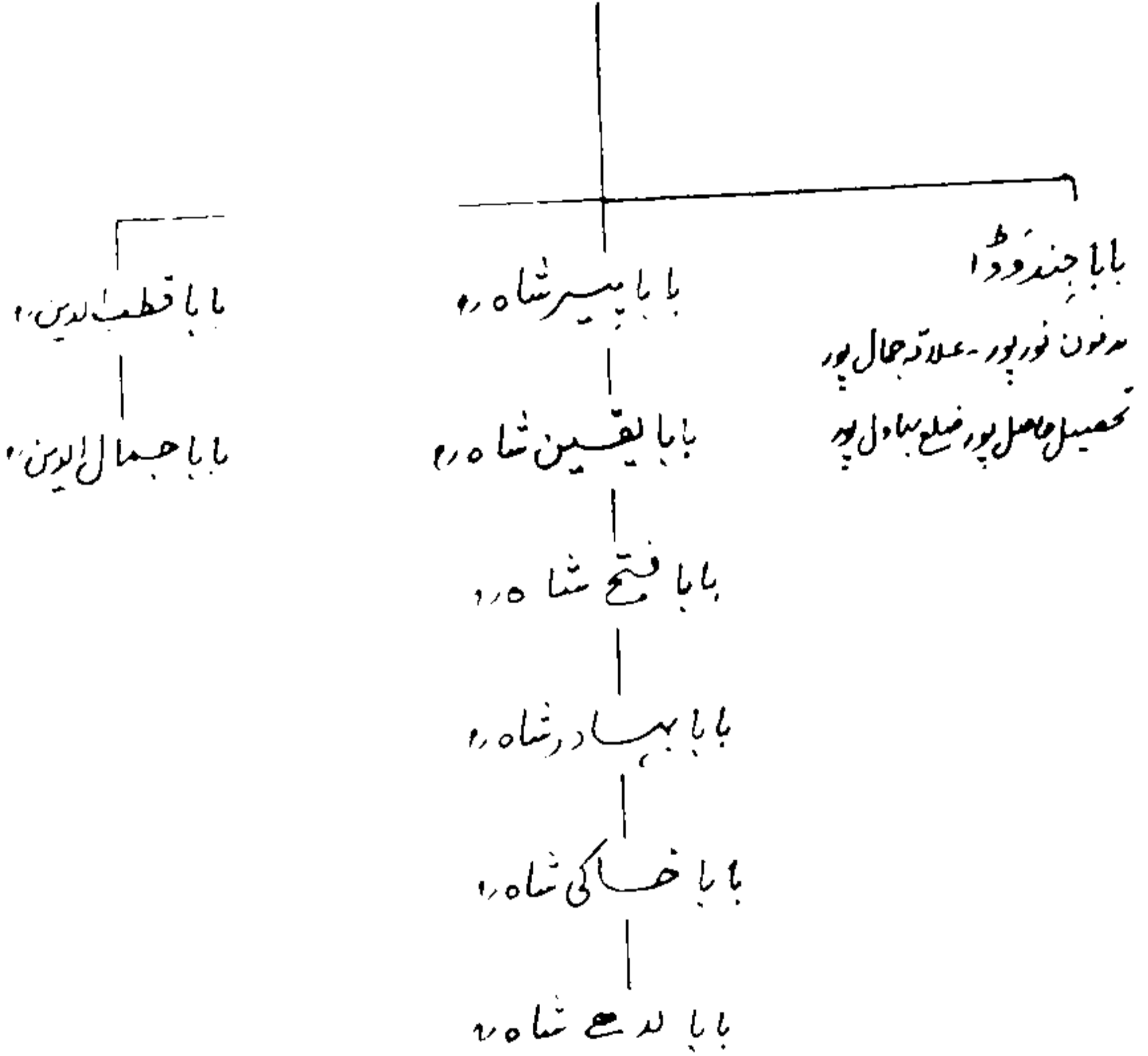
(۲۳)

رحمت شاہ

بابا رحمت شاہ روشن شاہی خیر پوری ۱۰

آپ حضرت سخی روشن دین ابہر پوری ۱۰ کے کامل درویشوں سے تھے۔ آپ کا
سلسلہ فقر جاری ہے۔ آپ کا فرزند خیر پور ٹائیپو الی ریاست بہاول پور میں گاؤں ۷
ریگمیل شمال کی طرف ہے۔

شجرہ فقرائے بابا رحمت شاہ ۱۰



رمضان شاہ

بابا رمضان شاہ چاہلانوالہ رح

یہ مرید اپنے والد بابا وارث شاہ فقیر کا۔ وہ مرید سید مٹھے شاہ کا۔
 وہ مرید شیخ جیون شاہ چاہلانوالہ رح کا۔
 مجاورت درگاہ جیون شاہ | اس کا والد بابا وارث شاہ کہیں سے جتنا پھرتا
 یہاں آگیا، شیخ جیون شاہ رح کے متولیوں نے اس کو درگاہ بابا صاحب رح کا
 مجاور بنا دیا۔ اس دن سے اس دربار کی مجاورت کشتی اس کی اولاد میں چلی آتی ہے
 بابا وارث شاہ پنجابی کا شاعر بھی تھا۔ حضرت شیخ عبدالرحمن پاک بھٹنوالہ رح کی صفت
 میں اس کا یہ دو شعر عسماً قوال لوگ مجالس سماع میں پڑھا کرتے ہیں۔

۵

بوہڑ خسماناں پچ دوہاں جیاناں دین دنی دیا شیرا
 چوہوں کوٹاں پچ روشن ہو یوں تیرا پچ بھری دے ڈیرا
 جے کوئی صدقوں ثابت کر سب سے تیرت کرینا میں پھیرا
 میاں وارث کرے نظر مہر دی کوئی غم نہ رہ گیا میرا
 بابا رمضان شاہ بھی اپنے والد کی طرح موضع چاہل میں درگاہ شیخ جیون شاہ
 کا مجاور رہا۔

۱۰ نیشنل محمد شاہی قلمی جلد دوم۔ صفحہ ۹۲۲۔ شرافت۔

اولاد | بابا رمضان شاہ کے تین بیٹے تھے۔

۱ بابا پیر شاہ

۲ بابا امیر شاہ

۳ بابا کرم شاہ

یارانِ طریقت | اس کے خواص احباب یہ تھے۔

چاہل کلان - گوجرانوالہ

۱ بابا امیر شاہ - فرزند

۲ بابا پیراں دتہ جٹ

۳ بابا حاکم مرادی

مدفن | بابا رمضان شاہ کی قبر موضع چاہل کلان متصل قلعہ دیدار سنگھ

ضلع گوجرانوالہ میں۔ شیخ جیون شاہ کے روضہ کے متصل شرقی جانب ہے۔

مختصر شجرہ اولاد بابا رمضان شاہ چاہل انوالہ

- بابا رمضان شاہ کے تین بیٹے تھے۔ پیر شاہ - امیر شاہ اور کرم شاہ۔

- پیر شاہ کے تین بیٹے ہوئے۔ محبوب شاہ لدولہ - محمد دین درانوالہ اور حسین علی

- محمد دین۔ کانول میں سونے کی بالیاں رکھتا ہے جن کو درگتے میں اس نے

اس کا نام سائیں درانوالہ مشہور ہے۔ کتھریوں کا تماشہ اثر اس کی مجلس میں

دیکھا ہے، طریق ملائتی رکھتا ہے، ۱۳۸۰ھ میں موجود ہے، زیادہ تر موضع دہسٹر

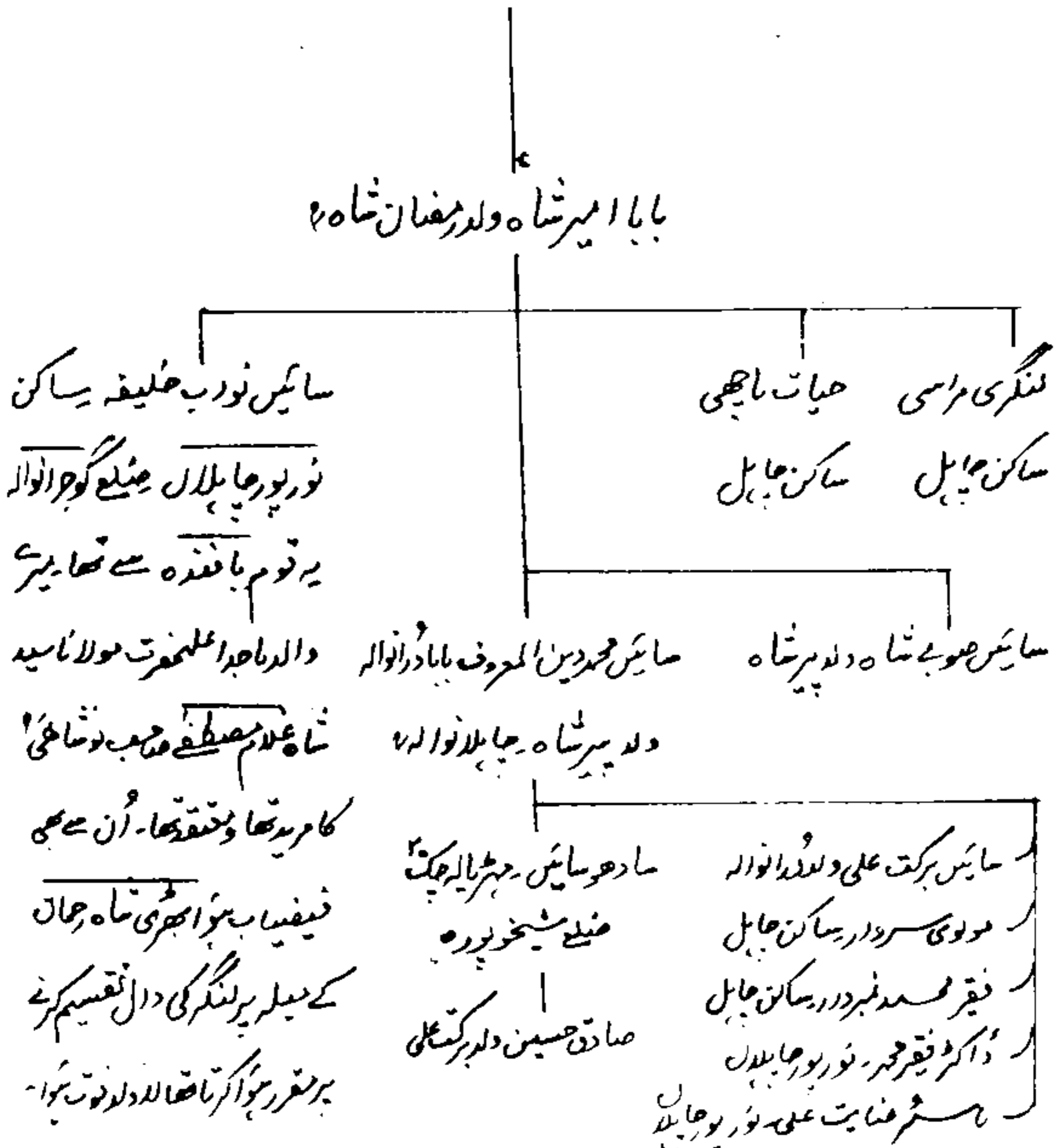
ضلع سیالکوٹ میں سکونت رکھتا ہے۔ اس کا ایک بیٹا برکت علی نام ہے۔

- برکت علی کراچی پیدا کیا ہے۔ وہاں کوئی ملازمت کر لی ہے۔ اس کے چار

لڑکے ہیں، عاشق حسین، عداق حسین، شہید حسین اور عزیز حسین۔

- سائیں حسین علی ولد پیر شاہ - ایک مراد سن عورت کا مرید ہے جس کا نام ملنگوں میں بوہڑ شاہ مشہور ہے۔ یہ شاہ ۳۸۰ھ میں موجود ہے۔
- امیر شاہ ولد بابا رمضان شاہ کا ایک لڑکا چراغ نامی تھا جو لاد لاد فوت ہوا۔
- کرم شاہ ولد بابا رمضان شاہ کے تین بیٹے تھے۔ افضل دین، خدا بخش اور
- ہر و۔ دو خال ذکر دونوں لاد لاد فوت ہوئے۔
- افضل دین کا ایک لڑکا حیات اس وقت موجود ہے۔

شجرہ فقرا سے بابا رمضان شاہ جاہلانوالہ



شیخ سرفراز شاہ برقندازی پٹیالوی

آپ حضرت سید جعفر شاہ مجذوب نوشاہی برقندازی پٹیالوی کے مرید و خلیفہ عظیم
 و سجادہ نشین تھے۔ پٹیالہ (مقام ریاست) میں سکونت رکھتے تھے۔
 اپنے پیر کا روضہ تعمیر کرنا جب سید جعفر شاہ رم کا انتقال ہوا تو راجہ کرم سنگھ دلی پٹیالہ
 نے اپنے خزانہ سے کافی روپیہ دیا۔ آپ نے اپنے اہتمام سے ان کے فرار پر کنبہ بنوایا اور
 مدت العمر اس دربار کے متولی رہے۔

بیماروں کا شفا پانا ایک بار شہر پٹیالہ میں سیفیدہ کی دبا بھیل گئی۔ آپ نے اپنے خلیفہ
 بابا عبدالحکیم طیب کو فرمایا کہ بلیدہ زرد کو دو دیگوں میں جوش دے کر وہ پانی بوتلوں میں
 بھر لو۔ اور ہر رخص کو تین خوراک پلانے جاؤ۔ اللہ کرم شفا دے دیوے گا۔ چنانچہ انہوں نے یہی
 عمل شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے سب بیماروں کو شفا بخش دی۔
 بارانِ طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

- ۱ بابا ساون شاہ ساکن رامپور شریف تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر
- ۲ بابا عبدالحکیم طیب شاہی ریاست پٹیالہ ان کی قبر اپنے پیر کی چار دیواری میں
- مدفن شیخ سرفراز شاہ کا فر شہر پٹیالہ میں ہے۔ چار دیواری بنی ہوئی ہے۔ لوہے کا۔
 چھانک ہے۔ اوپر آئیم کا درخت سایہ کر رہا ہے۔

سلطان و عظمت

میاں سلطان و عظمت قوالان ابھر روی

یہ دو نبھائی، میاں باقر قوال ابھر روی کے چھوٹے بھائی۔ اور حضرت سخی روشن دین صاحبہم کے مرید اور قوال خاص تھے۔ بقام ابھر سیرا۔ صنیلے بیا دل نگر میں سکونت رکھتے تھے۔

شجرہ اولاد میاں سلطان و عظمت قوال ابھر روی

- میاں سلطان کے دو بیٹے تھے، صلابت اور حسن علی۔
- صلابت کے تین بیٹے تھے، رحمان، رحیم اور احمد یار۔
- رحمان کے دو بیٹے تھے، امام بخش اور پیر بخش۔
- امام بخش کے دو بیٹے تھے، محمد بخش اور مراد۔
- محمد بخش کے تین بیٹے ہوئے، سلطان، دریا م اور غلام۔
- سلطان کے تین لڑکے ہیں، فضل حق، رحیم بخش اور مہم علی۔ تینوں ۱۳۸۰ھ میں موجود ہیں۔
- دریا م ولد محمد بخش کا ایک لڑکا محمد شریف موجود ہے۔
- مراد ولد امام بخش کے دو لڑکے خادم علی اور عاشق علی موجود ہیں۔
- پیر بخش ولد رحمان کے چار بیٹے تھے، میراں بخش، تقدیر اللہ، محمد یار اور رحیم دین۔
- میراں بخش کے دو بیٹے سولا بخش و الہی بخش موجود ہیں۔
- محمد یار ولد پیر بخش کا ایک بیٹا عبد الغفور موجود ہے۔

- حسین ولد صلابت کے تین بیٹے تھے حسن حسین اور رضان .
- حسن کے دو بیٹے تھے عطا حسد اور امیر بخش .
- عطا حسد کے دو بیٹے حسد علی اور سردار علی موجود ہیں .
- حسد علی کے دو لڑکے حسد شفیع اور عبد الغنی موجود ہیں .
- امیر بخش ولد حسن کا ایک لڑکا حسد شریف موجود ہے .
- حسین ولد حسین کے تین بیٹے - خان محمد - جان محمد اور سلطان محمد موجود ہیں .
- رضان ولد حسین کا ایک بیٹا صدر دین نام موجود ہے .
- احمد یار ولد صلابت کے دو بیٹے تھے - انند تہ اور نور دین .
- انند تہ کے دو بیٹے بخت علی اور سرد علی موجود ہیں .
- نور دین ولد احمد یار کا ایک بیٹا برکت علی موجود ہے .
- حسن علی ولد میاں سلطان کا ایک بیٹا انند بخش نام تھا .
- انند بخش کے تین بیٹے تھے عظیم - کریم - اور ابراہیم .
- عظیم کا ایک بیٹا انند بخش تھا .
- انند بخش کا ایک لڑکا انند تہ تھا جو حسین میں فوت ہو گیا .
- کریم ولد انند بخش ولد حسن علی کا ایک لڑکا محمد علی موجود ہے .
- محمد علی کا ایک لڑکا شہادت علی المعروف برکت علی موجود ہے .
- میاں عظمت توال کے دو بیٹے تھے - علی علی اور بابا - دو نواسیوں کے نواسے

(۲۷)

سلطان شاہ

شیخ سلطان شاہ شیرگر ٹھی؟

آپ حضرت سخی روشن دین ابھری دی رام کے اکابر خلیفوں سے تھے موضع تلندہ ضلع ملتان کے رہنے والے تھے۔ پیر و شفیق نے آپ کو خلافت دے کر طالبان ہدایت کی دستگیری کے لئے موضع شیرگر ٹھی میں بھیج دیا۔ آپ کو حضرت شیخ داد کرمانی قادری سے بھی روحانی فیض پہنچا۔

اسم ذات کا نقش آپ چھاپہ گری کا پیشہ کرتے تھے یعنی کپڑوں پر سیل ٹوٹ چھاپا کرتے۔ جب آپ پر جذب کی حالت طاری ہوتی تو بجائے نقش و نگار کے اسم اللہ چھپاتا۔

یاران طریقت | آپ کے خواص مریوں یہ تھے۔

۱ بابا سعد شاہ۔ انارکلی لاہور۔

۲ بابا محکم شاہ رام

۳ بابا عظمت شاہ رام

۱۔ مفتی غلام سرد لاہوری رام کی کتاب مخزن پنجاب صفحہ ۲۳۸ میں لکھا ہے شیرگر ٹھی دو ابوباری ضلع منٹگری کے متعلق یہ قصبہ پرا آباد مکان ہے شیخ داد کرمانی قادری، کار و ضعیہ بیان نیا جو ابے جس کا ذکر علیحدہ نمبر ہوگا۔ اس قصبہ کی بنیاد پہلے سید شیر شاہ قادری نے جو شیخ داد کے پیر بھائی تھے اور وہ ان کا ستان کی نواح میں ایک مشہور روغہ ہے رکھی اور آباد کر کے اپنے نام سے نام اس کا شیرگر ٹھی رکھا۔ ہندو مسلمان دیر زادے یہاں بس رہتے ہیں۔ آبادی بارونق و بازار پر تجارت ہے۔ برسوں روز شیخ داد رام کے فرار پیر بھاری میلہ ہوتا ہے۔ ہمارا

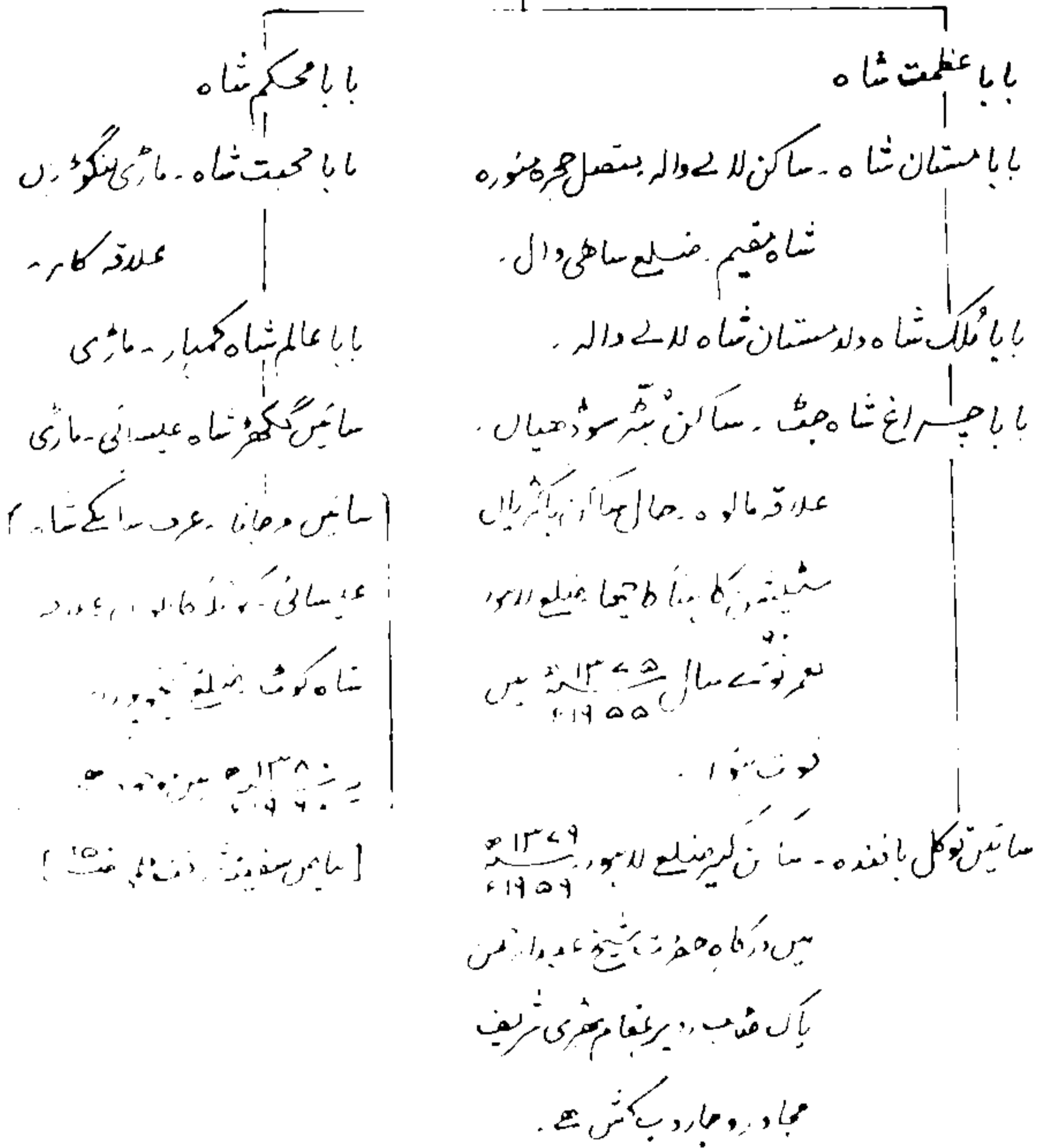
۴ بابا احمد یار درویش۔

۵ بابا درگاہی شاہ جن۔

۶ بابا سپاہی شاہ جن۔

مدفن | شیخ سلطان شاہ کی وفات تیرہویں سادن سمس کو ہوئی۔ مزار شیرگرہ
ضلع ساہی وال میں ہے۔

شجرہ نقرائے شیخ سلطان شاہ شیرگرہ



(۲۸)

سلطان شاہ

میاں سلطان شاہ گاجر گولیدہ

آپ میاں امام شاہ ولد میاں لال شاہ گاجر گولیدہ کے فرزند اکبر اور سجاد ٹٹین تھے بیعت و خلافت اپنے حقیقی چچا میاں امیر شاہ ولد میاں لال شاہ ۱۰۰ سے تھی۔ وہ مرید اپنے والد میاں لال شاہ شہید بن شاہ غریب گاجر گولیدہ کے تھے۔

تاثر زبان | ایک روز آپ نے مجلس میں بیٹھے ہوئے کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھا۔ ایک ہندو بھی دلچسپی سے حاضر تھا۔ اس کی زبان پر بھی کلمہ تریف جاری ہو گیا۔ اے

طی زمان در زمین | ایک تیرہ آپ کنوئیں جلا کر کھارے میں پانی لگا کر دس میل کا فاصلہ رسول نگر میں جا کر سبھی کا بیج خرید کر لائے۔ جب واپس آنے تو اسی کھارے میں پانی لگا تھا۔ بیس میل کا فاصلہ پایادہ لے کر آیا۔ ابھی وہی وقت تھا۔ اے

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں مہر شاہ سجاد ٹٹین۔ گولہ۔

۲ میاں رنگ شاہ۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱ سائیں یقین علی درویش نو مسلم

۲ میاں ماہی کھسار

گاجر گولہ صنع گوجرانوالہ

" "

۱۰ فیض محمد شاہی قلمی جلاول ملک ۶۱۲ اے ایضاً ۶۱۲۔ شرافت۔

- ۳ میاں فیض احمد ولد حسن محمد تارڑ
 گورہا یہ ضلع گجرات
- ۴ میاں غلام قادر ولد فیض احمد تارڑ
 " " "
- ۵ محمود علی کرم دین
 " " "

تاریخ وفات | میاں سلطان احمد کی وفات تیسویں رجب ۱۳۰۶ء ایکڑ زمین سو
 بھری مطابق پچیسویں مارچ ۱۸۹۹ء ایکڑ آراٹھ سو اناوے عیسوی موافق پانچویں
 جمیق ۱۹۲۵ء ایکڑ نو سو پینتالیس بکری کو بعد سلطنت ملکہ دلشور یہ ہونی ۱۳۳۰ء
 تینتیس جلوسی تھا۔

آپ کی قبر گاجر گولہ ضلع گوجرانوالہ میں حضرت شاہ عریبہ کے گورستان میں

مادہ تاریخ

د سلطان شاہ ذمی علم، ۱۳۰۶ھ

سلطان محمود

میاں سلطان محمود ابھری

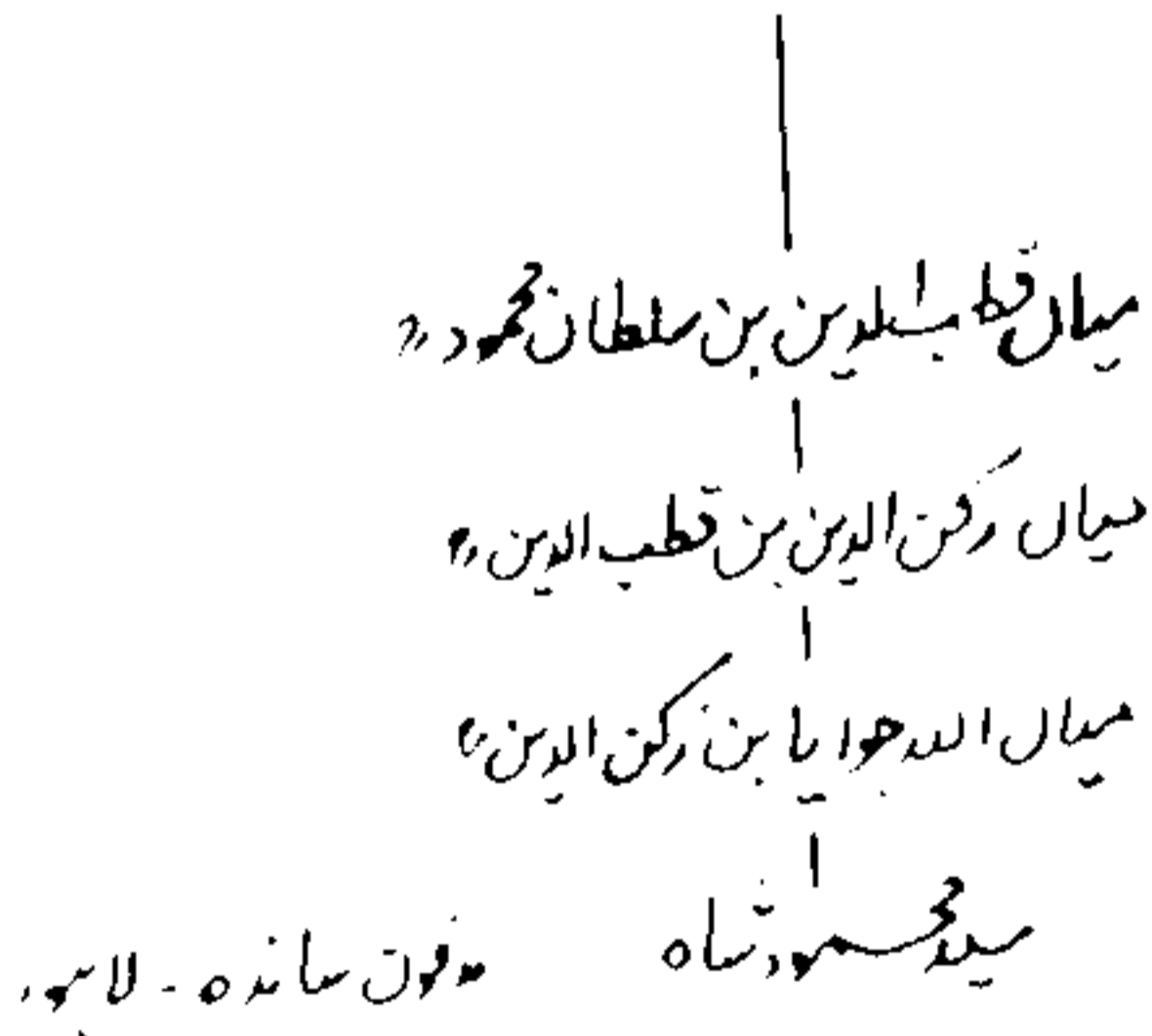
آپ حضرت سخی روشن دین صاحب ابھری کے چھوٹے بھائی اور مرید و خلیفہ تھے۔ اپنے بھائی صاحب کے بعد بمقام ابھری سے فیض بہاول نگر ان کی درگاہ کے سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ اب تک آپ کی اولاد منوہی و سجادہ نشین چلی آتی ہے۔

شجرہ اولاد میاں سلطان محمود ابھری

- میاں سلطان محمود صاحب کے دو بیٹے تھے۔ میاں قطب الدین۔ میاں نور محمد
- میاں قطب الدین کے تین بیٹے تھے۔ میاں رکن الدین۔ میاں مستقیم اور میاں سراج الدین
- میاں رکن الدین سجادہ نشین کے دو بیٹے تھے۔ میاں جمال الدین۔ میاں تاج الدین
- میاں جمال الدین سجادہ نشین کے تین بیٹے تھے۔ میاں کرم الدین۔ میاں غلام قادر۔ میاں بدر الدین۔
- میاں غلام قادر اس وقت ^{۱۹۵۶} _{۱۹۵۶} میں سجادہ نشین موجود ہیں۔ ان کے تین لڑکے
- میاں نیاز احمد۔ میاں فضل احمد اور میاں علی بیاد، موجود ہیں۔
- میاں بدر الدین ولد میاں جمال الدین کا ایک لڑکا محمد نواز تھا جو بچپن میں فوت ہو گیا۔
- سراج الدین مستقیم ولد میاں قطب الدین کا ایک بیٹا میاں شہاب الدین تھا۔
- میاں شہاب الدین کے دو لڑکے محمد عارف اور محمد غوث تھے۔ جو لاد لوفت ہوئے۔

- میاں سراج الدین ولد میاں قطب الدین کے دو بیٹے تھے۔ میاں فتح الدین اور میاں قمر الدین۔
- میاں فتح الدین کا ایک بیٹا نور جہاں ہے۔
- میاں قمر الدین ولد میاں سراج الدین کا ایک بیٹا محمد حنیف موجود ہے۔
- میاں محمد حنیف کے پانچ لڑکے محمد عارف، محمد غوث، علی اکبر، علی انور اور غلام سرور موجود ہیں۔
- میاں نور محمد ولد میاں سلطان محمود کے ایک ہی فرزند میاں نبی بخش تھے۔
- میاں نبی بخش کے دو بیٹے تھے۔ میاں غلام حسین اور میاں غلام فرید ولد۔
- میاں غلام حسن کے ایک فرزند میاں جان محمد موجود ہے۔
- میاں جان محمد کا ایک لڑکا میاں محمد علی موجود ہے۔

شجرہ فقرائے میاں سلطان محمود



ان کا سالانہ عرس بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہے۔

سلطان ملک

میاں سلطان ملک پھیاری نوشہروی؟

آپ حضرت سلطان محمد ولد میاں محمد اکرم پھیاری نوشہروی کے فرزندِ سعادت مند تھے آپ کے حالات شریف التواریخ کی دوسری جلد موسم بہ طبقات النوشاہیہ کے چھٹے طبقہ پھیاریہ میں گزر چکے ہیں اس لئے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اولاد | آپ کے چھ بیٹے تھے۔

۱ میاں سلطان محمود

۲ میاں سلطان مست

۳ میاں سلطان فضل

۴ میاں سلطان شیر

۵ میاں حسن محمد

۶ میاں حسنت علی

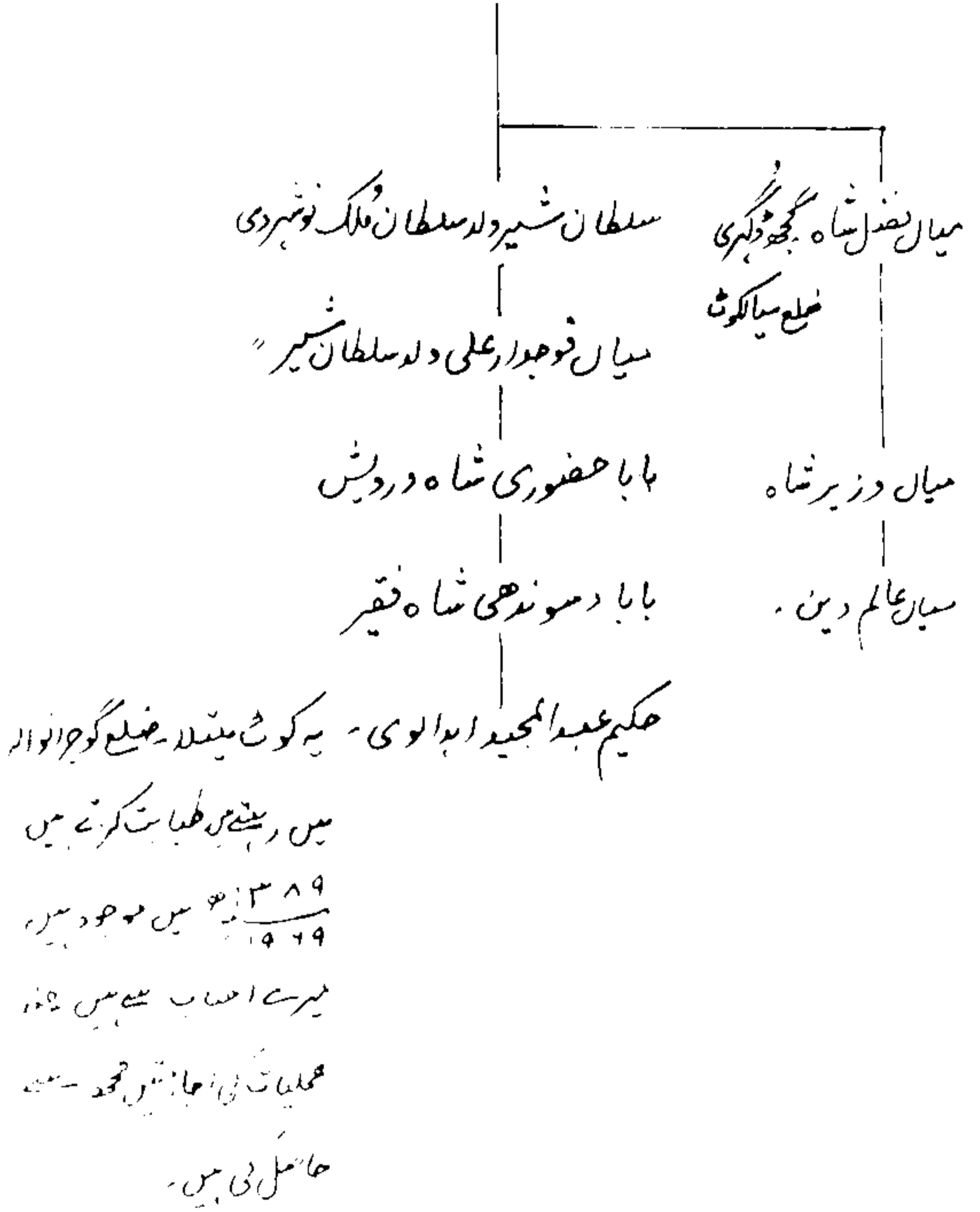
تاریخ وفات | سلطان ملک کی وفات ۱۲۶۷ھ ایکہزار دو سو ستائیسھ ہجری مطابق ۱۸۵۱ء

ایکہزار آٹھ سو اکاون عیسوی میں نجد حکومت سراج الدین بہادر شاہ ظفر آخری تاجدار دہلی ہوئی۔ ۱۵۰۰ھ پندرہواں جہلوسی تھا۔

اسوقت ہندوستان کا گورنر لارڈ ولیمز تھا۔ اسکی گورنری کا چوتھا سال تھا۔ تبر نوشہری شریف ضلع گجرات میں ہے۔

مادہ تاریخ

شجرہ فقراء میاں سلطان ملک نوشہری



ش

(۳۱)

شرف الدین

حافظ شرف الدین شاہ جہان آبادی

آپ کے والد کا نام میاں محکم الدین ولد شاہ بولا رہتا سی تھا۔ آباد اجداد سے پیشہ خیاطت کرتے تھے۔ آپ کے دادا صاحب قلعہ رہتا مس (ضلع جہلم) کے رہنے والے تھے۔ اور حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان رام کے مرید تھے۔ آپ صاحب علم و فضل قرآن مجید کے حافظ، اور عاشقانِ نوشاہ عالیجاہ رام سے تھے۔ آپ شاہ جہان آباد میں چلے گئے۔ وہاں آپ کے رشتہ دار میاں نضر اللہ و حسن و عبد الرزاق و خیر اللہ وغیرہ خیاطان تھے۔ ان کے پاس سکونت اختیار کی۔ ایک مرتبہ سید محمد عظیم فرزند اصغر شاہ عصمت اللہ صاحب رام بمعہ سید نیک عالم صاحب رام دہلی تشریف لے گئے تھے۔ حافظ صاحب ان کی زیارت و خدمت سے بھی مشرف ہوئے۔

مکتوب شریف | ایک مرتبہ آپ نے شاہ جہان آباد سے ایک مکتوب حضرت سید فتح الدین کے نام ارسال کیا۔ جو حضرت سید محمد عظیم رام کے صاحبزادہ تھے۔ اس میں نہایت عجز و انکسار اور اپنے شوق کا اظہار کیا ہے۔ وہ مکتوب یہ ہے۔

د عقابن آگاہ معارف دستگاہ حضرت میاں فتح دین صاحب سلمہ عربیہ

از کمرین حافظ شرف الدین پیر محکم دین میرہ میاں شاہ بولا خادم حضرت شاہ عصمت اللہ

بعد از بندگی و قدمبوسی واضح رائے عالی باد۔ بندہ ہمراہ فیض اللہ خیاط طارہ اس سمت

کرہ۔ بود لیکن از قدمبوسی محروم ماندہ۔ چرا کہ میاں فیض اللہ تا عرس اس جانب

نمانده ازین حیث بنده لاچار شده باز قصد بطرف شاه جهان آباد کرده . درری نیز
 اراده قدبوسی داشته بود . ازین موجب امیدوارست که جواب این عزیز بطرف
 شاه جهان آباد بطرف خانہ میان نصر اللہ و حسن و عبدالرزاق و خیر اللہ خیاط
 بہر چہ بیاضی متصل چہلی قبر مجازہ نصر اللہ خیاط بنویسند . و غلام خانہ زاد نبیره
 شاه بولا ساکن قصبہ رستہ اسست و غلام پسر محکم دین است و خادم جد شہاست
 باید کہ اول و آخر نگاہ پرورش بہر امور بر فردی دارند . و تفضلات و عنایات
 بر فردی نمایند . بسکہ عنایت نادر شفقت نمود بطرف شاه جهان آباد رحمت نمایند
 درری را خوشیشان دانند . دیگر آنکہ یک دفعہ حضرت خداوند میان محمد عظیم صاحب
 و میان نیک عالم در شاہ جهان آباد تشریف آدرده بودند . و حضرت شاہ عہمت اللہ
 صاحب بر شاہ بولا شفقت و عنایت بسیار فرمودہ بودند . حالاً این فردی امیدوار
 است کہ از شفقت و از عنایت خود فردی را فراموش ندارند . و اشتیاق قدبوسی
 و حد نہایت بود . لیکن از باعث لاچارگی راہ ہماہ میان فیض اللہ رفتہ . از
 شفقت خود فراموش نساژند . و جواب عزیز بطرف شاہ جهان آباد فرد نہایت نمایند
 از طرف میان فیض اللہ و میان شمس صاحب بندگی .

{ حافظ محمد }
 شہر الدین

(۳۲)

شیخ احمد

مولانا شیخ احمد فاروقی رسولنگری؟

آب فاروقی النسب تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات پر خورداری
سابقہ نیالوی، مفتی رسول نگر کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم و فضل و زہد و تقویٰ تھے۔
علوم معقول و منقول میں بلند پایہ تھے۔ آپ کی سکونت رگھو پٹھ میں تھی۔ جو دریائے چناب کے
جنوبی کنارہ پر واقع ہے۔ اس علاقہ میں آپ کا فتوے مقبول تھا۔

تسبی نامہ | آپ کے والد صاحب کا نام میاں شرف تھا، خلف الرشید میاں مخدوم بن
میاں معصوم بن میاں علم الدین بن میاں شاہ معراج بن میاں شاہ داد بن میاں فتح محمد
بن میاں بازید بن میاں محمد فاروق، صہم اللہ۔ ۱۵۵۲ھ رجب ۱۲۱۲ھ میں پیدا ہوئے۔
اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند مولانا غلام قادر سابق رسولنگری؟ تھے۔

تاریخ وفات | مولانا شیخ احمد کی وفات ۱۲۵۲ھ ایک ہزار دو سو تینتالیس ہجری مطابق
۱۸۳۶ھ ایک ہزار آٹھ سو تالیس عیسوی میں نجد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی
بن شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی ہونی ۱۲۳۳ھ تیسویسواں جلوس میں تھا۔ قبر رگھو پٹھ علی گڑھ نوالہ میں ہے
انگریزوں کی طرف سے اُس وقت ہندوستان کا گورنر ولیم بیٹنگ تھا۔ اُس کی گوری
کا پیدل سال تھا۔

پنجاب کی حکومت پر جمعیت سنگھ کو اٹھائیسواں سال تھا۔

۱۵ بیاض خاندان فاروقیہ قلمی۔ ملوکہ سید شرافت نوشاھی عفا اللہ عنہ۔ شرافت

۱۶ تخریر مولوی غلام قادر سابق۔ شرافت

قطعة تاریخ

از مولانا غلام قادر شایق رسولنگری

۵

لَقَدْ مَاتَ مَوْلَايَ شَيْخَ أَحْمَدَ	فِي الْقَلْبِ لِحِ إِتِّهِ لِأَيْتِقُ
فَقَدْ كَانَ مُسْتَكْمِلًا مِّنْ حِكْمٍ	وَمِنْ طَعْمِ كُلِّ الْفَنُونِ ذَا اِئْتِقُ
وَمِنْ كُلِّ نَوْعِ الْعُلُومِ اِكْتَسَبَ	فَمِنْهَا إِلَى عِلْمِ دِينِ سَائِقُ
بِطُرُقِ الْمَعَالِي بِحُسْنِ الْإِدَاءِ	لِحَيْلِ النَّقَى قَائِدُ سَائِقُ

فَإِنْ سَبَّحْتَ تَارِيخَ ذَاكَ الرَّشِيدِ

فَقُلْ - عَالِمٌ فَاضِلٌ قَائِقُ ۲

۴۱۲

۴۳

ماده تاریخ

۴۱۲ ۴۳

» باغضم

که در این حدیث آمده است که هر که در تاریخ شایق رسولنگری و شایق رسولنگری را بخواند
 که بعد از عبارت کلمت "یا ایها الذی ایتق" در کتاب "تاریخ شایق رسولنگری" در
 جزوه اول تاریخ شایق رسولنگری را در دست راست و در دست چپ خود
 موجه این حدیث را بخواند و در هر روز یک بار بخواند و در هر روز
 شیخ احمد الماتوی را دعا کند و در هر روز یک بار بخواند و در هر روز

میاں عبد الغفور جھنگی والہ رام

آپ میاں شہاب الدین ولد بابا سپاہی شاہ جھنگی والہ رام کے بڑے بیٹے تھے۔
 بیعت و خلافت اپنے دادا صاحب سے بلا واسطہ پائی تھی۔ اپنے دادا صاحب کے
 بعد سجادہ ہدایت پر بیٹھے۔ چونکہ آپ کے والد بزرگوار پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔
 اس لئے جد امجد کے بعد سجادہ نشینی کا منصب آپ کو ملا۔
 عبادت و ریاضت | صاحب تذکرۃ المسائخ نے لکھا ہے۔

”و آپ بڑے کامل اولیاء اللہ سے تھے۔ اور بڑے زاہد عابد پابند شریعت تھے۔
 اور گوشہ تنہائی میں رہتے تھے۔ اور شب و روز عبادت میں مصروف رہا کرتے تھے۔
 اور صاحب کرامات و خرق عادات تھے۔ اور اکثر عالم جنات آپ کے تابع فرمان تھے۔
 اور تعلیم روحانی اور قرآنی حاصل کرتے تھے۔ اور آپ پر جمیع رجوعات خدایق
 بہت رہتا تھا۔ اور عالم ملکوت آپ پر یقین و شہیدانہ تھے۔ اور آپ پنجگانہ نماز کے علاوہ
 دائمی تہجد خواں بھی تھے۔ آپ نے اپنے جملہ وظائف کو وظائف سپاہی شاہ میں درج کیا۔“
 اولاد | آپ کا ایک ہی بیٹا میاں شاہ چراغ نام تھا۔

یا زان طریقت | آپ کے خورس درویش تھے۔

جھنگی ماہی شاہ - ہوشیار پور

۱ میاں شاہ چراغ فرزند

۲ حاجی عطا محمد - برادر خورد

۳ بابا پیر شاہ ۱۰۔ ساکن جلال پور۔ متصل میانہ افغانان۔ ضلع ہوشیار پور

۴ سید حیدر شاہ ۱۱۔ ساکن ماگھہ۔ تحصیل دوسوہ

بیچ و توصیف | آپ کی توصیف میں سائیں امام شاہ سید پوری ۱۱ نے چند اشعار رسالہ

مجموعہ کافیات میں لکھے ہیں جو یہ ہیں ۵

حضرت ماہی شاہ کا از فضل کرم کر شاہ غفور
دکھو وجودوں ہونے دور فضل کرم کر شاہ غفور

شاہ سپاہی ہوا جو ان پیدلا جانشین بچیان
ہے سب اُسدا اکل ظہور فضل کرم کر شاہ غفور

پیر میراد گاہی شاہ ہے ادہ صاحب پر واد
مے ذاتی میں ہے مخمور فضل کرم کر شاہ غفور

حضرت شاہ شہاب الدین پیر محمد بخش قدیم
صاحب چشم نماز غرور فضل کرم کر شاہ غفور

عاجی عطا محمد نام میں امن گھر کا سدا غلام

فضل کرم کر شاہ غفور

مدفن | دیاں علیہ العفور صاحب ۱۱ کی قبر موضع جھنگی اہلی شاہ ضلع ہوشیار پور میں ہے

(۳۲)

عظمت

شیخ عظمت بھورے والہ

آپ قومِ غالبِ بحالہ باغِ ضلعِ جہلم کے رہنے والے تھے۔ شوقِ آہی دانگیر نورا تو سیر و سیاحت کرتے ہوئے موضعِ گورہاہِ ضلعِ گجرات میں وارد ہوئے، جو دریائے چناب کے شمالی کنارہ پر قصبہ تھادیاوال کے قریب واقع ہے۔

موضعِ گورہاہ میں میاں بخت جمال نوشاہی رہتے تھے۔ ان کے ساتھ بیوی تھی وہ مرید اپنے والد میاں شیر محمد صاحب کے تھے۔ جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ اہل شاہیہ کے تیسرے حصہ موسوم بہ معارفِ لاہور میں لکھا جا چکا ہے۔

آپ چونکہ بھورا (سیاہ کنبل) اور بھے رکھتے تھے۔ اس لئے سائیں بھوریاوالہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

ملازمت | موضعِ قلعہ دار کے مہاجن نے میاں بخت جمال کو کہا کہ مجھے نوکر کی ضرورت ہے ایک درویش مجھے دے دو۔ انہوں نے سائیں بھورے والہ اس کے سپرد کیا۔ بھینس کے چارہ ڈالنے کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی۔ ایک دن مہاجن نے دیکھا کہ چارہ کی گٹھڑی آپ کے سر سے ادبھی چلی جا رہی ہے۔ اس روز سے وہ آپ کا مطیع ہو گیا اور آپ کو یہ صاحب کی خدمت میں بھیج دیا۔

دھارو والہ میں سکونت | میاں بخت جہان صاحب کی طرح فی طرف وارد ہوئے۔ تو آپ کو موضعِ دھارو والہ میں ایک جگہ پر بٹھا دیا اور پایا کہ تمہارا بیٹا بخت جہان جینا بچہ آپ نے اسی جگہ قیام کیا۔

کرامات

کشفِ کوئی | آپ رات دن یاد الہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔ موقعِ چھپورا نوالی کا ایک زمیندار عصمت اللہ ڈراپچ۔ لوگوں کا مال مولیشی چراتا تھا۔ فرصت کے وقت آپ کے پاس آ بیٹھتا۔ ایک دن پانچ روپے آپ نے اُس سے اُدھار لئے۔ چند ماہ کے بعد ایک دن وہ مانگنے کے واسطے آیا۔ راستہ میں اُس کو ایک بو اپڑا ہوا ملا۔ جب کھولا تو اس میں پانچ روپے تھے۔ وہ لے لئے۔ اور آپ کے پاس آ کر اپنے روپے طلب کئے۔ آپ نے کہا کہ روپے تو تم کو راستہ میں ہی دے دئے گئے ہیں۔ اب دوبارہ مانگتے ہو۔ وہ آپ کا رید ہو گیا۔

نبرداری ملنا | مسیحی عصمت اللہ کا معمول تھا کہ مولیشیوں کو جنگل میں چھوڑ کر آپ کی خدمت میں آ کر بیٹھا رہتا۔ ایک روز مولیشی ادارہ ہو گئے۔ شام کو گھر نہ آئے۔ لوگوں نے اُس کو چھپور کیا کہ ہمارے مولیشی لاد۔ اُس نے سائیں صاحب کے آگے عرض کی۔ آپ نے فرمایا۔ سب مولیشیوں کے نام لے کر بلاتے جاؤ۔ چنانچہ بلانے سے سب مولیشی خود بخود جنگل سے چلے آئے۔ آپ نے اس کو کہا کہ اب کسی کے مولیشی نہ چرانا۔ چنانچہ دوسرے روز وہ دائرہ میں بیٹھو رہا۔ بہتیرا لوگوں نے کہا۔ مگر اُس نے مولیشی نہ بلانے کے۔ اسی اثناء میں چند سپاہی آئے اور کہا کہ راجہ راجیت سنگھ نبرداری کو بلانا ہے۔ لوگوں نے راز اُسے عصمت اللہ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ نبرداری ہے۔ وہ اُس کو ساتھ لے کر راجہ کے پاس گئے۔ راجہ صاحب نے اس کو کھوڑا۔ جوڑا۔ سونے کے کڑے۔ اور مختلف نبرداری عطا فرمائے اور سات عدد فتواں کی زمین اُس کے نام لگادی۔ چنانچہ آج تک نبرداری اُس کی اولاد میں چلی آتی ہے۔ چوہدری عنایت اللہ نام ایک شخص زیلدار بھی ہوا ہے۔ چودھری عصمت اللہ نے چوہدری زمین آپ کی خدمت میں بھی نذر کر دیا۔ جس میں سے سو لاکھ زمین اسی مکان کے پاس موجود ہے۔

مٹی کے کھلونے چلنے لگے | ایک دن آپ موقع جھیورالوالی میں گئے۔ آپ کا بچہ نکا نامی بھی ساتھ تھا۔ اُس نے چودھری عصمت اللہ کو کہا کہ مجھے سیلوں کی جوگ بنا دے۔ اُس نے جیسا کہ بچے کہیلنے میں ایک گھاگہ نوڑ کر سیل بنا دئے۔ نکا نے کہا کہ یہ چلنے نہیں اُس وقت آپ نے کہا۔ ان کو پھڑی مارو۔ جب نکا نے پھڑی ماری تو وہ مٹی کے سیل قدرت الہی سے چلنے لگے۔ اس کرامت کو دیکھ کر بہت لوگ مرید ہو گئے۔

اولاد | آپ کا ایک بیٹا نکا نام تھا۔ جو بچپن میں فوت ہو گیا۔

بارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدوں یہ تھے۔

- ۱۔ سیان خدا بخش ٹوپی والہ ساکن کوٹ جعفر۔ ضلع گوجرانوالہ۔ اس کا ایک مرید سائیں اللہ دتہ جعفر کوٹی $\frac{۱۳۲۶}{۱۹۲۷}$ میں موجود تھا۔
- ۲۔ چودھری عصمت اللہ ڈرائیج۔ ساکن جھیورالوالی۔ ضلع گجرات۔
- ۳۔ چودھری فضل الدین۔ ساکن جھیورالوالی۔ اس نے آپ کے مزار کے گرد پختہ چار دیواری بنوائی۔

بزرگات | آپ کا بھورا۔ کرتہ۔ چادر۔ دستارچہ۔ سائیں محمد شاہ ستوی کے پاس $\frac{۱۳۲۶}{۱۹۲۷}$ میں موجود ہیں۔ اس کے دو بیٹے فضل حسین اور محمد تریف نام موجود ہیں۔

مدفن | سائیں بھورے والہ کا مزار موقع دھارو والہ۔ ضلع گجرات میں۔ گاؤں سے شرقی جانب۔ بارونق مکان ہے۔ میں نے $\frac{۱۳۲۶}{۱۹۲۷}$ میں دیکھا۔ کنوارا ہاری۔ درختان سایہ دار کافی ہیں۔ ہر سال ماہِ چٹھ کی چوتھی جمعرات کو میلہ ہوا کرتا ہے۔

چودھری غازی خاں تارڑ ساہنپالوی ء

والد کا نام محمد یار ولد خان محمد بن محمد قلی بن چودھری ساہنپال قوم تارڑ
تھا۔ آباد اجداد سے سلسلہ نوشاہیہ کے ارادتمندوں سے چلے آئے تھے۔

اس نے حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات برخوردارری ساہنپالوی
مفتی رسول نگر کی جناب والا میں بیعت و ارادت حاصل کی۔

عبادت و ریاضت | چودھری نبایت کریم النفس زاہد اور اہل عبادت تھا۔ شہر بر علیے
بال رکھے تھے۔ رات کو چھت سے باندھ کر یاد الہی کیا کرتا۔ روزانہ صبح کو چہرہ پر
نقاب ڈال کر درگاہ عالیہ حضرت نوشاہ عالیجاہ رحمہ بر عافر ہوتا۔ سب سے پہلے
مزار پرانوار کے دیدار سے آنکھوں کو منور کرتا۔ اس کے بعد کسی دوسری چیز کی طرف
دیکھتا۔ اپنی داڑھی سے مزار پر جھاڑو دیا کرتا تھا۔

دربار نوشاہ عالیجاہ میں منظر ہونا | ایک مرتبہ سالکس نام مزہبی حضرت نوشاہ عالیجاہ
کے دربار شریف پر آیا۔ روزانہ وہ خدیوہاگ کے سامنے چوکی کیا کرتا۔ وہاں
آپ شیخ بخش میں آپ کے چہرے میں سے ایک غوث کی ایک عین اور ایک چوکی
نیش میں۔ اسی لمحہ چہرہ زخمی لگا گیا۔ اس آفتاب میں وہ شیخ بخش شاہ عالیجاہ کے

آگیا، حضرت نوحہ صاحبہ نے خواب میں اُس مراسی کو حکم دیا، کہ ہم تو بوجہ اولاد کے بھری کے میلہ پر جا رہے ہیں، تو ہماری جا بجا غازی خاں کے آگے چوکی گیا کرنا، چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا، اس نے اُس کے حق میں دعا کی تو ایک جنبی مراسی آیا، اُس نے اپنی دوشیزہ لڑکی، ایک عینس اور جوڑا کپڑے دربار تریف پر نذرانہ کیا، وہ سب کچھ صاحبزادگان کی طرف سے سائنس مراسی کو عطا کیا گیا، اور وہ اپنے حسبِ اُمدعا فائز المرام ہو کر رخصت ہوا۔^۲

اولاد | اس کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ جودھری نجابت خاں

۲۔ جودھری اللہ داد

تاریخ وفات | جودھری غازی خاں کی وفات ۱۲۳۵ھ ایک روز دوسو پینتیس ہجری مطابق ۱۸۲۰ھ ایک روز آٹھ سو پینس عیسوی میں عبد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی ہونی، ۱۵۰ ہندو ہواں جلوسی تھا۔

انگریزوں کی طرف سے اُس وقت ہندوستان کا گورنر مارکوئیس آف ہیسٹنگز تھا، اُسکی گورنری کا آٹھواں سال تھا۔

راجہ رنجیت سنگھ کو حکومت لاہور پر بیسول سال تھا۔

دفن | جودھری گورستان نوشاہیہ میں دفن ہوا۔ دو سال کے بعد جب گاؤں ماہن پال تریف اور قبرستان دریا بُرد ہوا، تو اس کی نعش سلامت نکلی، پھر اسے دفن کیا گیا، اب اس کی قبر موضع ساہلیا نوالہ [ضلع گجرات] کے زنبہ میں جاہ بھرا نوالہ کے متصل شرقی جانب ہے۔

مادہ تاریخ

”پاکیزہ منظر“ ۱۲۳۵ھ

۲۔ فیض محمد شاہی قلمی جلد اول۔ ص ۱۲۸ شرافت۔

غلام حیدر

میاں غلام حیدر لکھنوالی

آپ میاں دیدار بخش ولد میاں کرم تلی لکھنوالی کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔
دیوان مسرت عمر نے قادری بوستان میں لکھا ہے

دیدار بخش گھر نور پور پھول اجماری ہو یا بھائی
ادہ ولی جمال قالوں علی رحت می جگ مکے
عجب کہ امتعالی بھارے نظری حالی آئے
سینے جوش تو حیدر باناں سخن تاثیراں بھریا
اسم غلام حیدر دل بھادے چشم بھرے رتنای
ٹھنڈے کہ چشم محمد سرور نور عجب چسکا رے
معلم کل خلافت تائیں بندہ آکھ سناے
سیف سخن تلواراں دانگوں کفاراں دل ڈریا
سفر حج | آپ عین التبریفین زاد ہما اللہ شرفاً و عظمتاً کی زیارت و حج کی سعادت سے شرف ہوئے
قتاب قادری بوستان میں تیاری حج کے متعلق لکھا ہے

شاہ غلام حیدر صاحب نے کبھی حج تیاری
الوداع ہو حضرت گھروں ہونے سفر واناں
اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔
آن محبت و اگاں چایاں لگی تائیںک تیاری
داغ جدایاں ہر دل آیا مسرت عمر دیواناں

۱ میاں سکندر شاہ سلطان

۲ میاں میراں بخش یہ عرب تریف چلے گئے۔ مدینہ کرم میں سپرد حال ہونے

۳ میاں حسن محمد

۴ میاں خواجہ علی شاہ ساکن سندھ ہوں۔ صلح باللوٹ

ذہن | آپ کا مراد صید کھنڈال صلح کھرات میں ایت والدیباں دیدار بخش کے مرید میں ہے

غلام محمد

خواجہ غلام محمد بیاد حسینیؒ

آپ کا اصلی نام غلام حسین تھا مگر غلام محمد کے اسم شریف سے مشہور تھے۔ اپنے والد
 بزرگوار میاں غلام بدر صاحب رے کے مرید و خلیفہ تھے۔ وہ مرید میاں حسن محمد عسکری والہ رے
 کے تھے جن کا ذکر کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے تیسرے حصہ موسوم بہ معارف الابرار میں گذر چکا ہے

غلام محیی الدین

فقیر سید غلام محیی الدین بخاری برقنداری لاہوریؒ

المخاطب بہ نوحشاہ ثانی

آپ کا اصلی نام غلام جہانیاں مشہور نام غلام محیی الدین شاہ لقب نوحشاہ ثانی تھا۔ آپ سادات بخاری سے تھے۔

نسب نامہ | آپ کے والد صاحب کا نام سید غلام شاہ تھا۔ ابن سید غلام رسول بن سید جعفر بن سید زارہ حسین بن سید اسمعیل بن سید مبارک بن سید احمد بن سید شجاع الملک بن سید پیر جمال جہانیاں بن سید حسین بن سید عبدالعزیز بن سید زین العابدین بن سید قطب بن مخدوم سید کبیر بن سید اسمعیل قطب بر سید محمود نرناہر الدین بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں، من مخدوم سید احمد کبیر بن مخدوم سید شیر شاہ جلال الدین شریخ بخاری، ادھی قدمراہد سید سید شریخ نرناہرانی تحقیق | آپ کے خاندان اور نسب کے متعلق یہ تحقیق ہے کہ چنانچہ بعض ارباب تاریخ نے آپ کو شیخ انصاری کو کہا ہے

شاہ نوحشاہ بخاری، شیخ ابوالفتح محمد بن سید جلال الدین شریخ بخاری، ادھی قدمراہد سید شریخ نرناہرانی تحقیق ہے کہ چنانچہ بعض ارباب تاریخ نے آپ کو شیخ انصاری کو کہا ہے

- ۱۔ مفتی علی الدین لاہوری رہ عبرت نامہ مجلد دوم میں لکھتے ہیں۔
- ۲۔ « حضرت شاہ غلام محیی الدین انصاری کہ خواب گاہ ایساں در بلدہ دار السلطنت لاہور »
 منشی کنیش داس بٹہرہ قانونگوئے گجرات چارباغ پنجاب میں لکھا ہے۔
 « در لاہور خانہ غلام محیی الدین شاہ فقیر بن عبد اللہ انصاری سبت »
- ۳۔ حکیم حاجی محمد شاہ امرتسری نے کتاب در نجف میں آپ کو شیخ انصاری لکھا ہے۔
 اور بابائی وطن ہوشیار پور تحریر کیا ہے، اور نسب نامہ اس طرح درج کیا ہے۔
 « فقیر غلام محیی الدین لاہوری بن شیخ عبد اللہ بن حکیم محمد اسحاق بن خلیفہ نور محمد
 بن شیخ عبد المجید۔ اسی طرح نام بنام حضرت ابو ایوب انصاری رقم صاحب رحل رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ملا یا ہے۔

مگر خاندان فقیر صاحبان کے قلمی بیاض۔ اور دوسرے مخطوطات میں یہ لکھا ہے کہ
 سید غلام شاہ بخاری لاہوری رح کا انتقال جب ۱۱۶۶ھ ایک ہزار ایک سو چھیالیسویں
 میں ہوا۔ اس وقت آپ ماں کے پیٹ میں تھے۔ آپ کی پیدائش چھ ماہ بعد ہوئی۔ آپ کی
 تربیت اور نشوونما شیخ عبد اللہ بن حکیم محمد اسحاق انصاری نے اپنے ذمہ لی۔ اس نے
 آپ عوام الناس میں ان کے بیٹے مشہور ہوئے۔ آپ نے بھی کبھی انکار نہ کیا۔
 مگر جب آپ نے کتاب فتویٰ وحدت نامہ فارسی میں لکھی ہے۔ تو اس میں اپنا
 سید بخاری ہونا ظاہر کیا ہے، متعدد جگہوں پر اپنا نام اس طرح لکھتے ہیں۔

نوشتہ تانی بخاری النسب	کو غلام محیی دین در رد لقب
نوشتہ تانی بخاری النسب	دار اندر خدمت مردان دبا
نوشتہ تانی بخاری النسب	میکند حج بزرگان درویش
نوشتہ تانی بخاری تراذ	خاکپائے حضرت زین العباد
نوشتہ تانی بخاری خوشن باصل	ازرہ نو حید و اصل شد بوجل

آپ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ شیخ عبد اللہ میرے لطفی باپ ہیں۔ مجھے پرورش کیا ہے۔ اُن کی بڑی تعریف کرتے ہیں اور اُن کو حافظ قایم الدین برتندرز نوشاھی کا کام یاد رکھتے ہیں۔

بچپناں شد مستفید بارگاہ
والد لطفی من عبد الہ
آنکہ سلمانی و انقاری متہم
بر طریق مرشداں را سنج قدم
یا حافظ قایم الدین بودہ است
کز منے حب علی بودست نست
از مشایخ این چنین آمدند
آں کسے داند کہ زیں اگر بود

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حکیم شیخ عبد اللہ آپ کے اصلی والد نہ تھے۔ کیونکہ کوئی شخص اپنے حقیقی باپ کی دلالت سے کبھی انکار نہیں کر سکتا۔ دریاں حالیکہ آپ اُن کو لطفی باپ بھی مانتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ وہ آپ کی مہربانی و تربیت کنندہ تھے۔

اے بہادر کھیا لعل لاہوری نے تاریخ لاہور میں آپ کی سیادت نسبی اور حکیم عبد اللہ کے متبذنی ہونے کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

” حکیم خدا بخش کا دوسرا بھائی حکیم عبد اللہ بھی صاحب اعزاز اور مشہور حکیم تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں غلام محبی الدین نام ایک سید زادہ کو جو غلام شاہ کا بیٹا تھا متبذنی کیا یعنی بیٹا بنایا۔ غلام محبی الدین کو قوا کے ساتھ کمال محبت تھی اور خاندان نوشاھیدہ قادر یہ میں اس کی بیعت تھی۔ فقیر کا لفظ اس نے اپنے نام کے ساتھ ایسا منسوب کیا کہ اب تک اس کی اولاد باوجود امیری کے فقیر کہلاتے ہیں۔“

۳۰

۳۰ تاریخ لاہور ص ۶ تراقت۔

تاریخ ولادت فقیر سید غلام محمد بالین کی پیدائش ۱۱۶۲ھ میں تقسیم لاہور ہوئی۔ جیسا کہ آپ کے خاندانی مخطوطات سے ثابت ہے۔ مادہ تاریخ "سرخوش" ہے۔ اور صاحب درکھف نے جو ۱۱۹۹ھ میں آپ کی تاریخ ولادت لکھی ہے۔ صحیح نہیں۔ کیونکہ اس تاریخ سے اٹھو سال پہلے ۱۱۹۱ھ میں آپ کے فرزند اکبر بھی پیدا ہو چکے تھے۔

تعلیم آپ ظاہری علم میں تبحر فاضل ہوئے۔ علوم معقول و منقول میں کمال پایا۔ علم میں اپنے اقربان سے فائق ہوئے۔ عربی اور فارسی زبانوں میں پوری پوری مہارت حاصل تھی۔

بیعت و خلافت آپ نے ظاہری بیعت حضرت مرزا شاہ امانت نوشاہی برتندازی رح ساکن منگلاں ریاست جموں کشمیر سے کی۔ انہیں سے خلافت پائی۔ کتاب تشریف الفقرا میں آپ نے اسکی تصریح کی ہے۔ پھر میاں جام ماجھی سلطان سندھی رح سے بھی بیعت کمال پایا۔ روحانی بیعت آپ کو سخی حیات المیر زندہ پیر سے بھی حاصل ہوئی تھی۔

کتاب "مجموع تاریخ خاندان فقیر صاحبان" قلمی میں آپ کے حالات میں لکھا ہے۔

دراز جناب سید جمال اللہ ولی حیات المیر زندہ پیر درباہن۔ دراز حضرت میرزا امانت شاہ صاحب نوشاہی قادری در ظاہر خرقہ طریقت پوشیدہ ہزار رخ خاص و عام را مشرف بہ بیعت فرمودند۔

تشریح بیعت آپ کے کسی مرنے پر شجرہ بیعت خاندان قادری نوشاہی نظم کیا ہے جو درج کیا جاتا ہے۔

شہنشاہ شایان خداداد پاک	کہ بخشید نور امانت بخاک
زبان و ضمیر قلم را چہ حد	کہ وصفش تو اندیکے راز حد
خود را نہ فیے کہ گوئی سیاں	کہ سترش محیط ست نامش عیاں
زد و حرف کن روحیاں راحت کرد	برائے محمد ہمہ خاص کرد
بیک دم کند آنچه خواہد در دست	کہ سلطانی جاودالش ستر است

محمد نبی را سزاوار کرد
 حیات النبی کرد روز ازل
 چونشید توحید خود بر نبی
 بامر خداوند دنیا و دین
 بدنیای بیان کرد دین بحق
 بلطف و مہر و مخلق و مینگ
 با طرف عالم علم بر فراشت
 ز مہ چار یاران عالی نباد
 بہ چار نعمت نبی بے شمار
 نخستیں ابو بکر صدیق پاک
 سیوم شاہ قہمان امیر و غنی
 چہارم علی شاہ دلدل سوار
 مرید علی شاہ لشکر شکن
 حسن بوری ان معدن لطف و جود
 خلافت رسید از عبید مجسم
 ز داؤد لہائی بوقت سعید
 ز معروف و فخر خفی شہدیں پناہ
 ز مسری سقلی شہر نامور
 ابو بکر شبلی ز حضرت جنسین
 ز شبلی شدہ عبید واحد عزیز
 ابو الفرج کلوسی ان شیر سوز

بہ کوین مقبول مختار کرد
 ز نامش ہدیے میگریزد رحل
 ز ہر سو ندا شدہ حیات النبی
 ز لایموت آمد بردے زمین
 قسرا ز اعجاز خود کرد شوق
 دے خلق عالم گرفتہ چنگ
 باصحاب اربع خلافت گذاشت
 مددگار اسلام شیر جبار
 بہ بخشا نہ از پاک پروردگار
 دوئم جا خسیر شیر بخوف و پاک
 کہ دروے نبود مست با و غنی
 امیر عرب را جب ذوالفقار
 امام الہدایے خواجہ بقری
 عبید مجسم را خلیفہ
 بدادہ لہائی
 خلافت سعید
 امیری مستقیم
 حضرت جنسین آدائی
 بنور غیاث
 بدو تیرہ خلافت
 امیر از علو و پای

زبوا الفرج طوطوس شد بوا الحسن
 شد از بوا الحسن شاه دین بوسعید
 ز مع پیران شهنشاه دین
 ز مع غوث اعظم حبیب خدا
 که بخشید آن سید پاک زاد
 پس از عبید و حاجب بولفر شاه
 وز وسید احمد شہ نامور
 از و شاه علی بود زو شاه میر
 از و شاه مبارک شہ نامدار
 از و حضرت شاه سلیمان شدند
 ز حضرت سلیمان نوشتہ گنج بخش
 ز مع گنج بخش اختر برج دین
 ز مع مرد راه پدائے گنج بخش
 ز مع حاجی موری دمعنوی
 ز مع شاه نوشہ و بی خدا
 پس از شاه نوشہ بمبند نشست
 ز مرشد محالط بہ سچیار شد
 ز سچیار آن شہسور، علا
 چو حافظ کہ بردین حق قائم ست
 ز حافظ رسید ست جام طہور
 پس آنکہ چون سعادت دید
 بہ تخت خلافت شد نجمن
 کز و تاج بر شاہ جیلان رسید
 ز مع صاحب تاج و تخت و نگین
 ز مع محی دین خواجہ دوسرا
 بسید عبید و حاجب جام مراد
 وز وسید مہونی مشہ دین پناہ
 وز وسید سعود و ابراہیم
 وز و شاه محمد شہ بہ نظیر
 وز و شاه معروف عالی تبار
 کہ در دین و دنیا آبادان شدند
 پمیدان جهانید خشنده رخش
 بہ اوج علا چون سپہ برین
 ز مع مرشد اتقیا گنج بخش
 خلافتدہ دینی و دنیوی
 بہ اسم محمد شدہ نقدا
 جویر محمد ز مع شیر مست
 بدر گاہ غفار مختار شد
 بحافظ رسید آیت اعلیٰ
 بزکر خداوند خود دائم ست
 بظاہر وی شاه عبدا لفقور
 بشاہ امانت امانت رسید

نہا دند تاجِ خلافت بسیر نمودند بر ہمسراں کرد و فر
 زھے مرشد بندہ کمتربین غلام شہنشاہ دین محی دین
 زھے زبدہ و قدوہ سالکان زھے عارف حق شدہ عارفان
 اکھی بفقیر شہ انبیا بفقیر سل احمد مجتبیٰ
 بدر ویش خود امن و ایمان بخش فروغ دل و راحت جان بہ بخش

لاہور میں قبولیت و بلندی اقبال | آپ کو لاہور میں بڑی قبولیت حاصل ہوئی۔ ہر دو ^{طریقہ}
 یعنی امرا و فقرا میں آپ کا شمار ہوتا تھا، حکومتِ خالصہ کی طرف سے آپ کو
 ناظم الملک کا عہدہ سپرد ہوا اور نواب کے خطاب سے سرفراز ہوئے، تمام امراء
 اور سلاطین خالصہ آپ کا احترام کرتے تھے۔

نوشاہی سلسلہ کی ترویج | آپ علم طب میں بھی مسیحائے دوران تھے۔ لاہور میں
 اکثر لوگ آپ کے سیجا دم سے ظاہری و باطنی امراض سے شفا یاب ہوئے۔ آپ کی
 معرفت سلسلہ نوشاہیہ کو کافی فروغ حاصل ہوا۔ محل تاریخ خاندان فقیر صاحبان میں
 ہے: ”ہزار ہا خاص و عام راجا مشرف بہ بیعت فرمودند“ یعنی ہزاروں لوگوں کو مرید
 کیا، آپ کو اپنے وقت میں نوشاہِ ثانی کہا جاتا تھا۔

آپ کے چہرہ کی تصویر دستنی بنی ہوئی آجکل عجائب گاہ لاہور میں موجود ہے
 اُس پر بھی آپ کو نوشاہِ ثانی لکھا ہوا ہے۔

خاندان فقیر صاحبان | آپ باوجود رئیسِ وقت اور شاہی عہدہ دار ہونے کے اپنے
 لئے فقیر صاحب کا لقب پسند کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کی اولاد تمام فقیر صاحبان کے
 تک لاہور و غیرہ شہروں میں مشہور ہے۔ اس خاندان کے لوگ بعد حکومتِ خالصہ
 اور بعد سلطنتِ برطانیہ معزز عہدوں پر فائز رہے، اور اب بھی پاکِ ذاتی عہدوں میں
 بڑے بڑے رئیس و اہلِ آدمی موجود ہیں۔

کرامات

آپ اہل کشف و کرامات مستجاب الدعوات تھے۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حق میں حاکم ہونے کی پیشگوئی | رنجیت سنگھ ولد مہاں سنگھ

کا بچپن کا زمانہ تھا کہ ایک مرتبہ آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ فقیر بادشاہ
ہو جائے گا، چنانچہ لالہ سوہن لعل سوری نے عمدۃ التواریخ دفتر دوم میں آپ کی یہ پیشگوئی
اس طرح بیان کی ہے۔

ذہر زبان آوردند کہ در اندک زمان این	فرمایا کہ یہ عالی نژاد [رنجیت سنگھ]
عالی نژاد صاحب تخت و اورنگ خواهد	تھوڑے ہی عرصہ میں صاحب تاج و تخت
شد و قلع بنیان مخالفان و قمع اسماں	ہو جائے گا۔ مخالفوں اور دشمنوں کا
معاندان خواهد ساخت و تمام ممالک محروسہ پر قبضہ	قلعہ وسیع کر کے تمام ممالک محروسہ پر قبضہ
در قبضہ و تصرف خواهد آورد و بادشاہ	کرے گا۔ اور ملک پنجاب، کشمیر اور
دلایت پنجاب و کشمیر و ملتان و غیرہ اہم اف	ملتان وغیرہ علائقہ کا بادشاہ
خواہد شد۔ " لکھ	ہو جائے گا۔

چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔

تصنیفات

آپ صاحب تصنیف عالیہ تھے۔ فارسی میں اشعار بھی کہتے متعدد تصانیف آپ کی

بادکار باقی ہیں۔

(۱۷)

تثنوی وحدت نامہ | یہ تثنوی آپ نے مناقب اہل بیت اور مناقب حضرت سلمان فارسی

کے عمدۃ التواریخ دفتر دوم ص ۳۱۰ شرافت۔

اور علم تصوف میں نظم کی ہے۔ اس کا آغاز اس طرح پر کیا ہے۔

کو کرامت داد مشیت خاک را	حسد گویم آن حسید پاک را
تا بطون اندر ظهور آرد شہود	آدم و حوا از ان پید نمود
مصطفیٰ آن بادشاہ دین و داد	شاید معنی ز صورت جلوہ داد
ظاہر آمد نور انجس باہرہ	از ظهور و از بطون ظاہرہ
مصطفیٰ شمس لفتی بدرالدرجے	مصطفیٰ نور العلیٰ نجم الہدیٰ
نور نئے از میراد روشن ز نور	ادز حق و حق زاد کردہ ظهور
باطن از ظاہر بود آراستہ	میشود ظاہر ز باطن خامتہ
کرت از وحدت بود این ست راست	ظاہر و باطن دو نام یک خداست
پاک میداند خدا را مصطفیٰ	راست خواہی مصطفیٰ داند خدا
بلک او ادنیٰ فروداند بسیار	آنکہ آید قاب نوشتن نشاں
جام وحدت زد علی پوشیدہ ست	آنکہ او حق را بعینہ دیدہ است

نوشتہ تخلص والے اشعار | آپ اپنا تخلص نوشتہ تانی - نوشتہ - نوشتہ - نوشتہ استعمال کرتے تھے۔
چنانچہ تثنوی وحدت نامہ میں آپ کے تخلص والے اشعار یہاں لکھے جاتے ہیں۔

نوشتہ تانی خوش از لطف خدا	یانت راہ مصطفیٰ و مرتضیٰ
نوشتہ تانی خوش از لطف نبی	شد محبت مر لعلہ حیدر علی
نوشتہ تانی وحدت انتظام	ایں چنین گفت ست یا ابن السلام

یہ تثنوی دہلی محبہ عہد محظوظات پر فطیمہ سراج الدین آذر بخاری یونیورسٹی لاہور میں موجود ہے۔
نمبر ۲۹۲ - اس کی ایک نقل میر تقی میر بھی موجود ہے۔

نوشتہ از لطفِ خدا و مصطفیٰ	وز عنایاتِ علی مرتضیٰ
و عدتی شد و عدتی شد و عدتی	و عدت و اطلاقِ کردش عدتی
نوشتہ سلیمانیم روحانیم	کرده سلیمان عارفِ حقانیم
نوشتہ از سلیمان بسترِ حق رسید	بود مرشدان نمود آن دارشید
نوشتہ از سلیمان چنین موخت مت	در شب بیدار چراغِ از وقت مت
نوشتہ از دانائی سلیمان خیر	باقد اپوسته بگسسته ز غیر
نوشتہ از فیضِ تو می نازد بتو	تو سلیمانی و چون نورست او
نوشتہ و سلیمان ز یک نور آید	آنکه ناظر بود منظور آید
نوشتہ از سلکِ مجبان کرده	از گدایان بد ز شامان کرده
نوشتہ از طور و طریقِ کاملان	یافتہ سترِ همی این دان
نوشتہ از خدمتِ بخود می رسید	خدمتِ مرشد نمود آن دارشید
نوشتہ از تعلیمِ اخلاقِ جہان	یافت سترِ حال و قال این دان
نوشتہ از تبلیغِ مرشد علم یافت	در علوم لغوی و علمی ردت یافت
نوشتہ از اصحابِ و علی و بنیال	چون زاد و داد علی شاه شہان
نوشتہ با الحمد گوشکرانہ کن	از کجائی و ز کجادی سخن
نوشتہ با لبس کن لبی گفتی لبی	نکتہ لبس کر ہی فہمہ کسے
نوشتہ با یا کیوگی در کار کن	خویش را بانیک و پاگان این
نوشتہ با ذکر مبارک یاد دار	از مبارک شاه شاه نیکار
باز کن نوشتہ ز سلیمان ذکر فر	تا چہ سال بود ست شاهِ عرش سیر
گفت نوشتہ آنچه حق حال بود	بقدی را قال می باید شنود
گفت نوشتہ تو از انبیا کن خد	جز موعہ مرشد بین موعہ ذکر

- گفتہ نوشتہ اگر داری بیاد
 بیچ در دنیا و دین خیرت مباد
 - گفتہ نوشتہ بخاطر یاد دار
 خاطر خود را همیشه شاد دار
 - مرشد نوشتہ بخاری وصل
 از رہ وحدت رسانیدہ وصل
 - از غلام محیی دین نوشاہ شد
 چون غلامی کرد وانکہ شاہ شد
 - گفتہ نوشتہ سلمانی شنو
 جز براہ حق رہ دیگر مرو
 - مرشد نوشتہ سلمان علی ست
 خواجہ دوران و مولائے علی ست

شجرہ ہائے طریقت نوشاہیہ | فقیر سید غلام محیی الدین نے شنوی وحدت نامہ میں خاندان نوشاہی
 کے شجرہ ہائے طریقت چاہکے پر بیان کئے ہیں۔ تین نژادی ہیں اور ایک سعودی۔ وہ یہاں دیج
 کئے جاتے ہیں۔

اول - بواسطہ حضرت سلمان فارسی رحمہ حضرت نوشتہ گنج بخش ہو تک۔

۵

- صاحب شجادہ شاہ وصل
 پیشوائے اولیاء دی کل
 مرشد سلمان منا اہل بیت
 طالب وحدت بقول اہل بیت
 زو محمد بن ابی بکر امست
 زو محمد فاسم آمد حق پرست
 زو محمد صادق القول آمدہ
 زو محمد کاظم ہادی زہ
 زو علی موہے رضا پیر جہاں
 کا سید لیسین ابن شہاں معروف ال
 مستی معروف اثر و خاندان
 آنچناں کردہ کہ ناید جہاں
 لیک چیزے گفت باید بنسیر دم
 تا نویسندہ لذائذ اقام
 آنچہ دیر آید دست آید بے
 چون بنظام سعادت رونود
 ساعت سعود کاں ہو عود بود
 شانزدہ حب و لادت کردہ ل
 ہر دم جائے وے از زمان ہے

بر مبلک شاه آن مستی رسید	مست مستان گشت معروف شد
آمد از معروف بر معروف باز	و عدت حق از ره راز و نیاز
ز و سلیمان شاه شد مست الست	وز سلیمان شاه نوشه گشت مست
مستی نوشا شد در زمرن عام	بوست و عدت چون رسید اندر شام
نوشه تانی بخاری فقیر	مور ریزه خوار از خوان فقیر
بهره برداشت تا شد بهره دور	طعمه بگرفت از آن ماحضر
کال ز الوان طعام خفتی مست	ذکر خوان بی مست و علی مست
الصلوة والسلام لا تعد	از ازل بر روج پاکان تا ابه
از خدا و از ملائک و ز انام	دائماً باد از زبان خامر و عام

دوم بواسطہ حضرت خواجہ حسن بصریؒ اپنے نام تک۔

تاج فقر آورد وحی از بارگاہ	تا کند بر سر شہ فقرا پناہ
اد علی را خواند کو بودش ولی	مثل کاروں از پس موسی نبی
ز و انما یافت تا مهدی امام	تاج فقر سید خیر الانام
خادمان و طالبان ہم یافتند	خاندانها خانواده کج شدند
بر حسن بصری علی بخش نمود	کو گدائے باب اہل بیت بود
ز و حبیب عجمی و داد دے از ان	هر یکے شد تاجور در خاندان
یافت پس معروف و سری پس جنبہ	شہلی و بعد عبد واحد ابن زید
بوالفرح پس و الحسن پس و سعید	محمی دین و عبد و اب رشید

۱۰۰ نبیر سید محمد علی الدین کو بیان ہو چو اب۔ یہ عبد الواحد بن زید ہیں تھے۔ بلکہ عبد الواحد بن عبد العزیز بن زید تھے ۱۲ شرافت۔

پس ابوالنعمان و دیگر عموئی صاف
 احمد و مسعود و وحدت الصاف
 پس علی و پس امیر تاجدار
 پس محمد پس مبارک شہر پار
 باز معروف و سلیمان تاجور
 باز حاجی نو شہ و والا گہر
 باز سچیار و از و حافظ لقب
 زد امانت شاہ مقبول خدا
 باد رضوان خدا کے تاج بخش
 زد غلام محی دین شاہ و گدا
 بروان این ہمہ مردانِ راہ
 سالکان پاک را منہاج بخش
 علم آموزان نو حیدر اکہ
 سوم۔ بواسطہ حضرت سید مبارک حقانی رو اپنے نام تک۔

۵

تاج فقرا آمد ز درگاہِ خدا
 اولاً بر مصطفیٰ پس مر لطف
 مر لطف دادہ محبان را بسر
 زد مبارک شاہ ہم شد مفتخر
 پس معروف و سلیمان آمدہ
 پس بہ سچیار و حافظ در رسید
 پس از ان عبد الغفور پاک زاد
 زد امانت شاہ شاہ دین پناہ
 تاج فقرا احمدی بر سر نهاد
 زد غلام محی دین نو شاہ شد
 تاج بر سر کرد از امر اکہ
 تاج درویشی گرفت و شاہ شد
 تاج در ہر صاحب و فاران یافت و فر
 تاج تانی گرفتش تاج فقرا
 از چنان عجیبی شود اہیائے دین
 فقرا احبار سید از محی دین

نو شہ از تائید شاہ اولیا

بافت تاج فقرا با عز و علا

چہارم - بواسطہ حضرت حافظ قائم الدین حضرت سید شاہ مبارک حقانی رحمہ اللہ تک۔

۵

قائم الدین بود با سچیار یار	در طریقت در شریعت سنوار
مرشد سچیار نوشتہ گنج بخش	نفس را کو کرد زیر زین چو بخش
مرشد نوشتہ سلیمان شاہ بود	دیو سرکش کرد پیش او سجود
مرشد جادی سلیمان شاہ را	بود معروف جہاں نجم الحدیث
مرشد او سید عالی مقام	قادی بود مبارک شاہ نام
قدرت قادر در در کردہ ظہور	مظہر انوار حق در ایم حضور
صدر اسرار شاہ انبیا	رونق اقرائے تبار مرتبہ
آنکہ از وہ آیدہ اجیائے دیں	دانکہ جائے دوست فردوسین
جد پاكش شاہ غلہ را امگاہ	گمراہ را لاج دی راہ الہ
راہ آن را ہے کہ سالک میرود	در سلوک راہ واصل میشود
در اصل حق سیکند کو در اصل ست	در اصل حق را حقیقت حاصل ست

(۲)

تشریف الفقرا | یہ رسالہ فارسی زبان میں ہے۔ اس میں قوم سرائی کے حالات - سہروردی بزرگوں کا مختصر تعارف - حضرت نوشتہ گنج بخش کا سندہ تشریف لے جانا - میان باجھی کو اپنے فیض سے مستفیض فرمانا - میان نصیر احمد سندھی سے مراملت کرنا - پیر صاحب کا خود میان باجھی سے فیضیاب ہونا - کلمہ توحید کے فضائل - مرشد طریقت کا اتباع حاکم وقت کی اطاعت - اور احکام شریعت کی پابندی کا ذکر ہے۔ اگرچہ یہ رسالہ حجم میں ۷۰۰ سے زیادہ ہے۔ اندرون بھائی دروازہ لاہور - فقیر سید مغیث الدین بخاری کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس کی نقل کر لی تھی اور اس کو مرتب کر کے اس کا نام تشریف الفقرا مقرر کیا۔ شرافت

تقریباً مگر افادیت کے لحاظ سے ضخیم کتابوں کا ہم پایہ ہے۔ پنجاب اور سندھ کے
سابقہ کے روحانی ارتباط کا بہترین مرتب ہے۔

(۳۱)

مکمل نوشاھی | آپ کے قلمی بیاض میں یہ چند متفرق مضامین تھے۔ اس میں فقیر
ہبلی خدرفت و اجازت کا شجرہ، حضرت شیخ سلیمان قادری، اکی عمر مبارک
ت نوشہ گنج بخش، اکی درگاہ الہی میں حضور، حضرت نوشہ صاحبہ کی خدمت
لال ادب کا فیضیاب ہو کر سندھ جانا، حضرت نوشاہ عالیجاہ، کا اتر دیس
سیر کرنا، حضرت نوشہ پیر، کے چند ملفوظات، حضرت سچیا، صاحبہ کی خدمت
پیر اسیوں کا آنا، اور ان کا شجرہ نسب پڑھنا، وغیرہ۔ ان کو جمع کر کے بنام
مکمل نوشاھی میں نے مرتب کر دیا ہے۔

مکتوب شریف

آپ کو سید میراں مہدی بن سید محمود بن سید محمدی سید خاں قدس پیرا رحم کے
غیرت عقیدت تھی۔ ایلیا خواب میں مل کر انہوں نے آپ کے سر پر لکھا رکھا
نمایا کہ تم ہم میں سے ہو اور اپنے بیٹے کے سپرد کیا، چنانچہ آپ نے یہ مکتوب
لے بیٹے سید عزیز میراں کے نام بھیجا

”المامرہ پنجاب نوفا آپ کے درج کدوات۔ آخر ترجیحات۔ زینب

مکتوب دیر۔ زینب مکتوب دیر۔ مکتوب دیر۔ مکتوب دیر۔ مکتوب دیر۔ مکتوب دیر۔

میراں صاحبہ اور ان کے سب سے عزیز میراں صاحبہ۔ مکتوب دیر۔

آپ کے نوشہ خدایتی نوشاھی المعروف غلام محمدی الدین از یاران میاں

مکتوب دیر۔ مکتوب دیر۔ مکتوب دیر۔ مکتوب دیر۔ مکتوب دیر۔

جام ماجھی سلطان لقی نوشاھی از مدت العمر رابطہ اعتقاد و انقیاد بدرگاہ عرش
 اشتباہ بندگی حضرت سید السادات رفیع الدرجات مہدی زمان مُرشد دوران
 سید میراں مہدی بن سید محمود بن سید محمدی سید عال نور اللہ مرقداۃ
 وعظم اللہ قدردانہ بجا ذبہ عداقہ حضور پر نور بدل و جان نقیض خاطر داشت
 تا کہ شدہ شدہ تصویر مبارک آن برگزیدہ درگاہ از عزیزے بستم آمد و آفتاب
 عشق آن مہدی لدی علانیہ بر افق ظاہر و باطن طلوع یافت۔ برس و چہمیر فقیر
 روشن و آشکارا یافت۔ و بعد از قرب زمانی و اتفاق حسنه زیارت فیض بشارت
 آنجناب برویائے عداقہ میسر شد۔ آنگاہ دیدم کہ دست حق پرست خود لبرم نہادہ
 فرمودند۔ اے نوحہ انصاری تو از مائی۔ و ظہور ما از تو عنقریب خواهد شد۔
 کارے کہ اصحاب رسول ہم میگردند از تو بوقوع خواهند آمد۔ و بدینچہ مامور بودند فقیر
 ارشاد فرمودند۔ چون بیدار شدم دانستم کہ توجہ جناب مہدوی در حق این فقیر حکیم
 الہی مبذول گردید۔ دو گانہ شکر آنجا آوردم و هزاران شکر۔ الحال ہم اکثر اوقات
 بجمال جہان آرائے خود این طالب دولت دیدار را بمشاہدہ انوار لقائے نورانی مشرف
 میفرمایند۔ و نیز فرمودہ اند کہ ما بدولت فرزند ارجمند خود سید عزیز میراں کہ خلیفہ حق
 ماست مُحمد و معاون حال و قال تو مقرر کردہ ایم۔ خاطر جمعا و خود تہیہ امرے کن
 کہ ترا بعد از مامور ساختہ ایم۔ لہذا نیاز مانہ خود با اسم سامی و نام گرامی بندگی ایشان
 شکر آورده مرسل خدمت فیضد جفت نموده ام۔ امید کہ بر طبق لیسر و حضور عالی دستگرفت
 نوشتہ را بجا آورده با ارسال جواب با صواب سر فرزند ممتاز فرمایند۔ آنچه و چہند از
 حضور نموده بود بعد وصول جواب ببحث احوال خواهد یافت۔ زیادہ چہ عرض نمایند
 الہی آفتاب عالمنا بامامت و کرامت علی الدوام تا باں و رعشاں باد بحق

المہدی و الکلا حجاد۔

مختصر کمالیات

آپ کے فضائل و کمالات میں معاصرین اور بعد والے مورخین نے بیف کچھ لکھا ہے چند ایک اقوال لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ لالہ سوہن محل سوری کتاب عمدۃ النوارخ ذکر دوم میں آپ کا اسم گرامی

ان القابات کے ساتھ لکھا ہے۔

» ذاتِ مستغنی الصفات حضرت شاہ صاحب دھید الزمان۔ یگانہ دوران بدیع

قوانین مجاہدہ۔ مخترع براہین مکاشفہ یوجد اطوار سبحانی۔ ذاکر تذکار محمد صمدانی۔

فرید راسخ حضرت جیلانی۔ نوشتہ تانی۔ اشاف بعضلات فروع و اصول۔ کاشف

مشکلات معقول و منقول۔ سائل مسالہ فصاحت۔ صاعد مصاعد قابلیت صیرنی

کنوز عرفان۔ معیار خزان ایتقان۔ غواص بحر تحقیق۔ شناور ریحہ تدقیق۔ رسطا طالیب

اعصار۔ بقرات روزگار حضرت غلام محی الدین حیو بالفاق حسنه در انجا تشریف

شریف پیدا شدند۔»^۹

۲۔ پیر لادم دستگیر نامی لاسپوری نے تاریخ جلیلیہ میں لکھا ہے کہ پیر مراد شاہ صاحب

لاسپور سے اپنے بھائی قلندر شاہ اور فرج بخش کی طرف جو مریدوں کے گاؤں روپوچک

میں مقیم تھے۔ ۱۲۱۰ھ (ایک ہزار دوسو دس ہجری) میں لکھتے ہیں۔»

۵

اقتدار دوستان بے ریا

عارف باللہ حکیم عاذقے

ہمسر شش نبود کہے در کیمبرال

میرساند ہم سلام و ہم دعا

آن غلام شاہ محی الدین ما

دوستی دستی با صادقے

مثل و نانی نیست ادر در حمال

بیکند ہر تو شریع و مسالہ

۹ عمده النوار ذکر دوم ص ۳۱۰ شاہ تاریخ جلیلیہ مطبوعہ بارہم ۱۳۸۰ھ طرز عالم بریل لاسپور، شرافت۔

۳۔ مفتی علی الدین بن خیر الدین لاہوریؒ عبرت نامہ مجلد دوم میں لکھتے ہیں۔

«قدوة العارفين وزبدة المحققين حضرت شاہ غلام محیی الدین انصاری کہ خواجگاہ ایشاں دربلوہ دار السلطنت لاہور سے۔ وازمین برکات ایشاں مدللہ فیضیاب شدہ اند۔ نسبت ایشاں درجہ بدرجہ بحضرت سلمان فارسیؓ کہ در لقب شان بزبان قدسی ترجمان حضرت سرور کائنات خلد مدہ موجودات فرمودند کہ السلمان منی وقت صدو خطاب رحمت آپ کلام حضرت فاطمہ الزہراءؓ و حسین رضی اللہ عنہم حضرت سلمان نیز محل اشارت و خطاب فرمودند۔ در ۲۲۶ ۱۸۳۰ اولاد و احفاد حضرت موصوف سجادہ نشین موجود است۔»

۴۔ منشی کنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

«متصل چاہیہ شور یعنی کھاری کھوی در لاہور خانہ غلام محیی الدین شاہ فقیر بن عبد اللہ انصاری سے کہ باوصف قبیلہ داری از قبود تعلقات دستگاری داشت،» اولاد آپ کے تین فرزند ارجمند تھے۔

۱۔ حکیم فقیر سید عمر ز الدین رھنا۔ شیردہ دارالمہام و طبیب خاص مبارکہ رحمت سنگھ۔

۲۔ فقیر سید بام الدین اظہر افسر قلعہ جات قلند۔ دوزیر اعظم مبارکہ رحمت سنگھ۔

۳۔ فقیر سید نور الدین شور معتمد خاص و گورنر سیالکوٹ و جالندھر۔

شاگردان رشید آپ کے شاگرد تو بہت ہوں گے۔ لیکن کسی کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

منجملہ ان کے لالہ سوہن محل شوری وکیل دربار عمار جگان پنجاب آپ کے شیدائیوں اور

فیضیابوں میں سے تھا۔ اُس نے اپنی کتاب عسمة التواریخ دفتر دوم ص ۳۱ پر لکھا۔

«راقم اس تاریخ اکثر بخدمت سر امر افادت فائز شدہ بہ استفادہ علم صحبت سے پرداخت۔ ابتدا تحریر

اس مقدمہ دریں جائے فروری دالستہ تقیم فصاحت رقم آورده شد»

عبرت نامہ مجلد دوم ص ۱۱۷ چار باغ پنجاب قلمی درق ۱۳۰۔ موجودہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور ۱۲۔ تراغف

یا ان طریقت | کتب تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہزاروں لوگ آپ کے حلقہ بیعت میں داخل ہوئے
مگر انہوں نے تفصیل نہیں پائی گئی۔ آپ کے ایک درویش فقیر بابر شاہ پشادری کا پتہ
میل سکا ہے جو عالم اور خوشنویس تھا۔ اور دوسرا فقیر اکمل الدین لاہوری ۷۰

تاریخ وفات | فقیر سید غلام محیی الدین بخاری کی وفات بعد پچھتر سال قمری انوار کے دن
چودھویں جمادی الاولیٰ ۱۲۲۱ھ ایک ہزار دو سو اکتالیس ہجری مطابق پچیسویں دسمبر
۱۸۲۵ء ایک ہزار آٹھ سو پچیس عیسوی موافق گیارہویں پوہ ۱۸۸۲ء ایک ہزار آٹھ سو
بیاسی بکرمی میں بعد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد بکر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی
بادشاہ دہلی ہوئی۔

اس وقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ڈائمرسٹ تھا۔ اسکی گورنری کا تیسرا
سال تھا۔ اور حکومت پنجاب پر راجہ رنجیت سنگھ کو چھ بیسواں سال تھا۔
مدفن | آپ کی قبر۔ بازار حکیمان اندرون بھائی دروازہ نزد «فقیر خانہ» لاہور میں ہے۔ ایک
محل شریف میں آپ کی اور آپ کے فرزندوں کی قبریں ہیں۔ ۱۳۸۱ھ میں زیارت سے متعرف ہوا
قبر کے سرخانے پر کتبہ سنگ مرمر پر کندہ نصب ہے۔

نقل کتبہ سطر بسطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اَلَا اِنْ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ اِلْحٰفِ عَلَیْہِمْ دَلٰہِمُ یٰحٰزِنُوْنَ

دَر بَارِ دَر بَارِ

عَفْرَتِ فِیْقَرِ سَیِّدِ غَلَامِ مَحْمٰی الدِّیْنِ شَاہِ مَہَا عِب

بِخَاہِ قَادِرِی نُو شَاہِی الْمَلْفِ بِنُو شَاہِ ثَاہِی نُو رِ اللّٰہِ مَقْدَہ

مَادَہِ یَا رِخ

«رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ»

۱۲ ۳۱

غلام مصطفیٰ

میاں غلام مصطفیٰ شہر قیوڑی

آپ میاں الہی بخش ولد میاں غرنی شاہ شہر قیوڑی ام کے بڑے بیٹے اور مرید خلیفہ و
سجادہ نشین تھے۔

تاریخ ولادت | ایک ذمیقہ اشٹام پر جو سن ۱۹۲۸ء ایک ہزار نو سو اٹھائیس ہجری مطابق
۱۸۴۱ء ایک ہزار آٹھ سو اکتتر عیسوی کا مکتوبہ ہے۔ آپ کی عمر چھیا لیس سال لکھی ہے۔
جس سے آپ کی پیدائش ۱۲۴۱ھ ایک ہزار دو سو اکتالیس ہجری مطابق ۱۸۲۵ء ایک ہزار
آٹھ سو پچیس عیسوی ثابت ہوتی ہے۔

معمولات | آپ اکثر اوقات یاد الہی میں مشغول رہتے تھے۔ درود مستغاث۔ درود کبریٰ
تعمیرہ غوثیہ اور لولی نامہ روزانہ بلاناغہ پڑھا کرتے۔ اہل سخاوت و کرامت تھے۔

کرامات

دریا کو دور مٹانا | ایک مرتبہ دریا سے راوی زمین کو گراتا ہوا موضع دھانہ کے قریب
آگیا۔ دلچ کے لوگوں نے آپ کے پاس آکر عرض کیا کہ بہارا مال اسباب غرق ہونے
والا ہے۔ آپ نے تعمیرہ غوثیہ کا یہ شعر لکھ دیا۔

۵

وَلَوْ الْقَيْتُ سِرِّي فِي بُحَارٍ لَّصَارَ الْكُلُّ عَدْمًا فِي الرُّوَالِ

اور فرمایا اس کو پاک کوزہ میں بوجہ خوشبودار پھولوں کے بند کر کے دریا کے کنارہ پر دفن
کر دو مہینوں نے ایسا ہی کیا۔ اسی رات کو دریا دور مٹ گیا۔

غائبانہ امداد کرنا | آپ کے پوتے حکیم حاجی مولوی مولیٰ میاں نیک محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں موضع راجہ جنگ ضلع لاہور میں گیا ہوا تھا۔ رات کو رنج حاجت کے واسطے باہر نکلا تو کارخانہ کے ملازموں نے مجھے چور سمجھ کر پکڑ لیا اور مجھے زد و کوب کا ارادہ کیا، اُس وقت میں نے آپ کو پکارا "یا بابا حاجی المدد" میرا یہ کہنا ہی تھا کہ وہ اُسی وقت بیہوش ہو کر گر پڑے اور میں اُن سے بچ گیا۔

آپ کے کمال کا اعتراف | حضرت میاں شیر محمد نقشبندی مجددی شہر قنبرا م ۱۳۲۶ء اکثر آپ کی مجلس میں حاضر ہو کر مستفیض ہوا کرتے۔ اگرچہ خود وہ سماع سے محترز رہتے تھے مگر آپ کی مجلس میں انہوں نے سماع بھی سنا اور جد بھی کیا اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ "میں نے میاں غلام مصطفیٰ صاحب کو خواب میں دیکھا ہے کہ سفید گھوڑے پر سوار ہیں اور سر سے لے کر پاؤں تک نور ہیں۔"

اولاد | آپ کے اکلوتے فرزند میاں روشن دین صاحب تھے۔

پارانِ طریقت | آپ کے خواص مرید یہ تھے۔

۱	میاں روشن دین فرزند	شہر قنبرا ضلع شیخوپورہ
۲	حکیم حاجی مولوی مولیٰ میاں نیک محمد ولد روشن دین بنیرہ	"
۳	میاں غلام محمد و کرم الہی - برادر زادہ	"
۴	میاں محمد الدین ترکھان	"
۵	میاں دل محمد ولد شیر محمد	دھول
۶	میاں بلال دل دھوبی	نواں کوٹ
۷	سید مدد علی شاہ	لاہور
۸	سائیں کالو	

تاریخ وفات | میاں غلام مصطفیٰ صاحب کی وفات شب پچھند پچیسویں رمضان المبارک

۱۳۲۳ء ایکڑ زمین سوئیس ہجری مطابق تینیسویں نومبر ۱۹۰۵ء ایکڑ زر نو سو پانچ عیسوی
 موافق نو دس مئی ۱۹۶۲ء ایکڑ زر نو سو باسٹھ بکری میں بعد سلطنت البرٹ ایڈورڈ ہفتم
 بادشاہ ہندوئی شدہ چھ جلدی تھا۔

آپ کی قبر قصبہ شرف پور شریف ضلع شیخوپورہ میں چاہ شہید والہ پر ہے۔

مادہ تاریخ

» رحمتِ خداوندی « ۱۳۲۳ھ

ف

(۴۰)

فضل الدین

فقیر فضل الدین برقعندازی گوندلانووالہ

آپ آباد اجداد سے تعلق گوندلانووالہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ ایک پیرائے
وثیقہ پر آپ کی قوم علما پیشہ فقیری لکھا ہے۔ آپ کے خاندان کے متعلق مختلف روایات ہیں۔

۱۰ مفتی غلام سرور لاہوری نے مخزن پنجاب میں اس قبیلہ کی آبادی کے متعلق لکھا ہے۔
”نو ضلع گوندلانووالہ پہلے پیل اس گاؤں کو زمینداران قوم گوندل نے آباد کیا۔ اور گوندلانووالہ نام رکھا۔ عبدباری
اپنی سے یہ کبھی ویران نہیں ہوا۔ زمانہ غارت گری جگھاں میں سمات راجکوڑاں زوج کوہ سنگھ بھنگی کسی قدر فوج
لے کر اس قبیلہ پر حملہ آور ہوئی۔ مگر زمینداران قوم دریا کے مقابلہ پر کمر باندھ لی۔ اور اس قبیلہ میں داخل نہ ہونے دیا
دو ماہ تک پاس میں کشمکش رہی۔ آخر وہ بے حصول مرام واپس چلی گئی۔ اب ملکیت اس کی لقبند زمینداران قوم دریا
ہے۔ ظروف کالسی درہنچی اس قبیلہ میں اچھے بنتے ہیں۔ اور چھوٹے کان ظروف سازوں کے جاری ہیں۔ عمارت قبیلہ
کی خام ہے۔ پانسو پچاس گھر۔ اور پچاس دکانیں موجود ہیں۔ ان میں سے اس گھر بچتہ باقی سب کہتے ہیں۔
ایک تالاب۔ اور ایک سوال بچتہ تعمیر کر لیا تو اس مرد یوان چند کا بیال ہے۔ اور مرد یوان چند ہوا۔ اور
کے وقت امیر سیر وافر فوج تھا۔ وہ اس قبیلہ کا رہنے والا تھا۔ اس کے وقت یہ قبیلہ ۱۰۰۰۰ آدمی پر مشتمل
آخروہ لاولہ مر گیا۔ اور خاندان اس کا جانارہا۔ ۱۰۰۰ آدمی پر مشتمل ہے۔ اور وہ زمینداران قوم
ہیں۔ اور پانسو پچاس گھر۔ اور پچاس دکانیں اور ایک مسجد بچتہ ہے۔ اور وہ علما پیشہ قوم گوندلانووالہ
کے ہے۔ زمینداران قوم اس کے آس پاس کے علاقے میں آباد ہیں۔ اور ان کے

آپ کے خاندان کے منتسبین آجکل بعض لوگ بدنامی سادات ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں

اور بعض فاروقی النسب کہتے ہیں۔ اور ایک گھر میں سے یہ شجرہ نسب ملا ہے۔

”فقیر فضل الدین بن شیخ محمد ناصر بن شیخ محمد شاگرد بن شیخ عصمت اللہ بن شیخ منصور

بن حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری ۶۱“

مگر اس پر بھی کوئی اعتماد نہیں۔ نہ اس کا کوئی مستند حوالہ ملا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

شیخ طاہر بندگی ۱۴ کی توہیت کی مناسبت سے یہ سلسلہ نسب لایا گیا ہے۔

آپ اپنے زمانہ میں شیخ طاہر بندگی لاہوری کی خانقاہ کے متولی رہے۔

جمعیت و خلافت | آپ کی بیعت طریقت حضرت مرزا شاہ امانت نوشاھی برقنداری سے تھی۔

جو منگلان۔ ریاست جموں کشمیر میں رہتے تھے۔ سلوک قادری پورا کر کے خلافت پائی۔

وزارت کشمیر | آپ بڑے صاحب علم و فضل۔ روشن دماغ۔ زیرک و دانشمند تھے۔ راجہ گلاب سنگھ

والی کشمیر نے آپ کو اپنی وزارت کے لئے منتخب کیا۔ آپ تمام وزراء و امراء سے زیادہ مدبر

اور لائق تھے۔ باوجود اس عمدہ جلید کے اپنے آپ کو فقیر صاحب کہلاتے۔ اور حوالہ رنگ

دعندلی رنگ لباس پہنتے۔ مولوی احمد یار قادری نوشاھی مرالوی نے کتاب شاہ نامہ

المعروف تاجپہی نامہ میں آپ کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔

ۛ

سیوم صاحب دولت و ملک دیں

غزینہ زار باب حکمت گزین

زامر خدا آفر و ناہی ست

کہ پر فقیران نوشاھی ست

خود خوردہ سوگند بر نام او

معلم سبق جوان احکام او

حداقت پناہ ہے کہن سالہ امت

فضل دین بازگو نوالہ نوالہ امت

ۛ فقیران نوشاھی سے مراد عزیز الدین، امام الدین بلدرلو الدین ہیں جو آپ کے نواسے اور مرید تھے ۛ شرافت

فرشتہ و شہنشاہی جاہ است عطارد دیرے خرد نامہ است
 بفقہ و ملوک و عمل منتهی شناسندہ دانش و آگہی
 مشیر بہ نراجہ صاحب مدام مئے راز خم از مراعی بجام
 ز راز دل راجہ آگاہ است کہ در مختیاری ہوا خواہ است
 بقانون آئین خود ماہر است بشاہنشہ اسرار او ظاہر است
 بدنگام بگ بستن شہریار کند حاصل مملکت را شمار

نعمیر در گاہ شیخ طاہر بندگی [آپ نے اپنے عہد میں حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری اور

کی خالقہ جو شکستہ ہو چکی تھی۔ از سر نو بنوائی۔ چار دیواری۔ مسافر خانہ اور مسجد

بھی درست کروائی۔ عرس بھی کرانے تحقیقات چستی میں ہے فقیر فضل بن سہی عرس کے واسطے کچھ دیا تھا۔

جاگیر ملنا [حصار احمد رحمت سنگھ نے اپنے ابتدائی دور حکومت میں آپ کو مصارف درگاہ

کے واسطے گیارہ چالٹ مختلف دیہات میں تفصیل ذیل بطور جاگیر سرف اور دار کئے۔

۱ موضع گونڈا نوالہ میں دو کنوئیں۔

۲ اول چاہ پیکر جس پر پینتیس گھاؤں زمین۔

دوم چاہ ٹونگا نوالہ جس پر پینتیس گھاؤں زمین

۳ موضع ٹوٹلی میں۔ دو کنوئیں۔

۴ موضع قیام پور میں۔ دو کنوئیں

۵ موضع غالب کے میں ایک کنواں۔

۶ موضع سیال پرندہ سیالکوٹ میں۔ ایک کنواں۔

۷ موضع ٹوکھر میں۔ ایک کنواں۔

۸ موضع ٹوپیا نوالہ میں۔ ایک کنواں غیر آباد

۹ موضع درویش کے میں۔ ایک کنواں۔

[تحقیقات چستی ۱۹ء حاکم شرافت

اس زمین کی سالانہ آمدن آٹھ مانی غلہ اور چالیس روپیہ نقد آپ کو حاصل ہوتی تھی۔ آپ پینتیس برس تک اس جاگیر پر قابض رہے۔
 ایک دستاویز کی نقل | ایک پورانی دستاویز میں آپ کے بیٹے فقیر چراغ الدین کے بیانات
 ڈپٹی کلکٹر ہتھم بندوبست کے اجلاس میں بطور سوال و جواب درج ہیں۔ اس میں اس جاگیر کی
 تفصیل اور اس کے مصارف وغیرہ درج ہیں۔ وہ پوری یہاں نقل کی جاتی ہے۔

۷۸۶

چوں باجلاس منشی شیو سہائے صاحب قائم مقام ڈپٹی کلکٹر ہتھم بندوبست اضلاع

۱۔ سوال۔ حسب ضابطہ۔
 جواب۔ نام میرا فقیر چراغ الدین برادر مختار کا فقیر غلام حسن
 ولد فقیر فضل دین مرحوم قوم علماء عسکر^{۲۵} برس پیشہ فقیری
 ساکن موضع گوندلا نوالہ پرنکند وزیر آباد۔

۲۔ سوال۔ کس قدر اراضی معافی ہو سکتی ہے؟
 غلام حسن کی موضع گوندلا نوالہ میں ہے؟

جواب۔ حسب تشریح ذیل۔

تعداد اراضی	میتھم	وجہ معافی	نام پوہوب بعد در زمان فقید
۵۵ گھواں	۲۵ برس	مصارف خالقہ	مباراجہ رنجیت سنگھ
بعد در دہنہ		میانی صاحب	فقیر فضل دین مرحوم ^{۲۵} برس
چاہ یکہ میتھم گھواں		داخلہ لاہور	فقیر غلام حسن شیوا لٹہ ^{۲۵} برس

حال عہدہ معافیہ بر محامل	حال کاشتکار	شرح تقسیم عہدہ بعد خرچ خالقہ جمعہ برابر
تقریباً ششہ	اسامیان دیہ	بی بی امری بی دختر کلدن
ربیع غلہ خریف		فقیر فضل دین کہ تارک
شہ ماہ لٹہ		بیٹھی ہوئی ۵۔
		بہر لٹہ برس

غلام حسین دہر دین	فقیر غلام محمد علی دین برادر زادہ
پسران فقیر فضل دین	دادا داد فقیر فضل دین
غلام حسین - نعر دین	بھمبر لعل برس
بھمبر برس	بھمبر برس

محمد بخش دیر بخش برادر زادگان فقیر فضل دین

محمد بخش	پیر بخش
بھمبر برس	بھمبر برس

۳۔ سوال۔ سوائے اس راضی معافی کے اور

کوئی راضی بنام فقیر غلام حسن کے معاف ہے؟

کوٹلی	قیام پور	غالب کے	نوکر	موضع سیال پرگنہ سیالکوٹ	لوہیالوالہ
دودھنہ	دودھنہ	بگدھنہ	بگدھنہ	بگدھنہ	بگدھنہ غیر آباد
درویش کے۔					

بگدھنہ - زمینداران از روئے شرارت کے کچھ نہیں دیتے۔

۴۔ سوال۔ پیداوار اس راضی کا کس قدر

ہوتا ہے۔ اور کس قدر میں آتا ہے؟

جواب۔ اٹھ مانی غلا اور پالیس روپیہ بطریق شہد کے آتا ہے۔ اور بچھ میلہ و چراغ بنی مالکہ مرشدان اپنے کے یعنی جناب شیخ طاہر بندگی صاحب پور صاحب میان صاحب کے ہوتا ہے۔ اور جو کچھ حملہ پیداوار کے باقی رہتا ہے سو وہی حققتہ تفریق بالا کے شیخ عیال اطفال کے آتا ہے۔

۵۔ سوال۔ یہ خانقاہ بھارت پختہ یا خام۔ اور

کہاں واقع ہے۔ آیا آبادی کے بیچ یا حاصل پر

یا کسی شہرک یا گھاٹ یا رستہ پر یا درمیان زمین

معانی۔ اگر درمیان زمین معانی ہے تو کوئی اس

میں کھوٹا یا درخت واقع ہے۔؟

جواب۔ یہ خانقاہ بھارت پختہ سفید رنگ آبادی ملاہو

سے بغا حاصلہ دو کوس طرف جنوب کے۔ اور کوٹھی صاحبان

صدر پورہ سے طرف کنارہ غرب دو کھن کے بلکہ کوس۔

اور کتنے درخت کیسکر ویری وانا روہن وغیرہ بلاتعداد

اور ایک کھوٹا آب نوشی والا۔ اور ایک مسجد و مسکن

بھارت پختہ اندر چار دیواری خانقاہ کے واقع ہے۔

۴ اور شاہراہ مو ضلع کوٹ نوال متصل ہاس کے طرف

غرب کے جاتا ہے۔ اور قبران میت بزرگاں کیساں

و خانقاہ فقیر فضل دین کی اس میں ہے۔

۶۔ سوال۔ یہ خانقاہ و قبرین قبل از معانی

تھی۔ یا بعد یا بوقت معانی۔؟

جواب یہی خانقاہ قبل از معانی تھی بلکہ شکستہ

تھی۔ قبلہ کاھی معانی درر کے یعنی فقیر فضل دین نے

از سب نو چار دیواری بنوائی۔ خانقاہ و مسکن

و مسجد بھی درست کرایا۔ اور معانی ہسا نراہ

رہیت سنگونے پیچھے سے بخشی۔ ۷۷

۷۷ یہ اصلی دستاویز صوفی محمد فاضل پوری کے گھر میں بقام کوٹ نوالہ۔ متصل کوٹ نوالہ موجود ہے۔ ۱۲ شرافت۔

خلید و لیا س | آپ گدھی رنگ دراز قد تھے۔ لمبا کرتہ جو گدیہ رنگ پہنتے۔ ہاتھوں میں سونے کے کڑے۔ اور کانوں میں جھلکتے ہوتے۔ خوشنویس بھی تھے۔ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی۔ ایک حامل تریف۔ گوندلا نوالہ میں مولیٰ محمد فاضل صاحب کے گھر موجود ہے۔

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ فقیر غلام حسن صاحب

۲ فقیر چراغ دین صاحب

۳ فقیر غلام حسین صاحب

۴ فقیر نصر دین صاحب

— دو بیٹیوں تھیں۔

۱ امر علی بی، متولدہ ۱۱۹۹ھ۔ یہ تارکہ مجروحہ ہیں۔

۲ دو بھری بیٹی کا نکاح فقیر سید غلام محیی الدین بخاری نوشاہ ثانی قادری نوشاہی برقندازی لاہوری سے کیا۔

دو بیٹے فقیر صاحب | چونکہ آپ کی اولاد کچھ عرصہ کے بعد ختم ہو گئی۔ اس لئے آپ کے بھائی

فقیر لطف کریم کی اولاد آپ کی وارث ہوئی۔ اور آپ کی جائداد وزمین پر قابض ہوئی۔

یاران طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

گوندلا نوالہ ضلع گوجرانوالہ

۱ فقیر غلام حسن فرزند

۲ فقیر چراغ دین

۳ فقیر غلام حسین

بھائی درویش لاہور

۴ فقیر سید عزیز الدین رضا بخاری، نواسہ

۵ فقیر سید امام الدین اظہر بخاری

۶ فقیر سید نور الدین مسور بخاری، الملقب خلیفہ

زمانہ حیات | فقیر فضل الدین صاحب سال تصنیف شاننامہ مولوی احمد یار مرادوی ۱۲۵۵ھ ایکڑ
دوسو پچیس ہجری مطابق ۱۸۳۹ھ ایکڑ آٹھ سو اثنائیس عیسوی موافق ۱۸۹۴ھ ایکڑ آٹھ سو
ستاونے بکری میں بقید حیات تھے۔

آپ کا مزار لاہور۔ گورستان میانی صاحب میں شیخ طاہر بندگان کے جوار میں ہے۔

شجرہ وراثت فقیر فضل الدین برقندازی گوندلانوالی

- فقیر فضل الدین کے بھائی فقیر لطف کریم کے دو بیٹے تھے۔ محمد بخش اور پر بخش۔
- فقیر پر بخش کے ایک فرزند مولوی محمد عالم تھے۔
- مولوی محمد عالم کے ایک فرزند مولوی محمد فاضل صاحب ہیں۔
- مولوی محمد فاضل صاحب گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے ہیں۔ منشی فاضل تک تعلیم
استمال اور انبیات کے تحصیلدار رہ چکے ہیں۔ خاندان نوشاہی میں شیخ محمد حسن ولد شیخ احمد مجذوب
سلیمانی ساکن گھنگراں ضلع سرگودھا کے مرید ہیں۔ شاعری کا خاصہ مذاق رکھتے ہیں۔ ۱۳۴۴ھ
۱۹۵۷ء میں موجود ہیں۔ یہ اشعار انہیں کے ہیں۔

تائبشر کے لئے ہے بشر ثنا کے لئے تمام حسد سزاوار ہے خدا کے لئے

وہ رنگ لائی ہے رحمت نیری سرختر کہ بے خطا بھی نہ مینے لگے خطا کے لئے

جناب مولوی صاحب کے چار لڑکے ہیں۔ محمد فضل طور۔ سلیم اختر۔ انور حسن کیفی۔ اور نور حسن شاد۔

چاروں اس وقت موجود ہیں۔ سلیم اللہ تعالیٰ

- مولوی محمد فضل طور۔ یہ ادیب فاضل۔ منشی فاضل۔ بی۔ اے ہیں۔ بڑے ذہین نظمیں۔ نثری لکھی

بہترین شاعر ہیں۔ فارسی۔ اردو اور پنجابی میں اچھی نظمیں کہتے ہیں۔ ان کی میرے ساتھ خط و کتابت رہی

جو میں نے بنام کتاب المسطورین النثرانہ والطور الملقب بہ لمحات جمعیت مرتب کر دی ہے۔ ان کی دو نظمیں

جو میرے تعلق لکھی ہیں ملاحظہ ہوں۔ (طور ۱۹۸۳ء میں مولف سے پہلے وفات پا گئے ہیں۔ عارف

فارسی کلام کو

مست از خسار بادہ عرفان هزار
 اے بوظفر خریدہ صد دل بیک ادا
 از ذوق وصل و شوق تمنائے معرفت
 ہمپایہ ملائک اعلیٰ گدائے نعت
 سرور دان گلبن نوساہ کینج بخش
 از عمدتہ فراق تو صد دل کباب شد
 بہرہ ور از خوان تو جن و ملک بشیر
 از دست جود گوشتہ دامان مصطفیٰ

وز کیف چشم مست تو حیراں هزار
 وز یکنگاہ بردہ ایماں هزار
 نغمہ سرا بعین گلستاں هزار
 گھوٹاں بارگاہ نوسلطان هزار
 آل نبی علی بہ تو قرباں هزار
 از جلوہ تو موسیٰ عمراں هزار
 در آج و سار و کبک و ترو لالہ هزار
 ستند طور از نغمہ دوراں هزار

اردو کلام کو

شریف احمد شرافت پر شرافت ناز کرتی ہے
 گل گلزار عباسی نہال شاخ نوساھی
 سخاوت و شگبری علمساری زبرد امن ہیں
 ید اللہ فوق ایلیم کارازاک آن میں کھولا
 میرے لادی میرے مولا میرے مرشد میرے مالک
 تیرا دیدار دیدار رسولِ مکی و مدنی
 تیری درگاہ عالی مرتبت پر مستید عالی

احوت ناز کرتی ہے محبت ناز کرتی ہے
 حقیقت ہے کہ اس گل پر نزاکت ناز کرتی ہے
 کہ اس جان مہوت پر مروت ناز کرتی ہے
 کہ اس شمع ہدایت پر ولایت ناز کرتی ہے
 تیرا آریے وہ در جس پر سیادت ناز کرتی ہے
 تیری شیریں بیانی پر علاوت ناز کرتی ہے
 شیوخت ناز کرتی ہے امامت ناز کرتی ہے

تیرا دل ہے کہ جس دل میں ہزاروں شہر نہیں ہیں
 ادھر تجھ پر مویخ اور محبت ناز میں کرتے
 تجھی پر اور تجھی پر اے شہر اقلیم عرفانی
 میرے آقا ہے مولا کا کچھ پر کھوس سائے ہے

تیرا سر ہے کہ جس سر پر عبودت ناز کرتی ہے
 ادھر تجھ پر حقیقت اور طریقت ناز کرتی ہے
 ذکاوت ناز کرتی ہے شریعت ناز کرتی ہے
 جیسی مجھ پر فصاحت اور بلاغت ناز کرتی ہے

فقیر اللہ

مولانا شاہ فقیر اللہ برقندازی کلا نوری

آپ کا آبائی وطن کلا نورتھا جو ضلع گورداسپور میں دیرہ بابانا تک کے قریب ہے۔ آپ کی ولادت اور نشوونما وہیں ہوئی۔ آپ وہاں کے مولاناوں سے تھے تعلیم ظاہری و باطنی بحکم کمال پائی۔ فاضل منبر ہوئے۔ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ پنجابی۔ ہندی اور بھارتی وغیرہ زبانوں میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔

آپ کی بیعت طریقت حضرت مرزا شاہ امانت نوشاہی برقندازی در ساکن سنگلاں ریاست جوں کشمیر سے تھی۔ خلافت و اجازت پائی۔

میکریاں کی سکونت | آپ نے اپنے پیر شوکتیہ کے حکم سے موضع میکریاں ضلع ہوشیارپور کو اپنی سکونت سے نوازا مدت العسر وہیں رہے۔ آپ پر مقام توحید و جود منکشف تھا۔ جیسا کہ آپ کے کلام سے ظاہر ہے۔

۱۹۲۲ء مفتی غلام سرور لاہوری نے کتاب مخزن پنجاب میں تصدیق میکریاں کی آبادی کا ذکر اس طرح کیا ہے۔
 ”میکریاں۔ جالندھر و آب کے علاقہ میں یہ ایک فصیحہ دریا سے بنی اس کے بائیں کنارے بنی اعلیٰ آٹھ میل۔ اور لاہور سے شمال مشرق کی طرف بیانیوں میں میل آباد ہے۔ عمارت اس کی تمام کمال پختہ و بازار کشادہ و بارونق ہے۔ پہلے زمانہ میں اصلی مالک اس کے غلوی قریشی تھے جن کی نسب امام محمد بن حنفیہ کے ذریعہ سے مرثیہ علی علیہ السلام کو جا ملتی تھی۔ ان قریشیوں کے بزرگ اول سلطان محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان میں آئے۔ اور کسی اتفاق سے (باقی صفحہ ۱۰۹)“

طہنی معالجہ | آپ علم کتب میں بے نظیر تھے۔ حاجی نور محمد صاحب قانگوئے پنشنرز قوم اعلان ساکن جمال پور متعل لکھیا نہ بیان کرتے تھے کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ آپ ایک دن باغ میں بیٹھے تھے کہ چند ہندو کھرانیاں پاس سے گزریں جو اشنان (غسل) کرنے جا رہی تھیں۔ آپ نے ایک نوجوان عورت کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ ایک گھنٹہ تک مر جائے گی جیسا پچھلے

(بقیہ حاشیہ ص ۱۰۸) اس گاؤں میں رہ گئے۔ اُس وقت یہ گاؤں بہت چھوٹا تھا۔ پھر عہدِ مملواری آدینہ بیک خاں کی حالت دہر دو آب میں ہوئی تو بیاں کے فریسیوں نے اس کی نوکری اختیار کی۔ اور یہ تہہ پایا کہ صاحبِ فوج و علم و تقارہ ہو گئے۔ اُس وقت اس قبیلہ کی آبادی نے بھی ترقی پکڑی۔ بڑی عالی شان عمارتیں تعمیر ہوئیں مدت تک وہ فریسی آدینہ بیک خاں کے مرنے کے بعد بھی اس قبیلہ اور اس کے گرد و نواح کے علاقہ پر حاکم با اختیار رہے۔ جب سکھوں نے زور پکڑا تو یہ سبب عداوت مذہبی اور ہونے لگاؤ کشی کے سبب سکھ اُن کے دشمن ہو گئے اور انہوں نے سکھوں سے بڑے بڑے محارے کئے اور علاقہ اپنا مدت تک اپنے قبضہ میں رکھا۔ آخر جے سنگھ کھنڈیہ جو کھنڈیوں کی نسل کا سردار تھا۔ بڑی فوج لے کر اُن پر آپڑا اور کل علاقہ فریسیوں سے چھین لیا اور اپنی ریاست میں ملا لیا۔ جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹے گور بخش سنگھ کی عورت مسات سد اکنور۔ رنجیت سنگھ والی لاہور کی سامنے اُس ریاست کی مالک ہوئی۔ اُس نے بھی اپنے خسر کے بعد اسی قبیلہ میں بود و باش شروع کی اور مدت تک حکمرانی کرتی رہی۔ آخر ۱۲۳۶ھ بمطابق ۱۸۲۱ء میں رنجیت سنگھ اُس کے داماد نے کل علاقہ اُس کا چھین کر اُس کو قید کر لیا۔ جے سنگھ کھنڈیہ کی حکومت کے بعد آدھ کو من شہر سے باہر چھوٹا سا قلعہ زمینداران قوم اداں کا تعمیر کیا گیا اور اس کا نام پورہ رکھا گیا۔ گرا کہ جے سنگھ نے بڑا قلعہ بنوایا اور نام اُس کا ازل کٹھ رکھا اور اسے پورہ کے نام سے پکارتے تھے۔ پوری عالی شان ہوئی اُس میں جوانی اس بھی سردار پورہ سکھوں اور پورہ سکھوں کے سکھوں کے ساتھ رہا۔ اُس میں جاگیردار پنشنرز قوم میں ۱۲ شرافت۔

ہوا کہ وہ گھاٹ پر پہنچتے ہی اچانک گر پڑی اور گئی۔ جب اُس کی نعش جیلانے کے واسطے ہندو
 نے چلے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لاؤ۔ آپ نے اُس کے پاؤں کی کسی رگ کا قصہ
 کیا۔ جب خون نکلا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ آپ نے فرمایا اس کے پیٹ میں بچہ تھا۔ اُس کے بچہ
 میں فلان رگ آگئی جس سے یہ بحیس و حرکت ہو گئی۔ اب قصہ کرنے سے خون کا دورہ ٹھیک ہو گیا۔

ایک بیمار کا قدرتی علاج | حاجی نور محمد جمال پوری اپنے بزرگوں کے سلسلہ اسناد سے بیان
 کرتے تھے کہ آپ کے پاس ایک کمزور حالت کا مریض لایا گیا۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ اس بیمار
 کے واسطے ایک سال کے عرصہ میں دوائی تیار ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کی حالت نازک ہے۔ یہ اتنا صبر
 جان بر نہیں ہو سکے گا۔ آخر باپوس ہو کر اُس کو اٹھا کر واپس لے چلے۔ رستہ میں مولیوں کا کھیت
 آیا۔ بیمار نے دُعا اتر کر رنج حاجت کی اور خیال کیا کہ میں نے فر تو جانا ہی ہے ایک ٹولی
 تو کھالوں۔ چنانچہ دُعا سے اٹھا کر ایک ٹولی کھائی۔ اُسی وقت اُس کے مرض پر تخفیف معلوم
 ہوئی۔ اُس نے چند ٹولیاں دُعا سے لے لیں اور ان کے کھانے سے بالکل صحت پا گیا۔
 ایک روز وہ آپ کے پاس آیا۔ آپ اُس کو دیکھ کر متعجب ہوئے اور فرمایا کہ تیرا علاج اس طرح
 ہو سکتا تھا کہ فلان قسم کا ایک سانپ مار کر زمین میں دفن کیا جائے اور اُس پر ٹولی لگانی جائے
 اور وہ ٹولی جب تیار ہو جائے تو تم کھاؤ۔ اُس نے بیان کیا کہ میں نے ٹولی ہی کھائی ہے۔ فرمایا
 اُس جگہ کو کھودو۔ غرور اس کے نیچے سانپ دفن ہو گا۔ چنانچہ واقعی اُس کے نیچے سے سانپ کا
 لوسیدہ پنجر نکلا۔ آپ نے فرمایا۔ قدرت نے خود اس کا علاج کیا۔ ۱۷

شاہ فقیر اللہ مورخین کی نظر میں

حافظ مسعود شیرانی صاحب رحم کتاب پنجاب میں اردو صفحہ ۳۹۶ میں لکھتے ہیں۔

د فقیر اللہ خانوادہ نوشاہیہ سے جمعیت میں۔ اور شاہ امانت کے مرید ہیں۔ حاجی نوشہ

۱۷ حاجی نور محمد جمال پوری نے یہ واقعہ بڑے اہتمام سے نقل کیا تھا۔ مگر بظاہر قرین عقل نہیں۔ واللہ اعلم۔ شرافت

متوفی ۱۰۳۰ھ۔ اس سلسلہ کے بانی ہیں۔ شاہ امانت کا حاجی نونہ سے یہ واسطہ ہے کہ شاہ امانت حضرت عبد الغفور کے مرید ہیں۔ جو محمد حافظ سے بیعت رکھتے ہیں۔ اور محمد حافظ محمد عادی سے ارادت رکھتے ہیں۔ جو بانی سلسلہ حاجی نونہ کے مرید ہیں " لکھ

تصنیف

آپ نے شیخ غلام قادر شاہ شالوی رح کی کتاب رمز العشق دیکھی تو آپ کو شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اپنے سلسلہ قادریہ نونہاھید کے اشغال و اذکار میں کوئی تصنیف کریں۔ چنانچہ اپنے پیشوا مرزا شاہ امانت صاحب رح سے اجازت طلب کی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ علم سینہ ہے نہ کہ علم سفینہ۔ نا اہل لوگ پڑھ کر عمل تو کر نہیں سکیں گے۔ اور ہنس کر ہیں آپ نے عرض کیا کہ میں ایسی زبان استعمال کروں گا جس کو عام لوگ نہیں سمجھ سکیں گے۔ طلبہ اہل اللہ ہی سمجھیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اجازت دی تو آپ نے ۱۲۰۲ھ ایک ہزار دو سو چار ہجری مطابق ۱۸۹۹ء ایک ہزار سات سو نوے عیسوی میں کتاب ستر ممکنوں بزبان اردو دھشتا نظم کی۔ بڑی خوبی سے اذکار و اشغال کو ترتیب دیا ہے۔

۱۲۰۳ھ حضرت حاجی نونہ گنج بخش رح کا صیح سالہ فات ۱۰۶۲ھ ہے " لکھ شیرانی صاحب جو کہ سلسلہ نونہاھید کے حالات سے پورے واقف نہ تھے۔ اس لئے صیح نام نہیں لکھ سکے جن کا نام محمد حافظ لکھا ہے۔ ان کا صیح نام حافظ قائم الدین محمد ہے۔ اور جن کا نام محمد عادی لکھا ہے۔ ان کا نام پر محمد اویف بھیار ہے۔ ستر ممکنوں کے ترجمہ فی التوحید میں لکھا ہے۔

کہیں ہے پر محمد۔ عادی سب کا داتا گیل کی شادی

کہیں محمد۔ حافظ قائم فضل کرم ہے جس کا نام

۱۰۵۵ھ شیخ غلام قادر شاہ متوفی ۵ ربيع الثاني ۱۰۶۲ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۶۶۲ھ۔

شیخ ابو العز محمد فاضل الدین قادری شالوی متوفی ۴ ذیحجہ ۱۰۵۱ھ مطابق ۱۸ مارچ ۱۶۳۹ھ کا جائزین سے تعلق

شیرانی صاحب رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں۔

۵ فقیر اللہ، مثنوی در ممکنوں کے مصنف ہیں جو رفر العشق کی طرز میں تصوف پر لکھی گئی ہے۔ اس میں ایک ہزار سے زائد ابیات ہیں۔ اور بحر بھی قریباً دہی ہے بحر خیل کے طور پر اس میں دو ہرے لائے گئے ہیں۔ اس کی تاریخ تصنیف ۱۲۲۲ھ [جسراغ] کے اعداد سے برآمد ہوتی ہے۔

یہ کتاب اس طرح شروع ہوتی ہے۔

آئندہ سنائیرے کن گاو اوں	ہر دم تیرا نام دھیاد اوں
آئند بھی سنگور میں پایا	اچھا چاہ جس مجھے بنایا
گفت کوزا نے کیا پسارا	سوہنگ اور ہنگ آنے پکارا
اچھا چاہ چاؤے سوئے	جس کا ہر دہا نرمل ہوئے
سوہنگ ہوا نا کو جان	سری شغل کا مجید پھیان
ہوا اللہ ہے اچھا چاہ	چپ سے کٹین کوٹاں پاپ
باہر سو اور بھی تر سنگ	اچھا چاہ سوہنگ اور ہنگ
ہوا نا چپ جس نے کہا	سو جن ہوا اللہ ہو رح
ہوا نا جب سا لک کے	دوریت دور را یکنک ہو رہے
آپے ہر جے آپے توں	انا انا ہو بولیں لوں
ہر ہر رنگی ہے بے چون	جس بیچونی ہیں بے چون

۶ کتاب کا نام ستر ممکنوں ہے۔ شیرانی صاحب رحمہ اللہ نے غلطی سے در ممکنوں لکھ دیا ہے۔ خانہ میں شاہ فقیر اللہ صاحب رحمہ اللہ خود لکھتے ہیں۔

ستر ممکنوں کو کیا تمام شاہ جیلاں کالے کر نام "شرافت

ہو جا پ سے پادے سکھ بن ہو اور سبھی ہے دکھ
 ہو جا پ ہے چوتھے پد کا سادہ ہو پادے بھید اس جد کا
 شاہ امانت بھید بتایا تو میں اُنخدا ناد بجایا

ستر مکتون کے چند خطی نسخے | اس کتاب کے متعدد خطی نسخے بعض حضرات کے پاس موجود ہیں،
 جو نسخے میں نے خود دیکھے وہ یہ ہیں،

- ۱ حاجی نور محمد قانوی گونے پشتر کے پاس مقام جمال پور متصل لدھیانہ - خوشخط۔
- ۲ سید محمد شریف بن سید محمد عالم بر خوردری کے پاس - مقام ساہن پال شریف - بخط نسخ
- ۳ سید شریف احمد شرافت نوشاھی بر خوردری کے کتبخانہ میں مقام ساہن پال شریف - بخط خود
- ۴ سید وزیر محمد بن سید فضل عالم جیشمی کے پاس - مقام رغل - متصل ساہن پال شریف - ناقص لاف
- ۵ صاحبزادہ محمد امین بن میاں محمد فاضل بھاری کے پاس مقام نوشہرہ شریف - ضلع گجرات
- ۶ حکیم پیر غلام قادر شاہ اثر بر خوردری کے کتبخانہ میں - مقام بستنی شیخ درویش - جالندھر۔
- ۷ پیر نواز شمس علی چشتی صابری کے کتبخانہ میں مقام مسجد محراب دالی - گڑھی ساہو - لاہور۔
- ۸ سائیں نواب علی شاہ کے پاس - مقام رانپور - ضلع سیالکوٹ۔
- ۹ ذخیرہ خطوط شیرانی - پنجاب یونیورسٹی لاہور میں - مکتوبہ ۵ بابنگ سنسکری خط
 مولوی کرم انبی ولد عبداللہ ساکن کاجر گور - ضلع گوجرانوالہ - کتاب ۱۲۰۸
- ۱۰ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں - اس نسخہ پر غلطی سے اس کا نام سنوئی پوزا شاہ امانت درج ہے
 مگر یہ ستر مکتون ہے۔

۱۱ ایک نسخہ مطبوعہ بری نگر سے گورا ہے - جو طابع و ناشر نے غلطی سے میراں یا میرانہ لکھی ہے
 صابری کی تصنیف قرار دے کر چھپوا دیا ہے - علاوہ ازیں یہ خط بھی ہے
 پہلے نسخہ کا دستخط | حاجی نور محمد صاحب اعوان جمالیوری کے پاس جو قلمی نسخہ ہے - یہ حضرت
 شاہ فقیر اللہ کے زمانہ حیات کا لکھا ہوا ہے - کسی کاتب نے آپ کے قیام کا مے شاہ جمالیوری

کے واسطے یہ تحریر کیا، اُس پر سے دستخط نقل کیا جاتا ہے۔

« قد فرغت من تحریر هذا النسخة متبرکة المسمى به سترمکتون

من تصنیف زبده الواصلین قدوة العارفين خلاصة المتوکلین اسوة

العاشقین هادی المضلین نائب رسول رب العالمین مقبول اهل الله حضرت

صاحب میان فقیر الله شاه ادام الله بركاته و انفاسه على الطالبین يوم

الجمعة - تحریر بتاريخ نهم شهر شعبان العظم ۱۲۵۴ ھ بمصری باسماطہ دارت میان

گامے شاہ جمالپوری تحریر یافت فقط ھ

من زشتم حرف کرم روزگار من غمخ این بماند یادگار

خدا یا به بخشاید این هر گز را نولینده خواننده دارنده را »

اولاد | آپ کا اکلوتا بیٹا میان محمد بخش نام تھا۔ جو لاڈل فوت ہوا۔

یارانِ طریقت | آپ کے خورس درویش یہ تھے۔

۱ میان گامے شاہ ولد غوث محمد اعوان جمال پورا اعواناں منصل لڑھیانہ

۲ میان عظمت اللہ اعوان [شیخ کا جاگرتا تبرکات کجاست] »

۳ شاہ فاضل صاحب ھ [ان کی چار دیواری افکاراں موجود] »

۴ میان حاجی شاہ صاحب ھ نورنگ برادہ »

۵ سید اکبر صاحب ھ

زمانہ حیات | شاہ فقیر لعل شاہ صاحب ھ سال تحریر نسخہ اولی سترمکتون ۱۲۵۴ ھ ایک ہزار دو سو ستاون

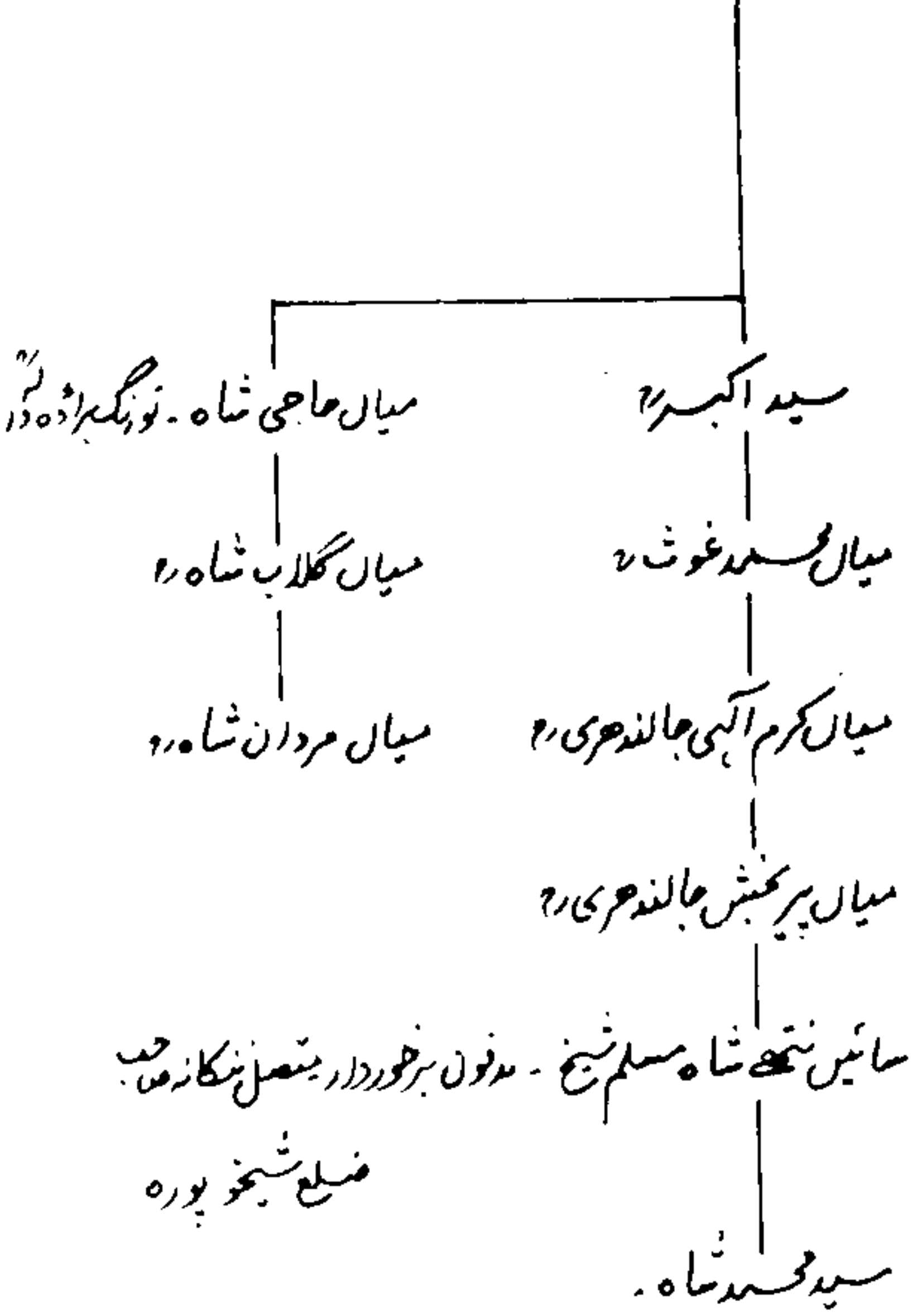
ہجری ۱۸۴۱ ھ ایک ہزار آٹھ سو اکتالیس عیسوی میں زندہ موجود تھے۔ کیونکہ الفاظ ادام الله بركاته

وانفاسه على الطالبین سے اُس وقت آپ کا حیات بابرکات ہونا مفہوم ہوتا ھ۔

آپ کا فرارِ اظہر قصیدہ مکیریاں ضلع ہوشیارپور۔ مشرقی پنجاب میں ہے۔

۲۲ ستمبر ۱۸۴۱ ھ۔ شرافت۔

شجرہٴ فقرات شاہ فقیر اللہ برقندازیؒ



۱۳۸۵ھ میں مجھے موضع خونی بھٹیال متصل ننگارہ صاحب
۱۹۶۵ء میں ملا تھا۔ ۱۲ شرافت۔

فیض بخش

چودھری حافظ فیض بخش تارا اگر ویدہ

یہ چودھری دریا م خاں کا بیٹا تھا۔ ابن محمد امین بن ولج ب بن چودھری محمد علی تارا
موضع اگر دیہہ مضافات ساہن پال شریف کا باشندہ تھا۔
تعلیم حصول طریقت | اس نے میاں حاجی احمد صاحب مخدوم رح سے قرآن مجید اور درسی
کتابیں پڑھیں۔ اس کا طریقہ تھا کہ روزانہ بوقت کے ایک پتے پر سبق لکھوا لیتا۔ اور باہر
مال چرانے جاتا تو وہیں سبق یاد کر لیتا۔ اور پتہ دریا سے چناب میں ڈال دیتا۔ تاکہ بجادی
نہ ہو۔ اسی طرح قرآن مجید حفظ کر لیا۔

بعد تعلیم ظاہری کے حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ صاحب نوشاہی برہورداری ساہنپالوی
کی بیعت ہو کر طریق تصوف حاصل کیا۔

عبادت | رات کے وقت روزانہ دریا پر جا کر عبادت کیا کرتا اور صبح کے وقت صبح
کنوڑوں پر دورہ کرتا اور ہر ایک کارندہ کو بیدار کرتا اور نماز کی تاکید کرتا۔

شعر گوئی | یہ شعر گوئی کا مذاق رکھتا تھا۔ پنجابی اشعار کہا کرتا۔ چند سحر فیماں بنائیں
لیکن سب ناپید ہیں۔ یہ اشعار اس کے ہیں۔

مائے نی اک سو دی لدھا جیہڑا ہرنوں رزق پوچھا دے

اگلا ہنسا سگدا نا میں اٹھ روز پوچھا دے

میاں فیضنا اوں سو دی ہونویاں خلقت کیوں غم کھا دے

ۛ

ح جسمن دانان کرماناں ڈر جتار قہاروں
 اوس سے مانگ پھر ٹنکے کیتے جنہاں قیمت گئی بازاروں
 شیطان دیکھ غرور جو کیتا دکھ سٹیا درباروں
 میان فیفا ڈر قادر کوہوں ست پیادیاں کرے سواروں

ۛ

س۔ سنیں توں روز ہمیشہ راج چل گیا فلاناں
 ایویں اک دن توں سنیں سمجھ نادان اجاناں
 کل نفس ذائقۃ الموت سچا حکم رہاناں
 میان فیفا ایٹھے ناں کوئی رہی سب کسے چل جاناں

ۛ

ع۔ عرض کراں دستگیرا گے ساری عسکر کدڑی بوٹا لاندیاں دی
 کھو گئی یاسی ناں شوق دے میں دل سنگ گئی پانی پاندیاں دی
 نت پر فقیر میں بھوں تھکی نہیں سی پوری پیریں جانڈیاں دی
 فیض بخش کرے ویلا کرن دانی عمر کدڑ گئی وقت داندیاں دی

باغوظوائف کے متعلق | لاہور کی مشہور مغذیہ طوائف باغوظوائف نام رنگ محل میں رہتی تھی۔ اس کے بھوکا

ۛ

میان فیض بخش نے اس کے متعلق کیا۔

باغوظوائف رنگ محل وچ لاہور نوز کھاناں
 دند جواہر تے سبز پیشانی پدکان تیر کھاناں
 لدلی دیکھ لبیاں دی لدلی گھل لا لہرزاناں
 فیفا کانگ سن دی داندی کی کرے تعریف سیاناں

اولاد | چودھری حافظ فیض بخش ۱۱ کے چار بیٹے تھے۔

۱ چودھری موج دین ۱۱

۲ چودھری عظیم ۱۱

۳ چودھری سید ۱۱

۴ چودھری حسن ۱۱

اس کی اولاد کی تفصیل تذکرۃ النواضحیہ کے پہلے حصہ موسوم بہ بحالیف الاطہار میں اس کے سورت اعلیٰ چودھری محمد علی تارڑ اگر دیکھیں کہ اولاد کے ضمن میں لکھی جا چکی ہے۔ تکرار کی ضرورت نہیں۔

ک

(۲۳)

کالا

سائیں کالا برفندازی بڑھکی والہج

آپ کے ابا دادا اجداد بشارت سہر میں سکونت رکھتے تھے اور فقیر و سفاک تھے۔ آپ کا والد نامدار خان اور آپ کے جد امجد دو نونہر گوار سید پیر بالا فقیر قادری کا پتلی روہی کہ مرید تھے۔ آپ کی والدہ بی بی جمیل بانو ترکی اللسل تھیں۔ آپ کو پندرہ برس کی عمر میں ایک سال بھی والدہ نے ہی سے نکارا میں بلا کر ان کو فروخت کیا جس باجرے خرید وہ بھی سید پیر بانو کا بیوی بن گئے۔ پھر اُس نے بے پیر صاحب کی خدمت میں رہ کر ان کو پیش کیا۔ سید صاحب نے ان کو پورا خان پر صاحب کی خدمت میں رہنے سے روک کر ان میں باقی کرم کے دھوکہ بازی کی تھی۔ پھر پیر صاحب نے میان نامدار خان بشارت سے ان کا نکاح کر دیا۔ ان کی بیوی نے ان کو کچھ مال دیا۔ ان کے ہاتھ تو ان تھیں۔ ایک وقت تھا کہ پیر صاحب نے ان کو علی سمیر میں لے کر گیا۔ ان کے پاس سے اپنے شوہر کی سبابتاً خرید کر لیا۔

پیر صاحب نے ان کو پورا خان سے روک کر ان کو پورا خان پر صاحب کی خدمت میں رہنے سے روک کر ان میں باقی کرم کے دھوکہ بازی کی تھی۔

پیر صاحب نے ان کو پورا خان سے روک کر ان کو پورا خان پر صاحب کی خدمت میں رہنے سے روک کر ان میں باقی کرم کے دھوکہ بازی کی تھی۔

پیر صاحب نے ان کو پورا خان سے روک کر ان کو پورا خان پر صاحب کی خدمت میں رہنے سے روک کر ان میں باقی کرم کے دھوکہ بازی کی تھی۔

پیر صاحب نے ان کو پورا خان سے روک کر ان کو پورا خان پر صاحب کی خدمت میں رہنے سے روک کر ان میں باقی کرم کے دھوکہ بازی کی تھی۔

پیر صاحب نے ان کو پورا خان سے روک کر ان کو پورا خان پر صاحب کی خدمت میں رہنے سے روک کر ان میں باقی کرم کے دھوکہ بازی کی تھی۔

ولادت | میان نامہ درخشاں نے بیول میں آکر ایک اور شادی کرنی، جس سے کئی لڑکے پیدا ہوئے۔ اور بی بی جمیل بانو سے صرف ایک لڑکا سائیں کا لا منولہ ہوئے۔ جب والد کا انتقال ہوا۔ تو آپ بمعہ والدہ صاحبہ کے بیول سے چل کر بڑھکی بدھال مصافات راولپنڈی میں چلے گئے۔ اور تمام پوری جائداد اپنے سوتیلے بھائیوں کو دے گئے۔

واقعہ جمعیت | آپ ابتدا سے بچپن سے ہی فقیر دوست تھے۔ جب سن تیز کو پہنچے تو والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میں کونسا کام اختیار کروں جس سے دو نو جہان کی سعادت نصیب ہو۔ مائی صاحبہ نے فرمایا، یاد الہی کرو۔ آپ نے پوچھا یہ کام سوائے پیشوا کے مشکل ہے۔ مجھے کوئی ایسا بزرگ بتاؤ جس سے راہ ہدایت پاؤں۔ مائی صاحبہ نے فرمایا۔ تصور سے چالیس میل آگے ایک بزرگ پیر پنا شاہ صاحب رہتے ہیں، ان کے پاس جاؤ۔ آپ چل پڑے۔ مائی صاحبہ نے کچھ نقد لے کر سادگی ہو کر واسطے دی۔ جب آپ منزلیں طے کرتے ہوئے قریب پہنچے تو حوالہ آیا کہ اگر فقیر صاحب نے مجھ کو پہچان لیا تو میں نذرانہ دوں گا ورنہ نہیں جب آپ ان کی خدمت میں پہنچے۔ تو پیر پنا شاہ صاحبہ نے خود بخود فرمایا۔

”سائیں کا لیا بڑھکی دالیا، مائی جمیل بانو راضی ہے؟“

آپ خود بانہ سلام کالائے اور نذرانہ پیش کیا، پیر صاحب نے ایک ہفتہ آپ کو پاس رکھا اور فرمایا کہ تمہارا فیض میرے پاس نہیں ہے۔ تم کو پوچھو کہ اسے سی راہ نمائے گا۔ جاؤ اپنی والدہ سے جی اڑھ لیتا۔ آپ یہ سن کر چلے ہوئے واپس آئے۔ باؤں میں آکر بیٹھ گئے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا، بیٹا! میں نے تم کو آرزو فرمایا، تم امتحان میں کامیاب نکلتے۔ تمہارا فیض باوا خیر محمد صاحبی برقدرازی رح کے پاس ہے۔ قریب والدہ صاحبہ کے حکم سے موضع موہڑہ بھٹیاں ہو، ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جمعیت کی۔ رات دن خدمت شیخ میں رہ کر یاد الہی کرنے لگے۔ حقیقت کہ کابل وقت ہو کر خلافت سے متصرف ہوئے۔

تعمیرہ خوشیہ کا وظیفہ | آپ بالکل اسی تھے۔ لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے۔ صرف تعمیرہ خوشیہ

کے پیدے شکر کا ورد تھا۔ اسی کے برکات سے تمتع تھے۔ عشقِ غوثیہ میں عروتِ سرشار رہنے۔

درگاہِ نوشاہِ عالیجاہ کی زیارت | ایک مرتبہ آپ درویشوں سمیت ساہن پال تریف میں حضرت
شیخ الاسلام شاہِ حاجی محمد نوشہ کچھ بخش رہے۔ اور زیارت
صاحبزادگان اور فیوضِ روحانی سے مالا مال ہوئے۔ حضرت سید حافظ الہی بخش پر خورداری
سجادہ نشین کی صحبت سے بھی مستفیض ہوئے۔

سجاوت و مہمان نوازی | آپ عددِ درجہ کے سخی تھے۔ جو چیز چاہتے تھے، خدا کے راہ میں خبروات
کر دیتے۔ سائیس کو کبھی خالی نہ جلاتے۔ اہلِ غناہ غلہ وغیرہ دوسرے لوگوں کے گھروں میں
رکھتے تاکہ جب جہان آئیں تو ان کی خدمت ہو سکے۔

ایک بار ایک مسافر درویش عورت آپ کے پاس رخصت کو آئی اور اس کا
شریح ہو گئے۔ آپ نے اس کی خدمت کی۔ غلاطت اپنے ہاتھوں سے صاف کر دیتے۔
تین روز کے بعد وہ عفت پاب ہوئی تو درویش ڈی جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ آپ نے اس کا
بوجھ اٹھا دیا۔ وہ ایک خدمت کرنے چلے گئے۔ ایک جگہ پہنچے کہ اس نے حق پر حملہ کیا
اور اس کو کشتی لگا دیا۔ اس کو اٹھایا تو وہ سو ماں لیا۔ کھدے لگا کر لے کر یہی صفت
کی ہے۔ یہ لے کر آپ سے ڈھایا کہ میں نے تمہاری خدمت خدا کا وعدہ کیا ہے۔ اس کو
لیکن انیسویں لے جانے سے زیادہ سے اس کو سزا دیا جائے۔ آپ نے وہ سزا دے دی۔
او، الہی جیلے

حلیہ | آپ کا رنگ بالکساہ تھا اور واسطے آپ کو سانس پانا لگتا تھا۔

تعمیر و ترمیم | آپ نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر و ترمیم کی۔ اور
کئی عمارتیں تعمیر کرائیں۔

تعمیر و ترمیم | آپ نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر و ترمیم کی۔ اور
کئی عمارتیں تعمیر کرائیں۔

تعمیر و ترمیم | آپ نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر و ترمیم کی۔ اور
کئی عمارتیں تعمیر کرائیں۔

کی جماعت تھی۔ دہلی پر آپ کے ارادتمند فقیر یہ حجام نے عرض کی کہ یا قہد میرے لئے درگاہ عالیہ پر دعا فرماویں کہ حق تعالیٰ مجھے اولاد سے بہرہ ور فرمائے۔ آپ فرما کر اظہر کی طرف دیر تک متوجہ رہے۔ جب سہ اٹھایا تو فرمایا۔ کیا تم نے کچھ سنا ہے؟ سب نے عرض کیا کہ ہم نے کچھ نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت نوشہ صاحب نے بشارت دی ہے کہ فقیر یہ حجام کے گھر چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہوں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ظہور میں آیا۔

باز کا دام میں آنا | ایک مرتبہ آپ موضع پنڈ گروال تحصیل گہوڑہ میں تشریف فرما تھے۔

دہلی کا رئیس اعظم رائے فتح دین مجلس میں حاضر تھا۔ اور اُس کے پیشوا پیر میر گالے والے بھی دہلی موجود تھے۔ اُس کو باز کے شکار کا شوق تھا۔ عرض کیا۔ یا حضرت میں نے کوشھی

لگائی ہے۔ دعا کرو کہ باز شکار میں آجائے۔ آپ نے فرمایا رائے صاحب! تم کوئی

عاقبت کے واسطے دعا کرو۔ اُس نے کہا مجھے اس وقت شکاری ضرورت ہے۔ آپ نے

فرمایا کہ میں تو مسکین درویش ہوں۔ شاہ صاحب سے دعا کرو۔ شاہ صاحب نے کہا

ایک مہینہ کو باز کوشھی لگے گا۔ آپ کو جوش آگیا اور فرمایا۔ رائے صاحب! اگر آج رات

باز کوشھی لگ گیا تو سمجھ لینا کہ فقیر کا لاشہر ہلکی دالہ رہنے دیا ہے۔ اور اگر مہینہ کو آریا تو

سمجھ لینا کہ شاہ صاحب نے دیا ہے۔ اور اگر مہینہ گزر جانے کے بعد آیا۔ تو یہ تمہاری قسمت

آپ بہ بات کہہ کر دہلی سے رکھیا۔ تشریف، حضرت میر گلان پیر صاحب رہ کے دربار پر چلے گئے

اور سلام کر کے شام کو گھر میں واپس آ گئے۔ واللہ صاحب نے ازراہ کشف واقعہ سے باخبر ہو کر

فرمایا۔ بیٹا! درویش کا کام جلدی کرنا نہیں۔ تم نے اس قدر جلدی کیوں کی؟ یا خیر اللہ بہتر

کرے گا۔ آپ اسی وقت دہلی سے چل کر چھ کوس کے فاصلہ پر موضع شگھو میں ترکھانوں

کے گھر چلے گئے۔ آدھی رات کا وقت تھا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب دیکھا تو ایک

سے کوشھی لگانا۔ پنجاب میں باز کے شکار کے واسطے دام لگانے کو کہتے ہیں ۱۲ شرافت

مرد بزرگ دراز قد سفید ریش سبز لباس کھڑا ہے۔ اور چہتا ہے۔ میاں کالا تمبھاری غلط
 علاقہ ہرات سے باز لایا گیا ہے۔ جاؤ تم اس سے نذرانہ لاؤ۔ چنانچہ دوسرے روز آپ گھر
 تشریف لائے۔ تو رائے صاحب کا آدمی نذرانہ لے کر پہنچا۔ اور کہا کہ واقعی رات کو باز
 شکار میں آ گیا۔

ایک گستاخ کو منرا | ایک مرتد کو ضعیف بگوال کی ایک عورت آپ کی خدمت میں آئی۔ اور
 عرض کیا کہ میرا لڑکا گائے ذبح کرنے کے جسم میں گرفتار ہو گیا ہے۔ سردار صاحب نے اس کو
 نے اس کو پھانسی کا حکم دے دیا ہے۔ آپ نے اسی وقت کھیل اوڑھ لیا۔ اور عین حال میں
 پکڑے۔ سردار مذکور کے پاس تشریف لے گئے اور کہا کہ اس عورت کا ایک ہی بیٹا ہے
 اس کو چھوڑ دو۔ سیکھ ازرہ نکبر و سرکش بجالی محسوس ہے اسے نوکر کو کہا کہ اس درویش
 کو مار دو۔ نوکر نے بندوق کی نوک مار کر آپ کو رس پر گرادیا۔ آپ اٹھے اور پھر وہی معافی
 کی کہ اس نے پھر مار کر گرادیا۔ آپ نے پھر اٹھ کر وہی بات کہی تیسری بار اٹھی۔ وہاں اٹھنا
 ہی تھا کہ آپ نے ذہن آرا۔ خرد دریاں تیسری بار فقہ کی بیٹی۔ یہ پھر کہہ دیا وہ تشریف کا شعاع
 اسی وقت اس کا ہاتھ شل ہو گیا۔ یہ وہ بیٹا ہی ہے معافی کا جو اسے مارا تھا۔ اس نے
 معافی دے دی۔ اس نے لاکے کو بھی ریا کر دیا اور موغیہ لہڑت ہی حال آپ کو اللہ سے
 عرصہ وہ جا کر آپ کے پاس ہی ایک مرتد سے گھر لے آئے آپ نے پھر اسے مارا۔ اس نے
 سے انکار دیا اور جا کر کو چھوڑ دیا۔

اولاد | آپ نے دیکھے تھے

۱ میاں غلام محمد صاحب

۲ میاں غلام محمد صاحب

۱۲۳

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش تھے۔

- | | | |
|----------------------|---|----------------------------|
| بگوال | ۱ | سیاں کرم دین صاحب |
| پنڈت مینسو کرم والان | ۲ | سائیں غلام محمد صاحب |
| " | ۳ | خلیفہ فتح دین صاحب |
| منصور دانی | ۴ | سائیں قادر بخش صاحب کشمیری |
| چک بیلی خاں | ۵ | مانی کالو صاحب |

مدفن | سائیں کالا صاحب کی قبر کو ضلع ٹرہکی بدھال۔ مصافقات راولپنڈی میں ہے۔

۳ اس کا ایک بیوی سائیں مادر نام ساکن، بیڑا مادر یہ تھا جو گورنہ شریف میں رہتا تھا، شرافت

کرم الہی

میاں کرم الہی شہر قنبری

آپ میاں الہی بخش ولد میاں طہرنی شاہ شہر قنبری رح کے چھوٹے بیٹے اور مریدِ عالیجناب تھے۔
صوفی مشرب، صاحبِ ارادت و دیانت تھے۔ درویشی گفتگو میں خاص بہارت تھی۔
تعلیم آپ نے فارسی علم ادب کی تعلیم پائی۔ جن آیام میں آپ وصالہ نام حق مصنف
مولانا شرف الدین بخاری دہ بڑھتے تھے۔ میاں بہ بخش دھولوی نے نسبی نام حق آپ کے
لکھا۔ اور دستخط میں آپ کے تعلق ایک شعر بھی لکھا۔

”لو لیسیم ابن نسخہ نام حق باس خاطر کرم الہی فقیر طہرنی“

قطعیات

کرم الہی نے کرم پور یا ہوسہ شہر قنبری میں
اپنی شاہ مراد اور پوری پور شاہ سوانہ -
حضرت شاہ جو سوانہ شہر قنبری میں
پہنچیں فقیر قنبری بن گیا۔

اولاد آپ کے اولاد بھی ذر ذر میاں غمدانی تھے۔

یادِ حقیقت آپ کا ایک بیٹا، ایک صاحبِ کرامت اور ایک صاحبِ کرامت تھے۔

تاریخ وفات میاں کرم الہی شہر قنبری میں تھی۔

تاریخ وفات میاں کرم الہی شہر قنبری میں تھی۔

تاریخ وفات میاں کرم الہی شہر قنبری میں تھی۔

(۲۵)

کرم الہی

مولوی حکیم کرم الہی گاجر گولہ

آپ کے والد کا نام مولوی محمد حسین تھا جو فارسی اور پنجابی کے بہترین شاعر تھے جن کی
 مثنوی و قانع پنوں مشہور ہے۔ ابن حافظ عبداللہ بن شیخ ابوالحسن مبارک بن شیخ محمود
 قوم گھوکھو سے تھے۔ اپنے والد صاحب کے شاگرد اور مرید خلیفہ تھے۔ موضع گاجر گولہ میں سکونت رکھتے تھے۔
 استخراج کرم الہی پر ہم سے | آپ نے ایک رباعی بنائی ہے جس میں ایسا طریقہ لکھا ہے کہ جس
 نام یا جس لفظ سے چاہیں کرم الہی بنائیں یعنی تین سو چھ اعداد بن جاتے ہیں۔

رباعی

از سر اسے کرم الہی خواں کن مربع بہ سیزدہ مضروب
 محکم یکے ساز طح پنجادہ دو آ پنج باقی بود شش منسوب

یعنی جس نام کے اعداد کو چار سے ضرب دو حاصل ضرب کو تیرہ سے ضرب دو اس میں سے ایک
 کو باقی کر دو بچے اس کو باون پر تقسیم کر دو باقی بچے اس کو چھ سے ضرب دو۔ تو تین سو چھ بن جائیں گے
 اور تیرہ کے اعداد اکیس میں چار سے ضرب دی چوڑھی ہوئے۔ اس کو تیرہ سے ضرب دی ایک ہزار باون
 ہوئے اس میں سے ایک تفریق کیا، تو ایک ہزار اکانوے ہوئے۔ اس کو باون پر تقسیم کیا، تو باقی بچے اکانوے
 ان کو چھ سے ضرب دی۔ تو تین سو چھ ہو گئے۔ جو کرم الہی کے اعداد ہیں۔

ادنیاد | آپ کے ایک ہی دزد مولوی امیر الدین صاحب تھے۔ ان کی اولاد کی تفصیل ماثر الاخبار میں گورچکی ہے
 مدفن | آپ کا مزار۔ گاجر گولہ۔ ضلع گوجرانواریں۔ مسجد کے شمال کی طرف اپنے والد صاحب
 کے پاس مغربی جانب ہے۔

(۲۶)

کرمنگہ

راجہ کرمنگہ پٹیالوی

نسب نامہ | راجہ کرمنگہ سنگھ کے والد کا نام راجہ صاحب سنگھ تھا۔ متوفی ۱۸۱۳ء ۶۱۳۲۸ء ابن راجہ

امر سنگھ متوفی ۱۸۱۱ء ۶۱۱۹۵ء بن سردار سنگھ متوفی ۱۸۴۲ء ۶۱۱۸۷ء بن راجہ آلا سنگھ متوفی ۱۸۴۹ء ۶۱۱۸۹ء

بن راماں بن بھول متوفی ۱۸۵۲ء ۶۱۰۶۲ء - ۱۸

ریاست پٹیالہ | راجہ کرمنگہ جب اپنے باپ دادا کی طرح ریاست پٹیالہ کا مالک

ہوا تو مسلمانوں پر بڑے نظام کیا کرتا۔ سید ععفر شاہ نوشاہی برقداری پٹیالہ میں

تشریف لائے تو انہوں نے اپنے تصرف سے اس کو مستغنیایا تو ان کا مرید ہو گیا۔ اور دل دھال

سے معتقد اور خادم بن گیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کو اسیٹ دینے سے روک گیا۔

اولاد | اس کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ مہاراجہ سردار سنگھ نے سی۔ ایس۔ ای۔ متوفی ۱۸۶۲ء

۲۔ حدیب سنگھ متوفی ۱۸۶۲ء

تاریخ وفات | راجہ کرمنگہ کی وفات ۱۸۶۲ء میں ہوئی۔

تھو پٹیالہ میں رہنے والی تھی۔ اس کی وفات ۱۸۶۲ء میں ہوئی۔

۱۸۶۲ء میں متوفی ہوئے۔ اس کی وفات ۱۸۶۲ء میں ہوئی۔

۱۸۶۲ء میں متوفی ہوئے۔ اس کی وفات ۱۸۶۲ء میں ہوئی۔

۱۸۶۲ء میں متوفی ہوئے۔ اس کی وفات ۱۸۶۲ء میں ہوئی۔

۱۸۶۲ء میں متوفی ہوئے۔ اس کی وفات ۱۸۶۲ء میں ہوئی۔

(۲۷)

محمد اعظم

مولانا محمد اعظم انصاری برقندازی جالندھری

آپ شیخ الاسلام حضرت شیخ ابو اسمعیل عبداللہ انصاری پیر ہرات رحمہ کی اولاد سے ہیں، جو کہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہما صاحبِ جِلِّ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ امجاد میں سے تھے۔ آپ جالندھری بستی شیخ درویش میں سکونت رکھتے تھے۔ نسب نامہ [آپ یمن بھالی تھے۔ مولوی بدرالدین۔ مولوی محمد اعظم اور مولوی شیخ محمد فرزند ان میاں شیخ احمد بن عبدالقادر بن محمد عابد بن محمد زاہد بن محمد فاضل بن شیخ غیاث الدین بن حاجی سعد اللہ لاہوری رحمہ

تعلیم بیعت۔ ریاضت] آپ نے علومِ متداولہ سے فارغ ہو کر طب اور نجوم میں بھی عبارت پیدا کی، بھاشا اور منہکرت بھی سیکھی، اجدہ تَعَرُف کا شوق پیدا ہوا، تو حضرت سید

۱۱۸۱ھ شیخ الاسلام عبداللہ انصاری ۱۲ متولد ۱۳ شعبان ۹۶۶ھ - متوفی ۹ ربیع الآخر ۱۱۸۱ھ کے والد کا نام ابو محمد منہور انصاری رحمہ تھا۔ ۱۲۰۲ھ حضرت ابویوب خالد بن زید انصاری رحمہ جنگِ قسطنطنینہ میں ۱۱۵۱ھ میں شہید ہو کر وہیں قلعہ کی دیوار کے پاس دفن ہوئے۔ ۱۲۰۳ھ میں فی اسرار الرجال ص ۱۲۱ [۱۲۰۳ھ شیخ درویش افغان بصرہ بانوے سال ۱۰۸۲ھ میں فوت ہوئے اور جالندھری کے پاس دفن ہوئے۔ وہ بستی انیس کے نام پر بستی شیخ مشہور ہوئی۔ مادۃ تاریخ ہے شیخ العالم ۱۱۵۱ھ شیخ صاحب نے اپنی زندگی میں ۱۰۳۰ھ میں ایک انسان سمجھ کر ان کی ۱۱۸۱ھ اولاد کا رد کیا۔

قاضی محمد علی سبزواری بر قندازی رح کی خدمت میں حاضر ہو کر سعیت سے مشرف ہوئے۔

اپنے پروردگرمیر کے عاشق صادق تھے۔ جب قاضی صاحب کبھی اپنے وطن بالوشہ کو تشریف لے جاتے تو آپ ناب فراق نہ لاکر ہمراہ ہی چلے جاتے۔ یا پھر میں جا حاضر ہوتا تو حسب

ارشاد شیخ طریقت ہر وقت ریاضات میں مشغول رہتا۔ دعوتِ پیدائش اسماء میں بھی

حریمانی، سورہ فزل، صلوة نجیسا، درد کبریت، عمر شکرہ، دعائے سیدری، اور

سورہ فاتحہ و قصیدہ خسریہ، اور دیگر اسماء سے مشغول ہوئے۔

علوم مختلفہ میں مہارت | آپ کو علم شریف جعفر میں بھی کمال دسترس تھی۔ آپ کی فتویٰ

رہل و نجوم کا، اور زبان دانی بھاشا کا بھی عام شہرہ تھا۔ پیدائش علم اللہ دہری

کی اولاد نے رمل اور کتاب پیدائش بھاشا مصنفہ، ملک اللہ دہری، آپ کی

ملک صاحب داد خاں خوال بسنی والد (جالدہری)، ہندوستان کے کتاب خانہ مالدار

جو بھاشا نامی بھاشا زبان میں تھی، اور کوئی اس کو پڑھا نہیں سکا، انھار

اس کے نام یعنی بسلا کر گھر سمجھا دئے۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱۔ مولوی غلام حسین صاحب

۲۔ میاں غلام حسین صاحب

۳۔ میاں غلام محی الدین صاحب

شاگردان شیدا | آپ کے شاگرد تو بہت تھے۔ از احمد پستہ

۱۔ میاں دادا ایف اللہ شاہ جالدہری

۲۔ صاحب فیض اللہ شاہ جالدہری

۳۔ ملک صاحب داد خاں خوال جالدہری

عہ ۱۵۰۰ ہجری القادری ۱۱۰۰ شریف

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱	میاں غلام حسن فرزند ثانی	بستی شیخ درویش	جالندھر
۲	میاں امیر خاں راجپوت	"	"
۳	میاں محمد مغل	"	"
۴	مرزا مفضل علی بیگ	"	"
۵	میاں ولی شاہ راجپوت	مہمت پور	"
۶	سائیں شمتے شاہ بافندہ	پڑھیا نوالی	"
۷	میاں خدا بخش	کلیان پور	"
۸	میاں عظیم شاہ قریشی	اوگی	"
۹	میاں کرم بخش	کوٹلہ آبادان	"
۱۰	میاں عظیم عمدہ مال		امر تسر
۱۱	میاں قاسم عمدہ مال		"
۱۲	میاں مرزا		"

تاریخ وفات | مولانا محمد عظیم صاحب کی وفات بقول صاحب انوار القادریہ الملقب بہ

ریاض النواہیدہ۔ منگلوار چودھویں جمادی الاخریٰ ۱۲۲۲ھ ایک ہزار دس سو چھیالیس

ہجری مطابق تیسویں نومبر ۱۸۳۳ھ ایک ہزار آٹھ سو تیس علیوی میں بعد سلطنت ابوالنفر معین الدین

محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عظیم ثانی بادشاہ دہلی ہوئی۔

اُس وقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر جنرل لارڈ ولیم بینٹنک تھا۔

اس کی گورنری کا چوتھا سال تھا۔

پنجاب کی حکومت پر راجہ رحمت سنگھ کو اکتیسواں سال تھا۔

آپ کا مزار جالندھر۔ باغ خانقاہ ملا گدا میں ہے۔

قطر تاریخ

از کتاب انوار القادریہ - مولانا اثر جالندھری

۵

شیخ اکمل محمد اعظم
سوال تاریخ، جلتش بہ اثر
چوں زد نیا بخلد شد راہی
ہاتھے گفت، عقد نوشاہی

۱۳ ۲۶

مادہ تاریخ

» ریاض مصطفوی « ۲۶ ۱۲ ۵

محقق تذکرہ اولاد مولانا محمد اعظم

- مولانا محمد اعظم کے تین بیٹے تھے۔ مولوی غلام حسین، میان غلام حسن، میان غلام محمد
- میان غلام حسن کا ذکر اس کتاب کے چھٹے عقد موسوم بہ صحائف الامراء میں لکھا گیا ہے
- میان غلام محمدی الہیڑ ولد مولانا محمد اعظم کے دو بیٹے تھے۔ میان محمد بخش الملو، میان محمدی تہا
اور میان احمد شاہ۔

- میان محمدی تہا کے چار بیٹے تھے۔ مولوی غلام قادر شاہ اثر، میان محمد بخش، میان محمدی
اور سردار احمد حسن بی اے۔

- مولوی علاؤ الدین شاہ از کا، اس کتاب کے نویں عقد موسوم بہ مولوی غلام قادر شاہ
- میان احمد بخش ولد محمدی تہا کے ایک بیٹے اور سردار احمد شاہ

یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور ۱۳۵۴ھ میں جوہان

- میان احمد بخش ولد محمدی تہا کے تین بیٹے ہیں۔

علامہ ذوالسلاطین نے ۱۳۵۴ھ میں مولانا غلام قادر شاہ کے بارے میں لکھا ہے

۱۳۵۲ھ میں مولانا

(۲۸)

محمد بخش

میاں محمد بخش جھنگی والہ ۲

فرزند دوم میاں شہاب الدین ولد بابا سپاہی شاہ اراکس۔ ساکن جھنگی بابا شاہ صاحب۔ اپنے والد صاحب بابا سپاہی شاہ کے مرید تھے۔
 تذکرۃ المشائخ میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔
 « حضرت محمد بخش صاحب ۲۰ سالک بست تھے۔ اور شب و روز عبادت الہی میں مصروف رہتے تھے۔ اور صاحب کرامات و غرق عبادت تھے۔ مگر آپ نے کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے نہیں تحریر کی ہے۔ اور لسان الفقر سیف الرحمان آپ کی زبان درفشان تھی جو کچھ آپ زبان سے فرماتے تھے۔ اسی وقت ظہور میں آجاتا تھا۔ آپ کا بیت من کر امتیں دینا میں مشہور ہے۔ »

ارلاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں غلام محمد صاحب تھے جو آپ کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔
 آپ کی قبر جھنگی بابا شاہ ضلع موٹیاری پور، مشرقی پنجاب میں ہے۔

میاں محمد بخش شرفپوری

آپ میاں معصوم شاہ ولد میاں طہرنی شاہ شرفپوری کے چھوٹے بیٹے تھے۔ آپ طریقت اپنے بزرگ چچا میاں اہلی بخش سے تھے۔ ادب و تعلیم میں کمال و پختہ رنگت اور اخلاق و عادات آپ خریب پرورد مسکین نواز تھے۔ کئی عساکروں کو خود ان سے سادہ ساہوکاروں سے فرزندے دیتے اور لوگ بددیانتی سے پورا اردانہ کرتے تو پھر وہ فرزند آپ کو ادا کرنا پڑتا۔ اس لئے آپ کی ساری عسکر مسکین حالت میں گوری۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ میاں برفعلی منٹونی ۲۰ شعبان ۱۳۳۱ھ ۲۵ جولائی ۱۹۱۴ء اور اولاد

مارفہ تاریخ سے « خوش کردار »

۲۔ میاں ابرعلی منٹونی ۲۲ رمضان ۱۳۲۲ھ ۴ اپریل ۱۵۱۵ء اور اولاد

ان کا ایک بیٹا شیرعلی نام تھا جو شیرپور کی میں رہتا تھا۔

یاران طریقت | آپ کے خواص مرید یہ ہیں

۱۔ میاں محمد الدین ولد میاں علی محمد شرفپوری

۲۔ میاں محمد بخش بیلی لاہوری

۳۔ عبدشعار مولوی محمد حیات ولد میاں سلار رسول شرفپوری۔ علامہ سید صاحب لاہور

یہ بیٹا بھی ہے۔

۴۔ رفیع علی صاحب خدمت شرفپوری

۵۔ فضل احمد صاحب خدمت شرفپوری

تھا زباں پر جاری ہر دم ذکر کھو صبح و سنا
ورد کرتے تھے سدا حضرت محمد بخش پر
تھا غریبوں کا ٹھکانا آپ کی درگاہ پر
ہوتے تھے حاجتدار حضرت محمد بخش پر
شیخ کابل کی توجہ سے ہوا ان پر اثر
محویت میں ہو گیا حضرت محمد بخش پر

ہے امید حیات کو اس شاہِ عالی ذات سے

دیں گے وہ اپنا لقا حضرت محمد بخش پر

واقعات

آپ کا جب وقت وفات قریب ہوا تو میاں محمد الدین صاحب نے آپ کے منہ میں
شہد اور دودھ ڈالا اور آپ کے پاس درود مستغاث پڑھنا شروع کیا، جب کلمہ مشفق
الامتہ پڑھا تو بالشفاعة برزینچے۔ تو آپ کے فراق کی وجہ سے آنسو جاری ہو گئے
اور پڑھنے سے رک گئے۔ آپ نے خود آگے یہ کلمہ پڑھا، ہر رسول صاحب النبوة
محرر نبی اللہ۔ یہ پڑھ کر دنیا سے رخصت ہوئے۔

تاریخ وفات | میاں محمد بخش کی وفات بقول صحیح بروز جمعہ یکم جمادی الاخریٰ ۱۳۲۵ھ
ایک ہزار تین سو پچیس ہجری، مطابق بارہویں جولائی ۱۹۰۷ء ایک ہزار نو سو سات عیسوی
موافق انتیسویں مارچ ۱۹۰۶ء ایک ہزار نو سو چھترہ ہجری میں بعد حکومت البرٹ ایڈورڈ ہفتم
بادشاہ ہند ہوئی۔ ساتواں سال جلوس تھا۔

آپ کی قبر شہر قنبر ضلع شیخوپورہ میں چاہ شہر نیمہ والہ پر ہے۔

مادہ تاریخ

آیت شریف سے "فایماتولوا فتم وجہ اللہ" ۱۳۲۵ھ

لے نفع مصطفائی المعروف گلزار نوشاخی ص ۱۲۲ شرافت۔

(۵۰)

محمد بیگ

مرزا محمد بیگ لاہوری

آپ اپنے دادا صاحب مرزا عبدین بیگ لاہوری روہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ ان کی وفات کے بعد موضع ڈھولن وال منہل لاہور میں درگاہِ حضرت شاہ فرید روہ کے سجادہ نشین ہونے سے تعمیر مکانات | آپ نے درگاہِ شاہ فرید روہ میں چار کچے مکانات تعمیر کرائے۔

عُرس کا انتظام | مولوی نور احمد حسینی و تحقیقاتِ چستی میں لکھتے ہیں۔

” بروز عرس مرزا محمد بیگ بھنڈارہ فقرا کرتے ہیں۔ اگر فقرا نے تو ساری جمع ہوتے ہیں۔ اور سرد و قوالی بھی ہوتی ہے۔ بروز میلہ زمیندارانِ مواعبات گردنوج بھی صرف سجادہ و خانقاہ کرتے ہیں۔“

زمانہ حیات | آپ زمانہ تالیف کتاب تحقیقاتِ چستی یعنی ۱۲۸۰ھ ایکڑ روہ، مواسی چوی ۱۸۶۳ھ ایکڑ آٹھ سو ترسیٹھ عیسوی میں بقیدہ حیات تھے۔ مولوی نور احمد لکھتے ہیں۔

” مرزا محمد بیگ پندرہ ستاد سالہ موجود ہے۔“

دفن | آپ نے اپنی قبر شاہ فرید کی خانقاہ کی چار دیواری میں ہی تعمیر کروائی۔

۱۲۹۰ھ تحقیقاتِ چستی میں ۱۲۹۰ھ ایضاً ۱۲۹۰ھ ایضاً ۱۲۹۰ھ

شجرہ فقراۓ مرزا احمد بیگ لاہوریؒ

میاں اللہ بخش خواجہ کٹاریہ شرتویؒ بابا چنگے شاہ زبیر لاہوریؒ میاں پیر بخش لاہوریؒ

یہ کچھ عرصہ خود متصرفانہ طور پر مرزا صاحب کے بعد گاہِ خدمت شاہ فرید کا سجادہ نشین رہا۔

سجادہ نشین بنا رہا۔

سائیں اللہ دتہ ولد بابا چنگے شاہ

— اپنے والد کے بعد سجادہ نشین رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد میاں اللہ بخش خواجہ کٹاریہ شرتویؒ نے مقدمہ کر کے سجادگی سے علیحدگی ہوئی۔ دوبارہ سائیں اللہ دتہ نے تقاعد لے لیا، اور اللہ بخش کے بیٹے احمد بخش سے تخریر کرانی کہ میں بطور مجاور بن کر رہوں گا پھر جب کچھ وقت گزرنے پر اس نے لوگوں میں رسوخ پیدا کر لیا۔ تو دوبارہ مقدمہ کر کے اللہ دتہ کو عملدہ کر دیا، اور خود قابض ہو گیا، یہ احمد بخش حضرت سید کھن شاہ بر خور داری لاہوریؒ کا مہم تھا۔ انوار ۹ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ ۳ جولائی ۱۹۳۱ء کو فوت ہو گیا، چونکہ یہ اولادِ نرینہ نہیں رکھتا تھا اس لئے اس نے اپنے ہم شیرہ زادہ محمد اشرف ولد حافظ الہی بخش کٹاریہ کو سجادگی تخریر کر دی۔ کچھ عرصہ کے بعد جب اس نے اپنے آپ میں دردِ نیشی کی اہلیت نہ دیکھی تو کسی دوسرے خاندان کے ایک درویش کو دربار شاہ فرید کا گدی نشین بنا دیا اور عدالت میں بیان دیا کہ یہ بھی احمد بخش کا مہم ہے۔ حالانکہ عام لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بات صحیح نہ تھی۔ اس لئے اس دردِ نیشی کی سجادگی طریقہ فقرا کے مطابق غلط سمجھی جاتی ہے۔

(۵۱)

محمد عثمان

میاں محمد عثمان دھولوی

آپ حافظ محمد سلیمان بن حافظ محمد حسین قصوری کے بیٹے تھے۔ بیعت طریقت اپنے حقیقی چچا حافظ بریلوان الدین صاحب سے تھی۔ صاحب علم و حیا متشرع تھے۔ خدماتِ مرشد آپ نے تمام عمر اپنے پر صاحب کی خدمت میں بسر کی۔ آپ کو کھیتی باڑی کا کام سپرد ہوا تھا۔ سرگرمی سے اس کو انجام دیتے۔ اولاد آپ کے ایک ہی فرزند میاں علی محمد نام تھے۔ تاریخ وفات آپ کی وفات ۱۲۷۸ھ ایک ہزار دو سو اٹھتر ہجری مطابق ۱۸۶۱ء بکرا آٹھ سو اسیسوی میں عہد سلطنت ملکہ دکنوریہ ہوئی۔ سگد چار جلد سی تھا۔ آپ کی قبر موضع دھول۔ متصل ترقیور ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

مادہ تاریخ

« ختم گردید » ۱۲۷۸ھ

لے فیض مصطفائی المعروف گلزار شاہی ۱۵۲ شرافت

(۵۲)

مرادشاہ

بابا مراد شاہ ہردیو والہ رم

آپ کے آبا و اجداد نیلدری کا پیشہ کرتے تھے۔ بچپن میں آپ کو راہ حق کا شوق ہوا، تو بابا عالم شاہ نوشاھی رم ساکن ٹوٹے دغلاں ضلع گوجرانوالہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے، اور ریاضت مجاہدہ میں سرگرم رہے، اور بمقام ہردیو فیض کا حلقہ قائم کیا، اکثر لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے، لہ

اولاد | آپ کے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں تھیں، بیٹوں کے نام یہ ہیں،

۱۔ میاں الہی بخش، م ذیقعد ۱۳۱۸ھ فروری ۱۹۰۱ء

۲۔ میاں بوٹے شاہ، م ۹ صفر ۱۳۲۳ھ ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء

دونوں دنیاوی کاروبار میں مشغول رہتے، وردیسی مسلک سے برطرف رہے۔

یا طریقت | آپ کے مریدوں میں سے بابا بہادر شاہ شمسہ والہ مشہور درویش تھا۔

تاریخ وفات | بابا مراد شاہ نے سو حواد سولہویں شعبان ۱۲۹۱ھ ایکزار نو سو اکانہ سے ہجری

طابق اٹھائیسویں ستمبر ۱۸۷۴ھ ایکزار آٹھ سو چتر عیسوی کو وفات پائی۔

مدفن | آپ کا مزار موضع ہردیو ضلع شیخوپورہ میں ہے، ماہ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ مارچ

۱۹۶۷ء میں اس پر بلند گنبد تعمیر ہوا، دونوں بیٹوں کی قبریں بھی اسی گنبد میں ہیں،

میں بھی زیارت سے شرف ہو چکا ہوں، ہر سال چھبیسویں مارچ کو میلہ ہوتا ہے،

لہ مکتوب سائیں برکت علی سجادہ نشین دربار بابا مراد شاہ رم شرافت

مستان شاہ

شیخ مستان شاہ پشاوری

آپ حضرت شاہ ظہور الدین کابلی کے مرید و خلیفہ اعظم تھے۔ آپ نے علاقہ پنجاب کی سیر کی۔ اور علاقہ پوٹھوہار کا سفر کرتے ہوئے پشاور پہنچے۔ اور گورکھ پوری میں زیارت سبز پیرم کے پاس مقام کیا۔

وجد و سماع | آپ کی مجلس میں اکثر سماع اور وجد ہوا کرتا تھا۔ ایک دن مولانا بیاد الدین اور مولانا خیر الدین جو قاضیان پشاور سے تھے احتساب کے واسطے مجلس میں آئے۔ تا شائبوں کا ہجوم ان کے ہمراہ تھا۔ جب انہوں نے کچھ بات چیت شروع کی۔ تو آپ نے ان کی طرف دیکھا۔ تو وہ وجد میں آکر زمین پر گر پڑے۔ درجہ سعی لے کر گریا۔ دیر تک ٹہرتے رہے۔ جب افاد ہوا۔ تو آپ کے قدموں میں ہو کر حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔ آپ نے ان کو خلافت و اجازت عطا فرمائی۔ اور بشارت دی کہ حضرت نوشہ گنج بخش کا سلسلہ فقر تمہارے ذریعہ پشاور میں جاری ہوگا۔ چنانچہ ہزاروں لوگ ان سے فیضیاب ہوئے۔

یاران طریقت | آپ کے مشہور خلیفہ یہ تھے۔

۱۔ مولانا بیاد الدین۔ مفتی پشاور

۲۔ مولانا خیر الدین۔ مفتی پشاور

۱۵۔ مولانا غلام محمد۔ مفتی پشاور

۳ شیخ تھو شاہ ۲۰

۴ شیخ قطب الدین ۲۰

تاریخ وفات | شیخ مستان شاہ کی وفات تقریباً ۱۲۱۲ھ ایکہزار دو سو چودہ ہجری مطابق ۱۷۹۹ء ایکہزار سات سو تنانوے عیسوی کے حدود میں ہوئی، اس وقت دہلی کی حکومت پر ابوالعدل مروج الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی کو بیالیسواں سال تھا۔ اور انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ مارننگٹن المعروف مارکوٹسراف ولزلی تھا۔ اسکی گورنری کا دوسرا سال تھا۔

اس وقت پنجاب کی حکومت پر جمال سنگھ ولد چرت سنگھ کو اٹھائیسواں سال تھا۔
 مدین | آپ کا فرار پہلے زیارت سنزیر میں تھا، مگر ادیٹا ویلہ حاکم پشاور کے عہد میں وہاں سے فرار اٹھا کر موہنچندو متعلق چونگہر میں بنایا گیا، جو پشاور سے تین میل کے فاصلہ پر ہے، ۳

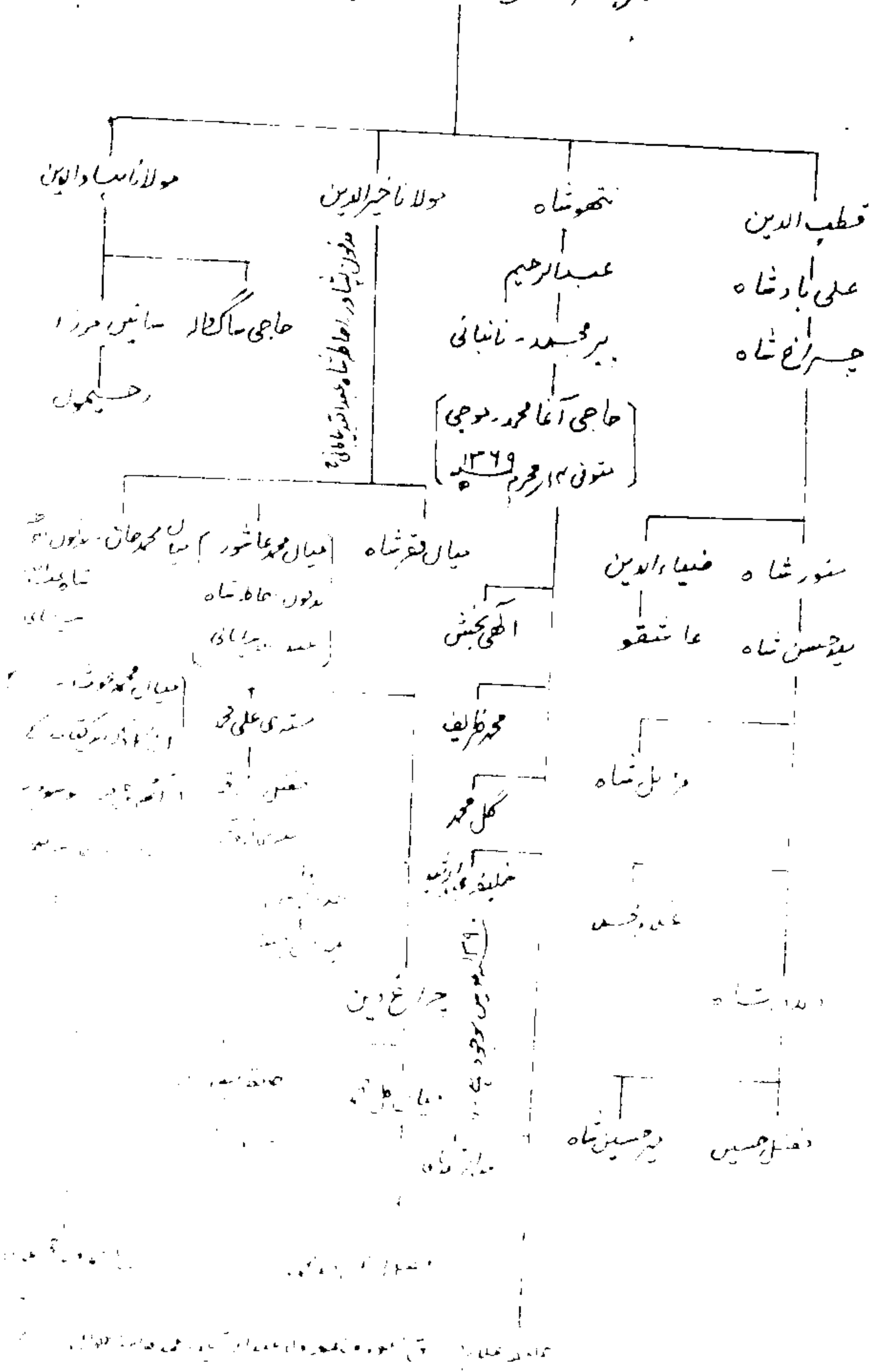
مادہ تاریخ

۱۲۱۲ھ

« تاریخ »

۲ ادیٹا ویلہ صاحب۔ بہارہ رحمت سنگھ اور اس کے بیٹے شہر سنگھ کے عہد حکومت میں ۱۲۵۳ھ سے ۱۲۵۸ھ تک پشاور کا حاکم رہا۔ [تاریخ پشاور ص ۲۸۸۔ گوبال داس]
 ۳ مکتوب خلیفہ پیر احمد صدیقی پشاور، شرافت۔

شجرہ فقرا کے شیخ مستغان شاہ پشاوری



معصوم شاہ

میاں معصوم شاہ شرتپوری

آپ میاں ہرنی شاہ ولد شاہ مراد شرتپوری کے چھوٹے بیٹے تھے۔ اور سبقت پر لقیقت اپنے بڑے بھائی میاں الہی بخش صاحب رح سے تھی۔

وجہ تسمیہ آپ کا اصلی نام پر بخش تھا۔ ایک دن بچوں میں کھیل رہے تھے۔ والد صاحب نے پوچھا تو کون ہے؟ کہا میں آپ کا لڑکا میرا۔ انہوں نے خیال کیا کہ یہ تو ہمارے دادا پر حضرت شیخ پر محمد پیمار نوشہروی رح کے نام کی بے ادبی ہوتی ہے۔ اسی وقت آپ کا نام معصوم شاہ رکھ دیا۔

تاریخ پیدائش ایک دقیقہ اشٹام برج ۱۹۲۸ء کا مکتوبہ ہے۔ اُس وقت آپ کی عمر اکتالیس سال لکھی ہے جس سے سال پیدائش ۱۸۳۰ء ثابت ہوتا ہے۔ حالانکہ اس سے گیارہ سال پہلے ۱۲۳۵ء میں آپ کے والد بھی وفات پا چکے تھے۔ اور ۱۲۳۹ء میں آپ کا اپنے بڑے بھائی صاحب کے ساتھ رضاناہ کی تحریر کرنا ثابت ہے جیسا کہ آگے درج کیا جائے گا۔ تو ثابت ہوا کہ اس اشٹام برج آپ کی عمر غلط درج ہوئی ہے۔ آپ اپنے والد صاحب کی زندگی میں سن بلوغ کے قریب تک پہنچ چکے تھے۔

اخلاق آپ کی تمام عمر غربت اور مسکنت میں گزری۔ گداگری کر کے گزارہ کرتے۔ اگر کوئی سائل مسکین راستہ میں مل جاتا۔ تو جو کچھ پاس ہوتا اس کو دے دیتے۔ اے

لے گلزار نوشاہی ص ۱۲۳ شرافت

- ۳ گواہ شد امام بخش فقیر۔
 ۴ گواہ شد برطان الدین۔
 ۵ گواہ شد نعمت بن نور جمال۔
 ۶ گواہ شد شیخ عیسیٰ بن شیخ علی۔
 ۷ گواہ شد جانوں شاہ فقیر۔
 ۸ گواہ شد درگاہی شاہ فقیر بلہوشاہ، « گے

کرامات

اولاد ہونے کی دعا | مسیحی حسان حجام شہر قیوڑی اولاد سے محروم تھا۔ اس کی اہلیہ بھی سن
 ہو چکی تھی۔ ایک دن آپ نے اس کو بشارت دی کہ اب بتھانے تم کو لڑکا عطا فرما دے گا۔
 اس کا نام پر بخش رکھنا چنانچہ اسی طرح ہوا۔ ۵

ایک گستاخ کو سزا ملنا | ایک دن آپ دربار حضرت شاہ مراد صاحب رو کے پاس بیٹھے تھے۔
 بہ کو نام پر اسی نے آپ کو ستانا شروع کیا۔ آپ نے ہر چند اس کو منع کیا۔ مگر وہ ایذا
 دینے سے باز نہ آیا۔ بلکہ گستاخانہ کہہ دیا کہ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔ آپ غضبناک
 ہوئے اور کہا کہ ہم نے تیرے بیٹوں کا لہو چوس لیا ہے۔ چنانچہ اس کے دد نوٹ کے مر گئے۔
 اور وہ بقطع النسل ہو گیا۔ ۶

سجادہ نشین نوشہری کا خائف ہونا | ایک مرتبہ آپ عرس نوشہرہ تشریف پر گئے۔ اور میاں
 سلطان بالا ولد میاں ابلی بخش سجادہ نشین کے آگے نذرانہ رکھا۔ انہوں نے آپ کی غربت
 کے مد نظر نہ لیا۔ آپ نے سخت لہجہ میں کہا کہ آپ میرا نذرانہ قبول نہیں کرتے۔ اس وقت میان صاحب
 خائف ہوئے اور نذرانہ لے لیا۔ ۷

۵ گے یہ اصل زمانہ فلمی۔ میاں سلامت علی شوہر ولد میاں غلام نبی کے گھوس بیگم شہر قیوڑی جو وہ ہے ۱۲
 ۶ گے گلزار نوشاہی ص ۱۲۷ ۷ ایضاً ص ۱۲۵ ۸ ایضاً ص ۱۲۸۔ شرافت۔

اولاد | آپ کی شادی میاں عبدالقدیر المعروف میاں بدیا بن عاقل محمد یعقوب نقوی ترقی پورہ
 کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ ان کے بطن سے آپ کے دو بیٹے ہوئے۔

۱ میاں دیدار بخش

۲ میاں محمد بخش

تبرکات | ایک مرتبہ آپ نے سات عدد کوڑیاں سلطان مست و سلطان ملک نوشہرہ دی
 کو نذرانہ میں پیش کیں۔ انہوں نے وہ تبرکات واپس دے دیں۔ آج تک وہ آپ کی اولاد کے
 پاس موجود ہیں۔

تاریخ وفات | صاحب گلزار نوشاہی نے آپ کی وفات ۱۲۴۲ھ ایک زار دوسو چوبیس

ہجری لکھی ہے۔ لیکن ایک دقیقہ انعام جو ۱۳ پوہ سنہ ۱۹۲۸ھ بمطابق [۱۲ شوال ۱۳۵۵ھ

۲۴ دسمبر ۱۸۴۱ء] کا لکھا ہوا ہے۔ اس وقت آپ کا زندہ نوحہ موجود ہونا ثابت ہوتا ہے۔

بہر کیف میاں معصوم شاہ صاحب کی وفات ۱۲۵۵ھ کے بعد کسی سال میں ہوئی۔

ساون کا ہیڈ تھا۔

مدفن | آپ کی قبر قصبہ ترقی پورہ، ضلع شیخوپورہ میں جاہ ترقی پورہ کے قریب ہے۔

نور محمد

مولوی حافظ نور محمد صاحب کھر لال والد

والد کا نام یوسف خاں ولد سلیمان خاں تھا۔ قوم لھو کھر سے تھے۔ آپ کا وطن موضع کھرل۔ ضلع ساہی وال تھا۔ حضرت سخی روشن دین صاحب بھریریہ کے اکابر غلیظوں سے تھے۔ قرآن مجید کے حافظ۔ اور صاحب علم و فضل تھے۔

عطاء خلافت جس وقت آپ بیعت ہوئے تو سوائے نام پر صاحب کے کوئی وظیفہ نہ کرتے۔ لوگ آپ کو دیوانہ کہتے۔ پھر بارہ عمال و ضوکرانے کی خدمت انجام دی۔ اور خود بھی ہر وقت باد ضور ہتے۔ ایک دن حضرت صاحب نے آپ کو سید سے خطاب اور میں باطنی سے محسوس کر دیا۔ اور خلافت و اجازت سے شرف فرمایا۔ جمعیت کیا کہ اب ظہران حق کی دستگیری کرو۔ اے

غائبانہ امداد کرنا ایک مرتبہ آپ کے فرزند مولوی حافظ امام الدین وہ گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے۔ رات کا اندھیرا تھا۔ ایک بلائے عظیم سیاہ رنگ نمودار ہوئی۔ اور ان کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ انہوں نے اُس وقت آپ کو یاد کیا تو آپ فوراً اُسی وقت وہاں موجود ہو گئے اور اُس بلا کو مار کر زمین میں دھنسا دیا۔ اے

۱۔ شہر شمس سہ ماہی قلی۔ جلد دوم۔ ص ۲۲۔
۲۔ حوالہ۔ ص ۲۳۔ شرافت نوشاھی۔

اولاد | آپ کے داد بیٹے تھے۔

۱ مولوی حافظ امام الدین صاحب سجادہ نشین۔

۲ مولوی بدر الدین صاحب ۲۱

یارانِ طریقت | آپ کے خواص حلیفے یہ تھے۔

۱ مولوی حافظ امام الدین فرزند اکبر۔

۲ مولوی بدر الدین فرزند اہنغر

۳ بابا غریب علی شاہ ۲۱

۴ بابا رحمان شاہ گوجر ۲۱

مدفن | آپ کا مزار موضع کھراں تریف - تحصیلانِ عظیم تحصیل دیپالپور - ضلع

ساہیوال میں ہے۔ ہر سال بائیسویں حبیبیہ کو رسم غلاف پوشی اور عیسویں حبیبیہ کو

پیراغ افروزی ہوتی ہے۔ بہت سیدہ لگتا ہے۔

محقق تذکرہ اولاد مولوی نور محمد کھراں

- مولوی حافظ نور محمد کے داد بیٹے تھے۔ مولوی امام الدین ان کا از صاحب لاسرا میں لکھا ہوا ہے۔

- مولوی بدر الدین کے داد بیٹے تھے۔ میان علاء الدین اور میان محمد بخش

- میان علاء الدین کے جانشین تھے۔ خواجہ بخش مرقوم الخیر ہو گیا۔ قمر الدین لاہور میں تھے۔

- حسین بخش کا ایک لڑکا محمد ابو محمد ہے۔

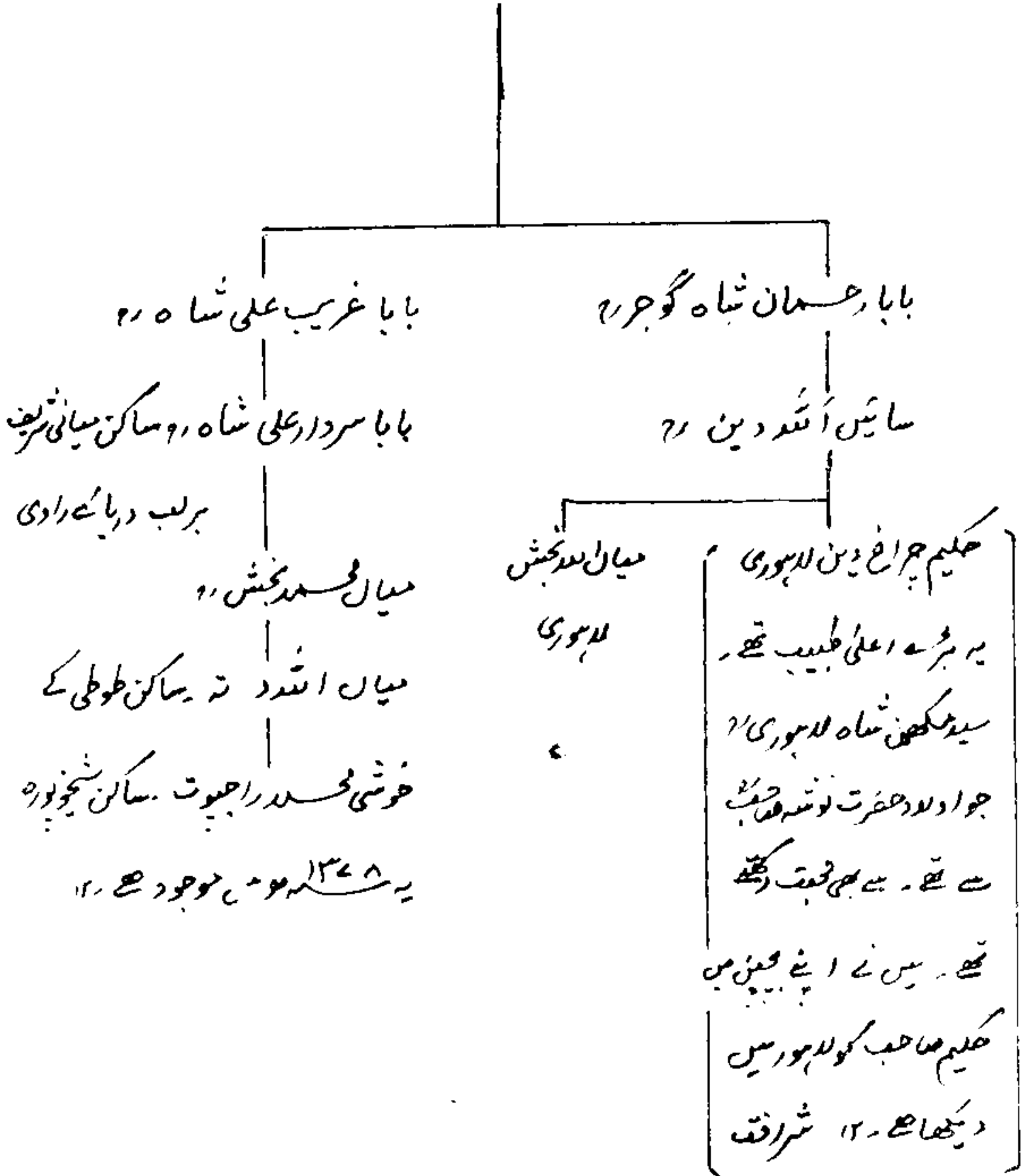
- اللہ باری کے تین بیٹے: اللہ باری، اللہ علی اور اللہ محمد علی۔

- میان محمد بخش کے بیٹے: میان محمد بخش، میان محمد بخش، میان محمد بخش

- مولانا محمد علی بن محمد علی بن محمد علی

- محمد حاصل، مولانا محمد بخش کا ایک بیٹا ہے۔ علی نام کے بیٹے مولانا محمد علی

شجرہ فقرات مولوی حافظ نور محمد کھرلاں والہ



(۵۲)

نیک صالح

میاں نیک صالح مخمفٹ گاجر گوید

یہ مولوی محمد حسین کھوکھر ساکن گاجر گوہ ضلع گوجرانوالہ صاحب وقائع پٹوں
کا شاگرد اور مرید تھا۔ ہر وقت اپنے استاد کی خدمت میں رہتا صاحب علم تھا۔
دستخط اس کے لئے کسی شخص نے ایک سال لکھا جس کا دستخط یہ ہے۔
” حسب فرمائش زبدۂ آثار و معابد پروردگار میاں نیک صالح مدظلہم

وانضالہم و ادام اللہ اقبالہم بحق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ موافق شانزدہم ماہ ستمبر ۱۹۱۹ء
بروز شنبہ

زمانہ حیات [بتاریخ گیارہویں جمادی الاول ۱۳۷۹ھ یکشنبہ ۱۹۱۹ء
طابق چوبیسویں اکتوبر ۱۸۶۳ء یکشنبہ ۱۸۶۳ء موافق ۱۲ ستمبر ۱۸۸۷ء
کونکن سنہ ۱۹۲۳ء یکشنبہ ۱۹۲۳ء موافق ۱۲ ستمبر ۱۸۸۷ء
بنفٹ میاں کمال شاہ ولد میاں غلام علی کی عادی ہوئی۔ ان کے پڑھنے اور
لئے قبول دیا ہے۔ یہ سنہ شمسیت ہوا کہ ان کے سال مرید ہوا۔

تحت

صلى الله تعالى على خير من خلقه محمد وآله وصحبه وسلم

کتابیات

یہاں ان کتابوں کے نام لکھے جاتے ہیں جو اس کتاب عوارف الانوار کے
تأخذ ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کے مصنفوں کے نام بھی درج کئے گئے ہیں۔
کتابوں کے نام حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے ہیں۔

نمبر شمار نام کتاب نام مصنف۔

الف

- ۱ اسرار التصوف ج ۲ حکیم عبدالغیاث نقشبندی مجددی لاہوری رح مکتوبہ ۱۳۰۴ھ
- ۲ اشقام خطی۔ مکتوبہ سہ ماہی ۱۹۲۸ بکری۔ مملوکہ میاں سلاست علی مور نوشاہی تروی
- ۳ اشعار خطی صوفی محمد فاضل نوشاہی ساکن گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ
- ۴ احوال فی اسرار الرجال شیخ ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبید اللہ الخطیب صاحب المکتوبہ بطبعہ تھری لاہور ۱۳۰۳ھ
- ۵ انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ خطی
- مولانا حکیم بر غلام قادر شاہ اثر انصاری نوشاہی برتندری
- جالتھری رح متونی ۸ شوال ۱۳۵۶ھ

ب

- ۶ باغ ادبیائے ہند۔ مولوی محمد الدین قادری نوشاہی ابدیٹ ساکن دیپور کان۔
ضلع گوجرانوالہ۔
- ۷ بیاض خاندان فاروقیہ خطی۔ مملوکہ سید نرائق نوشاہی عفار مدینہ۔
- ۸ بیاض خاندان فقیر صاحبان خطی۔ مملوکہ فقیر سید نعیم الدین بخاری۔ بازار حکیم

اندرون بھائی دروازہ لاہور۔

۹ بیاض شائق خطی مکتوبہ مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاھی رسول نگری
متوفی ۱۳۲۵ھ ملوکہ مولوی مفتی کبیر حسین حنفی نوشاھی
فاضل دیوبند۔ ساکن گوجرانوالہ

پ

۱۰ پنجاب میں اردو۔ پروفیسر حافظ محمود شیرانی رح متوفی ۱۳۶۵ھ

ت

۱۱ تاریخ پشاور رائے بہادر منشی گوپال داس اکشر در ششست گھنٹہ
مہتمم بندوبست پشاور مطبوعہ کوہ نور لاہور۔ جمہوریتیان
ای جی ہسٹنگز ۱۸۶۹ء تا ۱۸۷۲ء نا ایضہ ہوتی۔
کُل صفحات ۱۶۸۲

۱۲ تاریخ جلیلہ پیر غلام دستگیر نامی قریشی متوفی ۱۳۸۱ھ
مطبوعہ بار دوم ۱۳۸۰ھ گلزار عالم پریس لاہور۔
۱۳۰۶ھ
۲۱۸۸۸
۱۳ تاریخ لاہور رائے بہادر کنھیالعل لاہوری ایم۔ اے۔ ای۔ سی۔ ای۔ متوفی
۱۳۶۶ھ
۱۴ حقیقات چشتی مولوی نور احمد بن مولوی احمد بخش بکدل چشتی لاہوری
۱۵ تذکرۃ المتساخ خطی مولوی میر احمد نوشاھی مولوی فاضل محضکی والدہ متوفی
۱۶ تشریح الفقرا خطی فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاھی برتنداری لاہوری متوفی
۱۷ تعمیر ہجری و عیسوی پروفیسر ابوالنضر خالدی ایم۔ اے۔

ج

۱۸ چار باغ پنجاب خطی منشی کنیش داس بڈیرہ ٹانہ ٹکوتے گجرات

ح

۱۹ حاشیہ اخوان الصفا۔ مولانا محمد عظیم نوشاھی برتنداری میر ودالی رح متوفی ۱۳۷۵ھ

عاجی محمد شاہ امرتسری	دُرُجف	۲۰
ملوکہ صفوی محمد فاضل نوشاھی۔ ساکن گوندلا نوالہ	دستاویز۔ خطی	۲۱
مکتوبہ ۱۲۴۹ھ برائے میاں نیک صالح گاجر گولیدہ	دستخط رسالہ۔ خطی	۲۲
مکتوبہ ۱۲۵۴ھ برائے میاں گامے شاہ جمالپوری	دستخط سرنگون۔ خطی	۲۳
میاں پیر بخش نوشاھی دھولوی رام صفوی ۱۲۵۴ھ	دوہڑہ۔ خطی	۲۴
میاں وارث شاہ نوشاھی جابلانوالہ	دوہڑہ۔ خطی	۲۵
س		
سر بسید گل رفیق صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔	راجگان پنجاب	۲۶
حکیم کرم الہی گاجر گولیدہ	رباعی۔ خطی	۲۷
مکتوبہ ۱۲۳۹ھ میاں بصیر شاہ نوشاھی شرفپوری	رفضانامہ۔ خطی	۲۸
پیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاھی برتنڈی لاہوری صفوی	روزِ تصوف صفوی۔ خطی	۲۹
اس کا ایک نسخہ ذخیرہ مخطوطات پروفیسر سر اج الدین لڈر پنجاب یونیورسٹی لاہور میں موجود ہے۔ نمبر کتاب ۲۹۴ ہے۔	(در اصل اس کا نام وحدت نامہ ہے۔ خطی ہے۔ روزِ تصوف کا)	
اس کی ایک نقل میرے لڑکے سید سعید الطفر سعادت نوشاھی نے اپنے قلم سے کی جو میرے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔	گیا ہے)	
سر بسید گل رفیق صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی۔ مرتبہ مولوی ظہیر حسین فاروقی مہتمم تعلیمات خلیفہ انجمن مدرسہ دارالعلوم جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن ۱۳۴۰ھ	رحیق سنگم	۳۰
سر بسید گل رفیق صاحب۔	روسائے پنجاب	۳۱
ز		
بیادڑ حسین علی۔ (یہ مآخذ خارج ہے۔ طرف)	خواجہ غلام محمد	۳۲
	زاد المسافرین	

س

- ۳۳ ستر مکتون خطی مولانا شاہ فقیر اللہ نوشاھی برقداری کلا نوری ۲
- ۳۴ سفینہ ترفاقت بیافن خطی مولف کتاب ہذا سید شریف احمد ترفاقت نوشاھی عافاہ اللہ
- ۳۵ سلیم التواریخ مولوی صوفی اکبر علی درویش محقق جالندھری سال ۱۹۱۱ء
- ۳۶ سحر فی خطی میان پر بخش نوشاھی ڈھولوی ۲
- ۳۷ سحر فی خطی چودھری حافظ فیض بخش تارڑ نوشاھی اگر و تیرہ ۲
- ۳۸ سحر فی خطی میان کالامرامی نوشاھی ۲
- ۳۹ سیرۃ الاولیاء خطی مولوی غلام حسن بن محسام الدین نوشاھی راجہ پوری ۲

ش

- ۴۰ شاہ نامہ خطی مولوی احمد یار نوشاھی برقداری مرالوی ۲
- ۴۱ شجرہ خاندان قادری نوشاھی خطی مرید فقیر سید غلام محی الدین نوشاھی برقداری لاہور ۲
- ۴۲ شجرہ قادریہ خطی شیخ محمد ثابت نوشاھی کردی ۲
- ۴۳ شرح انوار العاقین حاجی سید غلام نبی بجاگہری نوشاھی جالندھری ۲
- ۴۴ شریف التواریخ تین جلدیں خطی سید ترفاقت نوشاھی
- ۴۵ شواہد الافکار خطی سید ترفاقت نوشاھی یہ تذکرۃ النوشاھیہ کا اٹھوا

حصہ ۵۔

ص

- ۴۶ صحائف الامرار خطی سید ترفاقت نوشاھی یہ تذکرۃ النوشاھیہ کا چھٹا

حصہ ۵۔

ط

- ۴۷ طبقات النوشاھیہ خطی سید ترفاقت نوشاھی یہ شریف التواریخ کی دوسری جلد ہے

ع

۴۸ عبرت نامہ مفتی علی الدین بن مفتی خیر الدین لاہوری رح سال تصنیف ۱۲۴۰ھ
۱۸۵۴ء
باہتمام ڈاکٹر محمد باقر شائع کردہ پنجابی ادبی اکیڈمی لاہور۔ مطبوعہ رین
پریس لاہور ۱۹۶۱ء

۴۹ عمدۃ التواریخ لالہ سوہن لعل سوری وکیل دربار حیدرآباد جگان پنجاب مطبوعہ ۱۸۸۸ء

ف

۵۰ فوائد الازکار۔ خطی سید شرافت نوشاھی۔ یہ کتاب تذکرۃ النواصب کا نوادہ ہے

۵۱ فیض محمد شاھی خطی [اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ صاحب المتخلص بہ نوشاھی
الملقب بہ نوساۃ ثالث۔ بر خورداری سائیدالوی جتوئی ۱۳۸۲ھ
۱۹۶۵ء]

ق

۵۲ قادری بوستان دیوان سعید عمر نوشاھی۔ ساکن گوٹلی مغلل۔ ضلع گوجرانوالہ

ک

۵۳ کتاب المسطورین التراتم والطور۔ الملقب بہ لمحات جمعیت۔ خطی۔

صوفی ابوبکر محمد افضل کھور۔ بی اے۔ منشی فاضل۔ ارب فاضل
ساکن گوٹلا نوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔

۵۴ کتبہ فرار۔ فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاھی برتندازی لاہوری

۵۵ کتکول نوشاھی خطی فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاھی

۵۶ کلام کھور۔ اردو خطی صوفی محمد افضل کھور۔

۵۷ کلام کھور۔ فارسی خطی صوفی محمد افضل کھور۔

گ

۵۸ گلزار نوشاھی [فیض مصطفائی] مولوی محمد حیات نوشاھی شرتوری

ل

۵۹ لطائف الاخيار خطی سید شرافت نوشاھی۔ یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا دومرا حصہ ہے

م

۶۰ آثار الاخبار خطی سید شرافت نوشاھی۔ یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا چوتھا حصہ ہے

۶۱ محل پارچہ فانوان فقیر صاحبان خطی۔ یہ مخطوطہ فقیر سید معین الدین بخاری کے کتب خانہ

اندر درون بھائی دروازہ لاہور میں موجود ہے۔

۶۲ مجموعہ کافیات سائیں امام شاہ نوشاھی سید پوری

۶۳ مجموعہ وظائف خطی بابا سپاہی شاہ نوشاھی جھنگی دالہ

۶۴ محرن پیاب مفتی غلام سرور لاہوری

۶۵ معارف الابرار خطی سید شرافت نوشاھی۔ یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا تیسرا حصہ ہے

۶۶ مکتوب خطی سائیں برکت علی نوشاھی درویش بکھانوی

۶۷ مکتوب خطی سید خدا بخش بن سید حافظ نور اللہ نوشاھی بر خورداری سنوئی ۱۲۷۷ھ

۶۸ مکتوب خطی سائیں سید رسول ولد غلام رسول نوشاھی بر قنداری بھنگی دالہ

۶۹ مکتوب خطی حافظ شرف الدین نوشاھی شاہجہان آبادی

۷۰ مکتوب خطی فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاھی بر قنداری لاہوری

۷۱ مکتوب خطی مرید سید حافظ اکبر بخش گلبر حق نوشاھی سنوئی ۱۲۵۲ھ

۷۲ مکتوب خطی خلیفہ حاجی میر احمد صدیقی نوشاھی پشاور

۷۳ مناجح الآثار خطی سید شریف احمد شرافت نوشاھی۔ مولف کتاب بدعا غاناہ

یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا ساتواں حصہ ہے۔

ن

۷۴ نور بیال قادری مولوی ابرہیم خاں جوان نوشاھی

المنتهی

کہ یہ کتاب عوارف اللہ اور ختم ہوئی۔ جو کتاب تذکرۃ النواصبیہ کا پانچواں حصہ
 اور تذکرہ شریف التواریخ کی تیسری جلد ہے۔ آج سو سو وار۔ جو عیسویں سوال ۱۹۱۱ء کا ایک ہزار
 تین سو اکانوے پچاسی۔ مطابق تیرہویں دسمبر ۱۹۶۱ء ایک ہزار نو سو اکتہ عیسوی۔ موافق اشاعتیوں
 مگر ۲۰۲۸ء دو ہزار اشاعتیوں مگر۔ پڑھنے اور سننے والوں کو چاہیے کہ میرے حق میں دعائے خیر
 کرنے سے دریغ نہ فرمایں، وہو القریب الحیب۔

کاتبہ

مولفہ نسیم بزاز فقیر سید ابوالطف شریف احمد شرافت نوشاہی
 برخورداری عافہ اللہ تعالیٰ ساکن ساہن پال شریف
 تحصیل بھالیہ ضلع گجرات -
 در دیوانخانہ خود بتاریخ عہد الذکر بوقت نصف النہار عورت
 ترقیم یافتہ ۵



میاں محمد بن مولانا محمد اترف فاروقی پٹنہری

ان کی لکھی ہوئی دو کتابیں دیکھی ہیں جن کے دستخط میاں نقل کئے جاتے ہیں

دستخط یوسف زلیخا تمام شدہ نسخہ فقہ حضرت یوسف علیہ السلام و زلیخا تصنیف حضرت مولوی جامی

بہ دستخط احمق العباد فقیر میاں محمد ولد محمد اترف برائے خواندن پر خورد دران میران بخش فقیر بخش

تحریر یافت من ہجرتہ النبی علیہ السلام ۲۷۵ھ [۱۸۵۸ء]

دستخط دارالشفاء با تمام رسید نسخہ دارالشفاء طب من تصنیف دیندار طبیب بہ دستخط فقیر میاں محمد

ولد حضرت تبید گاہی محمد اترف مرحوم ساکن موضع کائے والہ بکھیت یا مناظر پر خورد دران میر بخش

دوڑ حیشمان امیر بخش فقیر بخش مراد اللہ عمر ہما سند سبزی ۱۲۸۱ھ [۱۸۶۲ء]

۵ من نوشتہم صرف کردم روزگار من نامن امین بماند یادگار

۶ میران بخش کوہ سردیہ دستخط بلبرش کھا ہے : فقیر بخش میران بخش کے جالی ہے : منہر و ہاتھ علی تعاریہ دو ذریعہ بخش کے ہیں

۷ لا پر بخش بن نقل احمد میاں محمد کاتب کے حقیقی بھتیجا ہے : شرافت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
 روہا مخفوت عبدالرشاد شاہ ۶۱
 تلمیح کردہ حضرت دہلی شاہ
 فرزند ارجمند حضرت جلیل القاد شاہ
 راجستھان ضلع لاکھنؤ

تاریخ وفات ۲۲ صیبت ۱۳۲۲ھ
 ۶۱۹۰۳

۳ اپریل ۱۹۰۳ء
 ۲۲ صیبت ۱۹۵۹ء
 ۴ فروری ۱۳۲۱ھ

کاغذی نسخہ صیبت
 ترقیت

یا اللہ یا محمد
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حاجی جلیل شاہ

ولایت دہلی شاہ

ساکن راجستھان

تاریخ وفات ۲۵ جنوری ۱۹۷۴ء (۱۲)

سلطان پورم ۱۳۹۴ھ